بیاناتِ عطّاریہ (حصّہ 3)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہم پر عِلْم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما! اے عَظمت اور بزرگی والے!

(مُستَطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالب غم مدینہ بقیع و مغفرت

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شَخْص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نَفْع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس عِلْم پر عَمَل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

بیاناتِ عطّاریہ (حصّہ 3)

اس مجموعہ میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے درجِ ذیل **12** سنّتوں بھرے تحریری بیانات ہیں، اگر آپ از اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو معلومات میں اضافہ ہوگا اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ
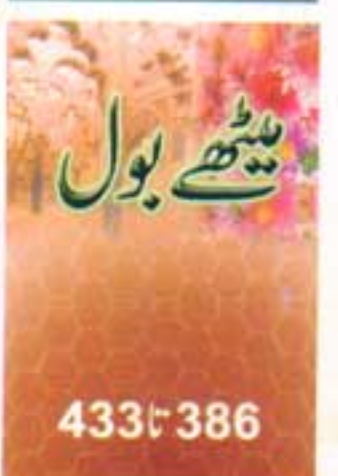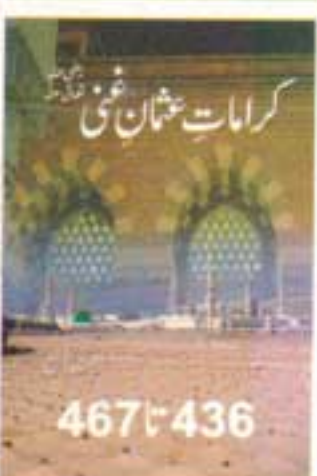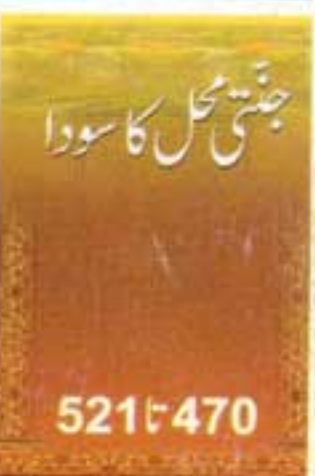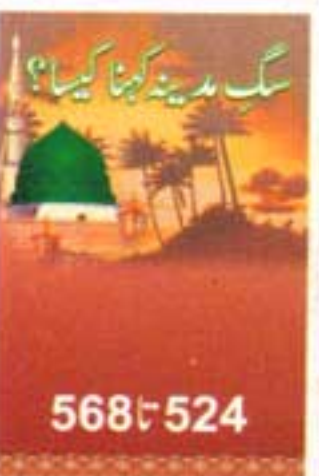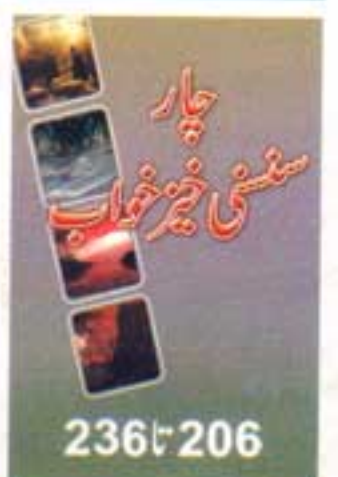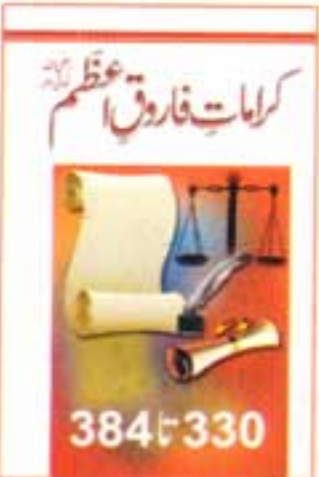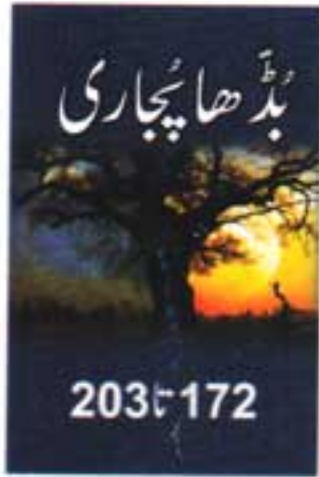
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب: بیاناتِ عطّاریہ (حصّہ سوم)

مؤلّف: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی بار: صفر المظفر ۱۴۳۱ھ، فروری 2010ء تعداد: 8000 (آٹھ ہزار)

دوسری بار: جمادی الاولٰی ۱۴۳۱ھ، مئی 2010ء تعداد: 3000 (تین ہزار)

تیسری بار: شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء تعداد: 7000 (سات ہزار)

چوتھی بار: رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد: 6000 (چھ ہزار)

پانچویں بار: ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ، فروری 2014ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر: مکتبۃُ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

❁...... **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

❁...... **لاهور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

❁...... **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

❁...... **کشمیر**: چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212

❁...... **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

❁...... **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192

❁...... **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

❁...... **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

بیان 1
تخریج شدہ
انمول ہیرے
دن کا اعلان 6
وقت کے قدردانوں کے ارشادات 16
جنت میں بھی افسوس! 9
نظام الاوقات کی ترکیب بنالیجئے 19
انمول لمحات کی قدر 15
صبح کی فضیلت 21
سونے، جاگنے کے 15 مدنی پھول 23
ورق الٹئے۔۔۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

انمول ہیرے [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (26 صَفَحات) آپ آخر تک ضَرور پڑھ لیجئے ان شاءَ اللہ عزوجل دنیا و آخرت کے بے شمار مَنافع حاصل ہوں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نَقل فرماتے ہیں: حضرت اَبُو الْمَواہِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''قِیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔'' میں نے

مدینہ

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ۔2009) میں صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلس مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نَذر کر دیتے ہو۔ (سَعادَةُ الدّارین ص ۱۴۷) ثواب نَذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وَقت ثواب نَذر کرنے کی دل میں نیت کر لے یا پڑھنے سے قَبل یا بعد زَبان سے بھی کہہ لے کہ اِس دُرود شریف کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی نَذر کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کہتے ہیں، ایک بادشاہ اپنے مُصاحبوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا باغ میں سے کوئی شخص سنگریزے (یعنی چھوٹے چھوٹے پتّھر) پھینک رہا ہے، ایک سنگریزہ خود اس کو بھی آ کر لگا۔ اس نے خُدّام کو دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے پاس حاضِر کرو، چُنانچہ خُدّام نے ایک گنوار کو حاضِر کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: یہ سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کئے؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا: میں ویرانے میں سیر کر رہا تھا کہ میری نظر ان

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خوبصورت سنگریزوں پر پڑی، میں نے ان کو جھولی میں بھرلیا، اس کے بعد پھرتا پھراتا اس باغ میں آنکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ سنگریزے استِعمال کرلئے۔ **بادشاہ** نے کہا: تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ **بادشاہ بولا:** یہ پتّھر کے ٹکڑے دراَصل **انمول ہیرے** تھے، جنہیں تم نادانی کے سبب ضائع کر چکے۔ اِس پر وہ شخص افسوس کرنے لگا۔ مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ **انمول ہیرے** اس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

زندگی کے لَمحات انمول ہیرے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی **انمول ہیرے** ہیں اگران کو ہم نے بے کار ضائع کر دیا تو حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذَرّوں کی ہنسی سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کوایک مُقرَّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 18 سورۃُ الْمُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

''خزائنُ العرفان'' میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازِم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔

موت وحیات کی پیدائش کا سبب بیان کرتے ہوئے پارہ 29 سورۃُ المُلک آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

زندگی کا وقت تھوڑا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ دُو آیات کے علاوہ بھی قرانِ پاک میں دیگر مقامات پر تخلیقِ انسانی یعنی انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ انسان کو اِس دنیا میں بہُت مُختصَر سے وقت کیلئے رَہنا ہے اوراس وَقفے میں اسے قَبْر وحَشْر کے طویل ترین مُعامَلات کیلئے تیاری کرنی ہے لہٰذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ وَقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فَرّاٹے بھرتا ہوا جارہا ہے نہ روکے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا۔ چُنانچہ

سانس کی مالا

حضرت سیِّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زِندگی کیا ہے؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے ان اعمال کا سِلسِلہ بھی مُنْقَطِع ہو جائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پارہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 84 تلاوت فرمائی: اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: یہاں گنتی سے سانسوں کی گنتی مُراد ہے۔ (احیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٢٠٥ دار صادر بیروت)

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

"دن" کا اِعلان

حضرتِ سیِّدُنا امام بَیہَقی علیہ رحمۃ اللہ القوی "شُعَبُ الْاِیمان" میں نَقْل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صبح جب سورج طُلُوع ہوتا ہے تو اُس وقت "دن" یہ اعلان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ٣ ص ٣٨٦ حدیث ٣٨٤٠ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

جناب یا مرحوم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا جو دن نصیب ہو گیا اُسی کو غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اس میں اچّھے اچّھے کام کرلئے جائیں تو بہتر ہے کہ ''کل'' نہ جانے ہمیں لوگ ''جناب'' کہہ کے پکارتے ہیں یا ''مرحوم'' کہہ کر۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی موت کی منزِل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رَواں دَواں ہیں۔ چُنانچہ پارہ 30 سورۃُ اِنْشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِۚ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب (عزوجل) کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقِل و نادان آخر موت ہے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اچانک موت آجاتی ہے

اپنے وقت کو فُضولیات میں برباد کرنے والو! غور کرو زندگی کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ گزرتی جارہی ہے۔ بارہا آپ نے دیکھا ہوگا کہ اچھا بھلا ڈَیل ڈَول والا انسان اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے، اب قَبْر میں اُس پر کیا بیت رہی ہے اس کا اندازہ ہم نہیں کرسکتے البتہ خود اُس پر زندگی کا حال کُھل چکا ہوگا کہ ؎

کتنی بے اِعتبار ہے دنیا موت کا انتِظار ہے دنیا
گرچہ ظاہر میں صورتِ گُل ہے پر حقیقت میں خار ہے دنیا

اے دنیا کے مال کے متوالو! جَمْعِ مال ہی کو اپنی زندگی کا مقصدِ وَحید سمجھنے والو! جلدی جلدی اپنی آخِرت کی تیاری کرلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات بھلے چنگے سونے کے باوُجُود صُبح تمہیں اندھیری قبر میں ڈال دیا جائے۔ لِلّٰہ! غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 17 سورۃُ الانبیاء کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ﴿۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔

ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر
چار دن کی بہار ہے دنیا

جنّت میں بھی افسوس!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے وَقت کی قَدر پہچاننی ضَروری ہے، فالتو وقت گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے وہ اس حدیثِ مبارک سے سمجھئے چُنانچہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "اہلِ جنّت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا سوائے اُس ساعت (یعنی گھڑی) کے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کے بغیر گزر گئی۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۲۰ ص ۹۳-۹۴ حدیث ۱۷۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

قَلَم کا قط

حافِظ اِبنِ عساکر "تَبیِیۡنُ کَذِبِ الۡمُفۡتَرِی" میں فرماتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرتِ سیِّدُنا سلیم رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قَلَم جب

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

لکھتے لکھتے گھِس جاتا تو قط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے (اگرچہ دینی تحریر کیلئے یہ بھی ثواب کا کام ہے مگر ایک پنتھ دو کاج کے مِصداق) ذِکرُ اللہ شُروع کردیتے تاکہ یہ وَقت صِرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو!

جنّت میں دَرَخْت لگوائیے!

وَقْت کی اَہَمِّیَّت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صِرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک دَرَخْت لگوا سکتے ہیں اور جنّت میں دَرَخْت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چُنانچہ ''ابنِ ماجہ شریف'' کی ایک حدیثِ پاک کے مطابِق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنّت میں ایک دَرَخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

{1} سُبْحٰنَ اللہ {2} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ {3} لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ {4} اَللہُ اَکْبَر

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٢٥٢ حديث ٣٨٠٧ دار المعرفة بيروت)

دُرُود شریف کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جنّت میں دَرَخْت لگوانا کس

قَدَر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کلِمات میں سے ایک کلِمہ کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنّت میں چار دَرَخْت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمایئے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زَبان کو معمولی سی حَرَکت دینے سے جنّت میں دَرَخْت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سبحٰنَ اللّٰہ سبحٰنَ اللّٰہ کا وِرْد کرکے ہم جنّت میں بے شُمار دَرَخْت لگوالیا کریں۔ ہم چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں یا کوئی کام کاج کررہے ہوں ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ ہم دُرُود شریف پڑھتے رہیں کہ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دَس رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے، دَس گناہ مٹاتا ہے، دَس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (سُنَنُ النّسائی ص۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاد رہے! جب بھی لیٹے لیٹے کوئی وِرْد کریں تو پاؤں سمیٹ لینا چاہیے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! بولنے سے پہلے اِس طرح تولنے کی عادت پڑ جائے کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دُنیوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات فُضُول محسوس ہو تو بولنے کے بجائے ''دُرُود شریف'' پڑھنا یا ''اَللّٰہ اَللّٰہ'' کہنا نصیب ہو جائے تا کہ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے۔ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر جنّت میں دَرَخت لگوانے کی سعادت مل جایا کرے۔

ذِکرو دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نِکال دو

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر

اگر کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صُورتیں ہیں اور وہ یہ کہ اُلٹے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے آدمی یادِ خداوندی عزوجل یا یادِ مدینہ و شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گم

ہو جائے۔ یا علمِ دین میں غور و تَفَکُّر شُروع کردے یا موت کے جھٹکوں، قبر کی تنہائیوں، اس کی وَحشتوں اور مَحشر کی ہولناکیوں کی سوچ میں ڈوب جائے تو اس طرح بھی وَقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ ایک ایک سانس اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں شُمار ہوگا۔ چُنانچہ "جامِعِ صغیر" میں ہے: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (اُمورِ آخِرت کے مُتَعلِّق) گھڑی بھر کے لیے غور وفکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص ۳۶۵ حدیث ۵۸۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اُن کی یادوں میں کھو جایئے مصطفٰے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کیجئے

پانْچ کو پانْچ سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمید دھوکہ ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (اَلْمُسْتَدْرَك ج٥ ص٤٣٥ حدیث ٧٩١٦ دار المعرفة بیروت)

ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحّت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فُرصت کو مشغولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
قُدرت نے گھڑی عُمر کی اِک اور گھٹا دی

دو نعمتیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ فیض بُنیاد ہے: ۲ دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحّت اور دوسری فَراغت۔ (صَحِيحُ الْبُخَارِي ج٤ ص٢٢٢ حديث ٦٤١٢ دار الكتب العلمية بيروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی صحّت کی قدر بیمار ہی کرسکتا ہے اور وَقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ "فُرصتی" ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وَقت کی کیا اَھمِیَّت ہے! وَقت کی قدر پیدا کیجئے اور فُضول باتوں، فُضول کاموں، فُضول دوستیوں سے گریز کرنے کا ذِہن بنایئے۔

حُسنِ اسلام

تِرمذی شریف میں ہے: سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک (خوبی) چھوڑ دینا ہے اُس (اَمر) کا جو اسے نَفْع نہ دے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص١٤٢ حدیث ٢٣٤٤ دارالفکر بیروت)

انمول لمحات کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِندگی کے ایّام چند گھنٹوں سے اور گھنٹے لمحوں سے عبارت ہیں، زندگی کا ہر سانس **انمول** ہیرا ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہوجائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت

زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدّر! زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔ بروزِ قیامت اوقات کو فضول باتوں، خوش گپیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں!

وقت کے قدر دانوں کے ارشادات و منقولات

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”یہ ایام تمہاری زندگی کے صَفحات ہیں ان کو اچھے اَعمال سے زِینت بخشو۔“

﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ”میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اُس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اِضافے سے خالی ہو“۔

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَ المومنین ”یہ کام آپ کل پر مُؤَخَّر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(مُ۔اَخ۔عُر) کر دیجئے، ارشاد فرمایا: ''میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمَّل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟''

آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ اے آدمی! تو ایام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔ (الطبقات الکبری للمناوی ج ۱ ص ۲۵۹ دار صادر بیروت)

﴿5﴾ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

﴿6﴾ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "خداعزوجل کی قسم! کھانا کھاتے وَقت عِلْمی مَشْغلہ (تحریری یامُطالَعہ) ترک ہوجانے کا مجھے بہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔"

عجب چیز احساس ہے زندگی کا

﴿7﴾ آٹھویں صَدی کے مشہور شافعی عالم سیِّدُنا شمسُ الدّین اَصبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کے بارے میں حافِظ ابنِ حَجَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس خوف سے کھانا کم تناوُل فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بَول وبَراز کی ضَرورت بڑھے گی اور بار بار بیتُ الخَلاء جاکر وَقت صَرف ہوگا! (الدرر الکامنۃ للعسقلانی ج٤ ص٣٢٨ داراحیاء التراث العربی بیروت)

﴿8﴾ حضرتِ علّامہ ذَہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "تذکِرۃُ الْحُفّاظ" میں خطیبِ بغدادی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: "آپ راہ چلتے بھی مطالَعہ جاری رکھتے۔" (تاکہ آنے جانے کا وقت بے کار نہ گزرے)

(تذکرۃ الحفاظ ج٣ ص٢٢٤ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿9﴾ حضرتِ جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی وَقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے اِستِفسار کیا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جا رہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کر رہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الحوزی ص۲۲۷ مکتبہ نزار مصطفٰی الباز)

نِظامُ الاَوقات کی ترکیب بنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو اپنا یومیہ نظامُ الاوقات ترتیب دے لینا چاہئے۔ اوّلاً عشاء کی نماز پڑھ کر حتَّی الامکان دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ رات کو فُضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔ تفسیر روحُ البیان جلد 4 صَفحَہ نمبر 166 پر ہے: "قومِ لوط کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ کر لوگوں سے ٹھٹھا مسخری کرتے تھے۔" پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خُداوندی سے لرز اٹھئے! دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہوں ان کی دل آزار اور خدائے غفّار عزوجل سے غافل کردینے والی مَحفِلوں سے توبہ کرلیجئے ۔رات کو دینی مَشاغِل سے فارغ ہوکر جلد سوجایئے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحّت بخش ہے اور عَین فطرت کا تقاضا بھی ۔چُنانچِہ پارہ 20 سورۃُ القَصَص آیت نمبر 73 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ مَعاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''نورُ العِرفان'' صَفْحہ 629 پر اِس کے تَحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرّر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بِلاوجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے اگر مَعذوری (مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حَرَج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازِم وغیرہ۔

صُبْح کی فضیلت

نظامُ الْاَوقات مُتَعَیَّن کرتے ہوئے کام کی نَوعیت اور کیفیت کو پیشِ نظر رکھنا مناسِب ہے۔ مَثَلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی سو جاتے ہیں صُبْح کے وقت وہ تروتازہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا علمی مَشاغل کیلئے صُبْح کا وَقت بَہُت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا ''ترمذی'' نے نقْل کی ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کیلئے صبح کے اوقات میں بَرَکت عطا فرما۔'' (ترمذی ج ۳ ص ٦ حدیث ۱۲۱٦) چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (یااللہ عزوجل!) میری اُمّت کے تمام ان دینی و دنیاوی کاموں میں بَرَکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں۔ جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۵ ص ٤٩۱)

کوشش کیجئے کہ صُبْح اُٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجُّد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ

کے ساتھ باجماعت نمازِ فَجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اِشراق، چاشْت، ناشتہ، کسبِ مَعاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو مُعامَلات، شام کے مَشاغِل، اچھی صُحبت، (اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضَروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات مُتَعَیَّن کرلئے جائیں' جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہوسکتا ہے شُروع میں کچھ دُشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی بَرَکتیں بھی خود ہی ظاہر ہوجائیں گی۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دن لَہو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شَرمِ نبی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رِزقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کھایا کیا فرمانِ حق عَزَّوَجَلَّ ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ جزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃُ المصابیح، ج۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"کاش اجنّتُ الْبقیع ملے" کے پَنْدرَہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجمہ: اے اللہ عزَّوَجلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور

جاگتا ہوں) (بخاری ج٤ ص١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) **(3)** عَصر کے بعد نہ سوئیں عَقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جو شخص عَصر کے بعد سوئے اور اُس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔'' (مُسند ابی یعلی حدیث ٤٨٩٧ ج٤ ص٢٧٨) **(4)** دوپہر کو قَیلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: غالِباً یہ اُن لوگوں کے لیے ہوگا جو شَب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی عزوجل کرتے ہیں یا کُتُبِ بِینی یا مطالَعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قَیلُولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ١٦ ص ٧٩ مکتبۃ المدینہ) **(5)** دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مغرِب وعِشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) **(6)** سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطَہارت سوئے اور **(7)** کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (ایضاً) **(8)** سوتے وَقت قَبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا **(9)** سوتے وقت یادِ خدا عزوجل میں مشغول

ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے ﴿یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ کا ورد کرتا رہے﴾ یہاں تک کہ سوجائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا (اَیضاً) ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ .

(بخاری ج٤ص١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ترجمہ: تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج٥ص٣٧٦) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمختار، رَدُّالْمُحتار ج٩ص٦٢٩)

﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمختار ج٩ص٦٣٠) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نمازرات کی نماز ہے۔''

(صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طرح طرح کی سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر بیان کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ ابدقرار شفیعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جو بھی بندہ بیان کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے روز) اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھے گا کہ اس نے اس سے کیا ارادہ کیا تھا۔ (شُعَبُ الْاِیمَان ج ۲ ص ۲۸۷ حدیث ۱۷۸۷)

غیبت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **غیبت کی تعریف** اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذِکر کرنا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۵)

چُغلی کی تعریف

علامہ **عینی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے نَقل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا **چُغلی** ہے۔ (عمدۃ القاری ج۲ ص۵۹٤ تحت الحدیث ۲۱٦)

غُصّے کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: غَضَب یعنی **غُصّہ** نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دور) کرنے پر اُبھارے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص٦٥٥)

بیان 2
تخریج شدہ
باحیا نوجوان
حیاء کے اَحکام 11
دیُّوث کسے کہتے ہیں 22
عورتوں کی اصلاح کا طریقہ 24
نفلی عبادت سے افضل عمل 32
بدنگاہی سے حافِظہ کمزور ہوتا ہے 43
گندی ذہنیت کے اسباب 47
چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول 62
ورق اُلٹیے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

باحیا نوجوان[1]

اگر آپ حیا کی بَرَکتیں لوٹنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ اوّل تا آخر پورا پڑھ لیجئے۔

شَفاعت کی بِشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صُبح وشام مجھ پر دَس دَس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص ۲٦١ حدیث ۲۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَصرہ میں ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ''مِسکی'' کے نام سے مشہور تھے۔

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (یکم محرم الحرام ۱۴۲۵ھ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ

''مُشک'' کو عَرَبی میں ''مِسک'' کہتے ہیں۔ لہٰذا مِسکی کے معنیٰ ہوئے ''مُشکبار'' یعنی مُشک کی خوشبُو میں بَسا ہوا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ ہر وَقت مُشکبار و خوشبودار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گُزر جاتے وہ راستہ بھی مَہک اُٹھتا! جب داخلِ مسجد ہوتے تو اُن کی خوشبُو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرتِ مِسکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے ہیں۔ کسی نے عرض کی: حُضُور! آپ کو خوشبو پر کثیر رقم خَرچ کرنی پڑتی ہوگی؟ فرمایا: ''میں نے کبھی خوشبو خریدی، نہ لگائی۔ میرا واقِعہ بڑا عجیب و غریب ہے:

میں بغدادِ مُعلّٰی کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا۔ جس طرح اُمَراء اپنی اولاد کو تعلیم دِلواتے ہیں میری بھی اِسی طرح تعلیم ہوئی۔ میں بَہُت خوبصورت اور **باحیا** تھا۔ میرے والِد صاحِب سے کسی نے کہا: ''اسے بازار میں بٹھاؤ تاکہ یہ لوگوں سے گُھل مِل جائے اور اس کی **حیا** کچھ کم ہو۔'' چُنانچِہ مجھے ایک بَزّاز (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دکان پر بٹھا دیا گیا۔ ایک روز ایک بُڑھیا نے

کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے، پھر بَزّاز (یعنی کپڑے والے) سے کہا: ''میرے ساتھ کِسی کو بھیج دو تا کہ جو پسند ہوں انہیں لینے کے بعد قیمت اور بقیہ کپڑے واپَس لائے۔'' بَزّاز (بَز۔زاز) نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا۔ بُوڑھیا مجھے ایک عظیم الشان مَحَل میں لے گئی اور آراستہ کمرے میں بھیج دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زیوارت سے آراستہ خوش لباس جوان لڑکی تخت پر بچھے ہوئے مُنَقَّش (مُ۔نَق۔قَش) قالین پر بیٹھی ہے، تخت وفرش سب کے سب زَرِیں ہیں اور اس قدر نفیس کہ ایسے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اُس لڑکی پر شیطان غالِب آیا اور وہ ایک دم میری طرف لپکی اور چھیڑ خانی کرتے ہوئے ''منہ کالا'' کروانے کے دَرپَے ہوئی۔ میں نے گھبرا کر کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!'' مگر اُس پر شیطان پوری طرح مُسَلَّط تھا۔ جب میں نے اُس کی ضِد دیکھی تو گناہ سے بچنے کی ایک تجویز سوچ لی اور اُس سے کہا: مجھے اِستنجاء خانے جانا ہے۔ اُس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں آگئیں، اُس نے کہا: ''اپنے آقا کو بیتُ الخَلاء میں

لے جاؤ۔'' میں جب وہاں گیا تو بھاگنے کی کوئی راہ نظر نہیں آئی، مجھے اس عورت کے ساتھ ''منہ کالا'' کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حَیا آرہی تھی اور مجھ پر عذابِ جہنَّم کے خوف کا غَلَبہ تھا۔ چُنانچہ ایک ہی راستہ نظر آیا اور وہ یہ کہ میں نے اِستنجا خانے کی نَجاست سے اپنے ہاتھ منہ وغیرہ سان لئے اور خوب آنکھیں نکال کر اُس کنیز کو ڈرایا جو باہَر رومال اور پانی لئے کھڑی تھی، میں جب دیوانوں کی طرح چیختا ہوا اس کی طرف لپکا تو وہ ڈر کر بھاگی اور اس نے پاگل، پاگل کا شور مچا دیا۔ سب لونڈیاں اِکٹھی ہوگئیں اور انہوں نے ملکر مجھے ایک ٹاٹ میں لپیٹا اور اٹھا کر ایک باغ میں ڈال دیا۔ میں نے جب یقین کرلیا کہ سب جا چکی ہیں تو اٹھ کر اپنے کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کرلیا اور اپنے گھر چلا گیا مگر کسی کو یہ بات نہیں بتائی۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''تم کو حضرت سیِّدُنا یوسُف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہی خوب مُناسَبت ہے'' اور کہتا ہے کہ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہوں۔ اس کے بعد اُنہوں نے میرے منہ اور جِسم پر اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ اُسی وَقت سے میرے جِسم سے مُشک کی بہترین خوشبو آنے لگی۔ یہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کی خوشبو ہے۔

(رَوْضُ الرِّیاحِین ص ۳۲٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حیاء کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! باحیا نوجوان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خَشِیَّت (خَ۔شِی۔یَت) اور گناہوں سے نفرت کی بَرَکت سے معصیت سے اپنی حفاظت میں کامیاب ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ گناہوں سے بچنے میں حیاء بُہت ہی مُؤثِّر ہے۔ حیاء کے معنیٰ ہیں "عیب لگائے جانے کے خوف سے جھینپنا۔" اس سے مُراد "وہ وَصف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو اللہ تعالٰی اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔" "لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچھا نہ ہو "مخلوق سے حیاء" کہلاتا ہے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ عام

لوگوں سے حیاء کرنا دنیاوی برائیوں سے بچائے گا اور علماء وَ صُلَحاء سے حیا کرنا دینی بُرائیوں سے باز رکھے گا۔ مگر حَیاء کے اچھا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مخلوق سے شرمانے میں خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ کسی کے حُقوق کی ادائیگی میں وہ حیا رُکاوٹ بن رہی ہو۔ **"اللہ تعالیٰ سے حیاء"** یہ ہے کہ اُس کی ہَیبت وجلال اور اس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا شہابُ الدّین سُہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عظمت وجلال کی تعظیم کے لئے روح کو جُھکانا **حیاء** ہے۔" اور اِسی قَبِیل (قسم) سے حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **حیاء** ہے جیسا کہ وارِد ہوا کہ وہ **اللہ** تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے اپنے پَروں سے خود کو چُھپائے ہوئے ہیں۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۸۰۲، تَحتَ الْحدیث ۵۰۷۱ دارُالفِکر بیروت)

سب سے بڑا باحیاء اُمّتی

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **حیاء** بھی اِسی قسم سے ہے،

جیسا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: ''میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔(ایضاً) ''اِبنِ عساکِر'' نے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت کیا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''حیا ایمان سے ہے اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری اُمّت میں سب سے بڑھ کر حیا کرنے والے ہیں۔''

(اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۲۳۵ حدیث ۳۸۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یا الٰہی! دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنی با حیا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیاء کی 2 قسمیں: فقیہ ابواللّیث سَمَرقَندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حیاء کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ لوگوں کے مُعامَلہ میں حیاء ﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلہ میں حیاء۔ لوگوں کے مُعامَلے میں حیاء کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تُو اپنی

نظر کو حرام کردہ اشیاء سے بچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں حیاء کرنے سے مُراد یہ ہے کہ تو اُس کی نعمت کو پہچان اور اُس کی نافرمانی کرنے سے حیاء کر۔

(تَنبِیہُ الغَافِلِین ص۲۰۸ پشاور)

فِطری اور شَرعی حیاء

فِطری وشَرعی (شَر۔عی) اِعتِبار سے بھی حَیاء کی تقسیم کی گئی ہے۔ فِطری حیاء وہ ہے جسے **اللہ** تعالیٰ نے ہر جان میں پیدا فرمایا ہے اور یہ پیدائشی طور پر ہر شَخص میں ہوتی ہے اور **شَرعی حیاء** یہ ہے کہ بندہ **اللہ** تعالیٰ کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں پر غور کرکے نادِم وشرمندہ ہو اور اِس شرمندگی اور **اللہ** تعالیٰ کے خوف کی بِناء پر آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرے۔ عُلَماء (عُ۔لَ۔ماء) فرماتے ہیں کہ "حیاء ایک ایسا خُلْق ہے جو بُرے کام چھوڑنے پر اُبھارے اور حق دار کے حق میں کمی کرنے سے روکے۔"

(مِرقَاةُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۸۰۰ ،تحتَ الْحدیث ۵۰۷۰)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

حیاء میں تمام اسلامی اَحکام پوشیدہ ہیں

حیاء کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایک ایسا خُلق ہے جس پر اسلام کا مَدار ہے اور اس کی توجِیہ (یعنی وجہ) یہ ہے کہ انسان کے اَفعال دو طرح کے ہیں (۱) جن سے حیا کرتا ہے (۲) جن سے حیا نہیں کرتا۔ پہلی قسم حرام و مکروہ کو شامل ہے اور ان کا ترک مَشْرُوع (یعنی موافقِ شَرْع) ہے۔ دوسری قسم واجِب، مُسْتَحَب اور مُباح کو شامل ہے، ان میں سے پہلے دُو کا کرنا مَشْرُوع اور تیسرے کا کرنا جائز ہے۔ یوں یہ حدیثِ مُبارَکہ ”جب تُو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔“ ان پانچوں اَحکام کو شامل ہے۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح ج۸ ص۸۰۲ ،تَحْتَ الْحَدِيث ۵۰۷۱)

حیاء کے اَحْکام

حیاء کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیاء کرنا کبھی مُسْتَحَب جیسے مکروہِ تنزیہی سے بچنے میں حیاء، اور کبھی مُباح (یعنی کرنا نہ کرنا یکساں) جیسے کسی مُباحِ شَرْعی کے کرنے سے حیاء۔ (نزھةُ القاری ج۱ ص۳۲۴)

حیاء کا ماحول سے تعلّق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیّت کا بہُت عمل دَخل ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیاء کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیاء لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلب کر کے بے شرم (بے۔شَرْ۔م) کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ **حیاء** ہی تو تھی جو بُرائیوں اور گناھوں سے روکتی تھی۔ جب **حیاء** ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام

کرنے میں بھی تنگ وعار محسوس نہیں کرتے۔

خُلقِ اسلام

اسلام میں **حیاء** کو بہُت **اَھَمِّیَّت** (اَھَم۔ مِی۔ یَت) دی گئی ہے۔ چُنانچہ حدیث شریف میں ہے: "بے شک ہر دین کا ایک **خُلق** ہے اور اسلام کا خُلق حیاء ہے۔" (سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٤٦٠ حدیث ٤١٨١ دارُالمَعْرِفة بیروت) **یعنی** ہر اُمَّت کی کوئی نہ کوئی خاص خُصلت ہوتی ہے جو دیگر خصلتوں پر غالِب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خصلت **حیاء** ہے۔ اسلئے کہ حیاء ایک ایسا خُلُق ہے جو اَخلاقی اچھائیوں کی تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعِث اور اسکی علامات میں سے ہے۔ چُنانچِہ

ایمان کی علامت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: "**ایمان کے** ستر سے زائد شُعبے (علامات)

ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔''

(صحیح مُسلِم ص۳۹ حدیث ۳۵ دار ابن حزم بیروت)

حیاء ایمان سے ہے

ایک اور حدیث شریف میں ہے: ''حیاء ایمان سے ہے۔'' (مُسنَدُ ابی یعلیٰ ج٦ ص۲۹۱ حدیث ۷٤٦۳ دار الکتب العلمیة بیروت) یعنی جس طرح ایمان، مومن کو کُفر کے اِرتکاب سے روکتا ہے اِسی طرح **حیاء** باحیا کو نافرمانیوں سے بچاتی ہے۔ یوں مَجازاً اسے ''ایمان سے'' فرمایا گیا۔ جس کی مزید وضاحت وتائید حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اِس روایت سے ہوتی ہے: ''بے شک حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اُٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔''

(اَلْمُستَدرَک لِلحاکِم ج۱ ص۱۷٦ حدیث ٦٦ دار المعرفة بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کثرتِ حیاء سے مَنْعْ مت کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک انصاری کو ملاحظہ فرمایا: جو اپنے بھائی کو شَرْم وحیاء کے مُتَعَلِّق نصیحت کر رہے تھے (یعنی کثرتِ حیاء سے مَنْع کر رہے تھے) تو فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بے شک حیاء ایمان سے ہے۔''

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص٣٣١ حدیث ٤٧٩٥ دار احیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حیاء جتنی زیادہ ہو اُتنی ہی اچھی ہے ۔ جو حیا کمزوری اور احساسِ کمتری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب ہو اس میں یقیناً بھلائی ہی بھلائی ہے چُنانچہ

حیاء خیر ہی خیر ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے

مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "حیاء صِرْف خیر (یعنی بھلائی) ہی لاتی ہے۔" (صحیح مُسلِم ص ۴۰ حدیث ۳۷)

وَسوَسہ: یہاں یہ وَسوَسہ آسکتا ہے کہ بعض اوقات **حیاء** انسان کو حق بات کہنے، شَرعی حُکم دریافت کرنے، نیکی کی دعوت دینے، اور انفِرادی کوشش کرنے، وغیرہ مَدَنی کاموں سے روک کر اُسے بھلائی سے محروم کردیتی ہے تو پھر یہ صِرْف بھلائی تو نہ لائی!

علاجِ وَسوَسہ۔ جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حیاء کے شَرعی معنیٰ (جو اِسی رسالے کے صَفْحَہ 7 پر گزرے) مراد ہیں اور حیاءِ شَرعی کبھی بھی نیکیوں سے نہ روکے گی بلکہ ان پر مزید اُبھارے گی۔ ابوداؤد شریف میں ہے: "حیاء سب کی سب خیر (یعنی بھلائی) ہے۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوُد ج ۴ ص ۳۳۱ حدیث ۴۷۹۶)

دُولھا لڑکیوں کے جُھرمٹ میں

افسوس! صد کروڑ افسوس! جوان لڑکی اب چادر اور چار دیواری سے

نکل کر مخلوط تعلیم کی نحوست میں گرفتار، ''بوائے فرینڈ'' کے چکّر میں پھنس گئی، اسے جب تک چادر اور چار دیواری میں رہنے کی سعادت حاصل تھی وہ شرمیلی تھی اور اب بھی جو چادر و چار دیواری میں ہوگی وہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ باحیا ہی ہوگی۔ افسوس! حالات بالکل بدل چکے ہیں، اب تو اکثر گنواری لڑکیاں شادیوں میں خوب ناچتیں اور مہندی و مائیوں کی رَسموں وغیرہ میں بے باکانہ بے حیائی کے مظاہرے کرتی ہیں، بعض قوموں میں یہ بھی رَواج ہے کہ دولہا نکاح کے بعد رُخصتی سے قبل نامَحْرَمات کہ جن سے پردہ ضَروری ہے اُن جوان لڑکیوں کے جُھرمٹ میں جاتا ہے اور وہ دولھا کے ساتھ کھینچا تانی و ہنسی مذاق کرتی ہیں یہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ الغرض آج کی فیشن ایبل و بے پردہ لڑکیاں اَفعال واَقوال ہر لحاظ سے چادرِ حیاء کو تار تار کر رہی ہیں۔

غیرت رُخصت ہو گئی

شَرعی مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) ہے کہ ''اگر نکاح کا وکیل گنواری لڑکی سے بوقتِ نِکاح اِجازت لے اور وہ (شرما کر) خاموش رہے تو یہ اِذن مانا جائے گا۔(

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(دُرِّمختار ج٤ ص١٥٥، ١٥٦ دارالمعرفة بیروت) معلوم ہوا کہ پہلے دور کی لڑکیاں ایسا کرتی ہوں گی جبھی تو ہمارے فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا۔ مگر اب تو لڑکیاں اپنے مُنہ سے ''شادی شادی'' کہتیں بلکہ نامَحرموں کے سامنے بھی شادی کے تذکِرے کرتے ہوئے نہیں شرماتیں۔ آپ خود ہی بتایئے کہ وہ مُنّا یا مُنّی جو ماں باپ کے پہلو میں بیٹھ کر ٹی۔وی اور وی۔سی۔آر وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے، رقص وسُرود (س۔رُو۔د) کے حیاء سوز مناظِر اور مَردوں اور عورَتوں کے گندے گندے نخرے دیکھیں گے کیا ان میں شرم وحیاء پیدا ہوگی؟ کیا انکے بارے میں یہ اُمّید کی جاسکتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر مُعاشَرے کے باحیاء وباکردار افراد بنیں گے!

نازُک شیشیاں

میرے آقا اعلیٰحضرت، ولیِّ نِعمت، اِمامِ اَہلسُنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت،

باعِثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''لڑکیوں کو سورۂ یوسُف کی تفسیر مت پڑھاؤ بلکہ انہیں سورۂ نور کی تفسیر پڑھاؤ کہ سورۂ یوسُف میں ایک نِسوانی (یعنی عورت کے) مَکْر کا ذِکْر ہے کہ نازُک شیشیاں ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جائیں گی۔'' (فتاوٰی رضویہ ج٢٤،ص ٤٥٥ مُلَخّصاً)

لڑکی کو پہلے ہی سے سنبھالئے.......

سورۂ یوسُف کی تفسیر تک پڑھنے کی جن کو مُمانَعت ہے صد کروڑ افسوس آج کل وُہی لڑکیاں رُومانی ناوِل، غیر اَخلاقی افسانے اور عِشقیہ وفسقیہ مضامین خوب پڑھتی ہیں اور بعض تو لکھتی بھی ہونگی، بیہودہ غزلیں اور گانے سنتی اور گاتی ہیں۔ ٹی.وی، وی.سی.آر وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے اور نہ جانے کیا کیا دیکھتی ہیں (اور جن کی حیاء بِالکل رخصت ہو وہ) ان میں کام بھی کرتی ہیں۔ فلمیں ڈِرامے عِشقیہ مناظِر سے پُر ہوتے ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے سے نہیں سنبھالتے اور پھر

جب کوئی لڑکی اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ ''منسوب'' ہو جاتی ہے تو اب ماں باپ سر پکڑ کر روتے ہیں۔ جو باپ لڑکی کو کالج بھیجتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نہیں روکتے غالِباً ان کی یہ دُنیوی سزا ہوتی ہے، شاید بازی ہاتھ سے نکل چکی اب اُس کی خواہش میں آپ کا رُکاوٹ ڈالنا خودکشی یا قتل وغارتگری کی نوبت بھی لاسکتا ہے!

مولٰینا صاحب! مجرِم کون؟

مجھے مکّۂ مکرّمہ زادھا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اِس طرح تھا: ہمارے گھر میں T.V پہلے ہی سے موجود تھا۔ ہمارے ابُّو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آگئے تو ڈِش انٹینا بھی اُٹھالائے۔ اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری اسکول کی سَہیلی نے مجھے ایک دن کہا: فُلاں ''چینل'' لگاؤ گی تو سیکس اپیل (SEX APPEAL) مناظِر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب

میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کر دیا "جِنْسِیات" کے مختلف مناظِر دیکھ کر میں جِنْسی خواہش کے سبب آپے سے باہَر ہوگئی، بے تاب ہوکرفوراً گھر سے باہر نکلی، اِتِّفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا، کار میں کوئی اور نہ تھا، میں نے اُس سے لِفٹ مانگی، اُس نے مجھے بٹھالیا..... یہاں تک کہ میں نے اُس کے ساتھ "کالا منہ" کرلیا۔ میری بَکارت (یعنی کنوار پن) زائل ہوگئی، میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہوگئی! **مولٰینا صاحِب! بتایئے مجرم کون؟** "میں خود یا میرے ابُّو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے T.V. لاکر بسایا اور پھر ڈِش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جنّت سے محروم

جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردگی سے مَنْع نہ

کریں وہ دَیُّوث ہیں، رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ثَلَاثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخَبَثَ. (مُسند اِمام اَحمد بن حَنبل ج ۲ ص ۳۵۱ حدیث ۵۳۷۲ دارالفکر بیروت) یعنی تین۳ شخص ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے ایک تو وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیے، دوسرا۲ وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے، اور تیسرا۳ وہ دیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غَیرَتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

دیُّوث کسے کہتے ہیں

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے اَلفاظ "وہ دَیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے" کے تَحت فرماتے ہیں: بعض شارِحین نے فرمایا کہ یہاں خَبَث سے مُراد زِنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچّوں کے زِنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اِختِلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی

کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوُجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیاء دیّوث ہے۔(مراۃ ج۵ص۳۳۷ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور) معلوم ہوا کہ باوُجود قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیرمحرم ملازِموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردَگی سے منع (مَن۔ع) نہ کرنے والے سخت اَحمق، بے حیا، دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "دَیُّوث سخت اَخبَث فاسِق (ہے) اور فاسِقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی، اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیر نا واجب۔" (فتاوٰی رضویہ ج۶ ص۵۸۳)

اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابِق مَنع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں اس پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دَیُّوث۔

عورتوں کی اصلاح کا طریقہ

حَتَّی الْاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعامَلے میں عورتوں کو روکا جائے، مگر حکمتِ عملی کے ساتھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں، بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ و بالا ہو کر رہ جائے۔ ضَرورتاً میرے بیان کی کیسٹیں سنایئے جن میں پردہ کا ذِکر ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصہ 16 صَفْحہ 80 تا 92 سے "دیکھنے اور چُھونے کا بیان" پڑھنا پڑھانا یا پڑھ کر سنانا بھی انتہائی مفید ہے۔ ان کیلئے دلسوزی کے ساتھ دعاء بھی فرماتے رہئے۔ خود کو اور اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کُڑھن پیدا کیجئے اور کوشش بھی جاری رکھیں۔

پارہ 28 سورۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸ سورۃ التحریم ٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔'' رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: '' كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ''
(صحیحُ البُخاری ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت) یعنی ''تم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار وحاکم ہو اور حاکم سے روزِ قیامت اسکی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' اِس حدیثِ پاک کے تَحت شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ مولیٰنا مفتی محمد شریفُ الحق امجدی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامِذہ اَساتِذہ کے، مُرِیدین پیر کے رِعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زَوجہ یا اولاد یا نوکر کی سُپُردگی میں ہو۔ اُس کی نِگہداشت ان پر واجِب ہے۔ یہ یاد رہے ''نِگہبانی میں یہ بھی داخِل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔'' (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۵۳۰)

شادی میں ناچ رنگ

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بگڑے ہوئے مُعاشَرے کا رُخ اللہ اور اسکے

محبوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کی طرف کیسے پھیرا جائے اور اسکو جہنَّم کی طرف دوڑے چلے جانے سے روک کر کس طرح جنّت کی سَمْت لے جایا جائے! آہ! آہ! ایسا دَور آچکا ہے گویا ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر مَعاذَ اللہ جہنَّم میں گرنا چاہتا ہے، جیسا کہ شادیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس اگر رقم کم ہے تو صِرف فلمی گانوں کی ریکارڈنگ پر گزارا کرتا ہے، اور جس کے پاس رقم کچھ زیادہ ہے تو وہ شادی کی بے حیائی سے بھر پور تقاریب کی مُووی بھی بنواتا ہے اور اس سے بھی زیادہ رقم والا فنکشن (Function) کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ جس میں مرد وعورت مُوسیقی کی دُھنوں اور ڈھولک کے شور میں بے ڈھنگے پن سے ناچتے، گاتے ہیں تماشائی خوب اُودھم مچاتے، بیہودہ فقرے کستے، مزید اس پر ہنستے، قہقہے لگاتے اور زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا شرم وحیاء کا عُنصُر بالکل خَتم ہو چکا، نجی مُعامَلات ہوں یا اجتماعی تقریبات، مَحَلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شرم وحیاء کا قتلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام

ہے، جس کو دیکھو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کا شَیدائی نظر آ رہا ہے۔

گھریلو بے حیائیاں

ذرا غور فرمایئے! اگر آپ کے گھر کے باہَر ی دروازے پر کوئی جوان لڑکی اور لڑکا آپس میں ناشائستہ حَرکتیں کر رہے ہوں تو شاید آپ شور مچا دیں کہ یہ کیا بے حیائی کر رہے ہو بلکہ انہیں مارنے کو دَوڑ پڑیں! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں آپ کا غصہ حیاء کی وجہ سے ہے۔ لیکن جب آپ نے گھر میں ٹی وی آن کیا جس میں ایک رقّاص اور رقاصہ **(Dancers)** ناچ رہے ہیں، ایک دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں، چُھو رہے ہیں، تب آپ کی حیا کہاں سو جاتی ہے؟ خدا عزوجل کے لئے سوچئے! کیا یہ بے حیائی کا منظر نہیں ہے؟ یہ آپ کی کیسی الٹی منطِق (مَن۔طِق) ہے گھر کے باہَر ہو رہا تھا تو آپ نے اسے بے حیائی قرار دیکر احتجاج کیا اور یقیناً وُہی کام گھر کے اندر آپ کی بہو بیٹیوں کی موجودَگی میں **.T.V** کے پردۂ سکرین پر ہو رہا ہے تو گویا بے حیائی نہ رہا! توبہ! توبہ! آپ کے

سامنے لڑکا اور لڑکی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ناچ رہے ہیں اور آپ ہیں کہ آنکھیں پھاڑ کر مزے سے دیکھے جارہے ہیں! اور اسکی داد دے رہے ہیں! آخر اس طرح خدا عزوجل کے قہر و غضب کو کب تک اُبھارتے رہیں گے؟

کر لے توبہ ربّ عزوجل کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

ذرائعِ ابلاغ

افسوس! ذرائعِ اِبلاغ (میڈیا) مَثَلاً ریڈیو، ٹی.وی کے مختلف چینلز اور مُتعدِّد رَسائل اور اَخبارات بے حیائی کو فُروغ (فُ۔رُو۔غ) دینے میں مصروف ہیں۔ جس کی بِناء پر ہمارا مُعاشرہ تیزی سے فَحّاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے۔ جس کے سبب خاص کر نئی نَسل اَخلاقی بے راہ رَوی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رَواج پا رہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقّار خانے کا سماں پیش کررہی ہیں اور

بات صِرف یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ اب تو ایمان کے بھی لالے پڑے ہیں کہ شیطان کے اِیماء پر کُفّارِ بداطوار نے گانوں میں کُفرِیَہ کلمات کے ایسے ایسے زَہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سننا اور گنگنانا کُفر ہے۔

کُفرِیَہ گانوں کی معلومات اور ان سے توبہ وتجدیدِ ایمان کا طریقہ جاننے کے لئے میرے سنّتوں بھرے بیان بنام "گانوں کے 35 کُفریہ اشعار" کا کیسِٹ "مکتبۃ المدینۃ" سے حاصل کر کے سَماعت فرمایئے یہ بیان رسالہ کی صورت میں بھی آچکا ہے صرف چار روپیہ ہدِیّہ دیکر مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے اسکا مُطالعہ فرمایئے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں حاصل کر کے تقسیم کر کے ثواب کمایئے۔

رسولوں عَلَیھِمُ السّلام کی چار سُنَّتیں

نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر، شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "چار چیزیں رسولوں عَلَیھِمُ السّلام کی سنّتوں میں سے ہیں: ﴿1﴾

عِطر لگانا ﴿2﴾ نِکاح کرنا ﴿3﴾ مسواک کرنا اور ﴿4﴾ حَیاء کرنا۔"

(مُسنَد اِمام اَحمَد ج۹ ص ۱۴۷، ۱۴۸ حدیث ۲۳۶۴۱)

بے حیاء نیک نہیں کہلا سکتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر رسول، ہر نبی اور ہر ولی باحیاء ہی ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے کے بارے میں بے حیائی کا تصوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا اور جو بے حیاء ہے وہ **"نیک بندہ" کہلانے کا حقدار نہیں۔** چچا، تایا، خالہ، ماموں اور پھوپھی کی لڑکیوں، چچی، تائی، مُمانی، اپنی بھابھی، نامحرم پڑوسنوں اور دیگر نامحرم عورتوں کو جو قصداً دیکھے، ان سے بے تکلف بنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھے، گانے باجے سنے، فُحش کلامی یا گالم گلوچ کرے وہ **بے حیاء** ہی نہیں، بے حیاء لوگوں کا بھی سردار ہے۔ اگرچہ وہ حافِظ، قاری، قائِمُ اللَّیل و صائِمُ الدَّھر یعنی رات بھر عبادت کرنے والا اور سارا سال روزہ رکھنے والا ہو۔ اس کے اَعمال

اپنی جگہ پر مگر ان کے ساتھ بے حیائی کے کاموں کے اِرتِکاب نے انکی صِفَتِ حَیاء اور نیک ہونے کی خَصلَت کو سَلْب کرلیا۔ اور آجکل اس کے نظّارے بھی عام ہیں۔ اچھے خاصے مذہبی حُلیے میں نظر آنے والے بے شمار افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یعنی چِہرے پر داڑھی، سر پر زُلفیں اور عمامہ شریف، سنّت کے مطابِق لباس بلکہ بعض تو اچھے خاصے دین کے مبلِّغ ہونے کے باوُجُود، حَیاء کے مُعاملے میں سراسر محروم ہوتے ہیں۔ دَیور و بھابھی کے پردے کے مُعَامَلے میں قطعاً لاپرواہی بَرَت کر جہنَّم کے حقدار ٹھہرتے ہیں ایسے "نیک نُما" افراد کو کوئی درد بھرا دل رکھنے والا سمجھائے بھی تو ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جب انکی بے تکلُّف دوستوں کے ساتھ گپ شپ کی منڈلیاں لگتیں اور محفلیں جمتی ہیں۔ تو ان میں بلاوجہ شادیوں اور اَخلاق سے گری ہوئی شَہوت افزا باتوں کی بھر مار ہوتی ہے، تیری شادی، میری شادی، فُلاں کی شادی وغیرہ ان غیر مقدّس محفِلوں کے عام مَوضُوعات ہوتے ہیں اور پھر اشاروں کِنایوں میں ایسی باتیں کر

کے لُطف اٹھایا جاتا ہے کہ کوئی باحَیاء ہو تو شَرْم (شَرْ۔م) سے پانی پانی ہو جائے۔

نَفْلی عبادت سے افضل عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان لوگوں کی کتنی بڑی بدنصیبی و محرومی ہے کہ نَفْلی عبادَتیں و رِیاضتیں کریں، فرائض کے علاوہ نَفْلی نَمازیں پڑھیں، نَفْلی روزے رکھیں مگر گانوں باجوں، فلموں ڈِراموں، غیر عورَتوں کو تاکنے جھانکنے اور اَمْرَدوں (یعنی بے رِیش خوبصورت لڑکوں) پر بُری نظر ڈالنے جیسے **بے حیائی** کے کاموں سے باز نہ آئیں۔ **یاد رکھئے!** ہزاروں سال کی نَفْلی نَمازوں، نَفْلی روزوں، کروڑوں، اَربوں روپیوں کی نَفْلی خیراتوں، بَہُت سارے نَفْلی حج اور عمرے کی سعادتوں کے بجائے صِرْف ایک ''گناہِ صَغیرہ'' سے اپنے آپ کو بچالینا افضل ہے۔ **کیونکہ کروڑوں نَفْلی کاموں کے تَرْک پر بھی قِیامت میں عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ گناہِ صغیرہ سے بچنا واجِب اور اس کے اِرتکاب پر بروزِ قیامت** مُواخَذہ اور سزا کا اِستحقاق (اِس۔تِح۔قاق) ہے۔

سب سے بُرا

بُری صحبت اور گندے ماحول کے دِلدادہ بعض نادان لوگ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل گھر کی پوشیدہ باتیں نیز اَزدواجی خُفیہ مُعامَلات بھی اپنے بے حیا دوستوں کے سامنے بیان کرڈالتے ہیں! ایک حدیثِ پاک سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، پیکرِ شرم وحیاء، مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے، محبوبِ رَبِّ کبریا عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروزِ قیامت مَرتبے کے اعتبار سے سب سے بُرا شخص وہ ہے، جو اپنی بیوی کے پاس آئے اور بیوی اِس کے پاس آئے پھر وہ اپنی بیوی کے راز کو (لوگوں میں) ظاہر کردے۔'' (صحیح مُسلِم ص ۷۵۳ حدیث ۱۴۳۷)

حَیاء کرنے کا حق: حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حُضُور اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء

کرو جیسا حیاء کرنے کا حق ہے۔'' سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کماحَقُّہٗ حیاء کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضاء ہیں انکی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضاء کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے۔ اور آخرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب وزِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔'' (مُسنَدِ اِمام اَحمد ج۲ ص۳۳ حدیث ۳۶۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے جسم کے تمام اَعضاء کو حیا کا عادی بنانا اور گناہوں سے بچانا چاہئے۔ اَعضاء کو گناہوں سے بچانے کے ضِمن میں کچھ **مَدَنی پھول** عرض کرتا ہوں:

سر کی حیاء

سر کو بُرائیوں سے بچانا یہ ہے کہ بُرے خیالات، گندی سوچ اور کسی

مسلمان کے بارے میں بدگمانی وغیرہ سے اِحتِراز (پرہیز) کیا جائے اور سر کے اَعضاء جیسے ہونٹ، زَبان، کان اور آنکھوں وغیرہ کے ذَرِیعے بھی گناہ نہ کئے جائیں۔

زَبان کی حَیاء

زَبان کو بُرائیوں سے بچاتے ہوئے بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کرنی چاہئے، اور یاد رکھئے! اپنے بھائی کو گالی دینا گناہ ہے اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے بدنصیب پر جنّت حرام ہے۔ چُنانچہ

جنّت حرام ہے: حُضُور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اُس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطِیّ ص۲۲۱ حدیث ۳٦٤۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جہنّمی بھی بیزار: منقول ہے: چار طرح کے جہنّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابَین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (ھلاکت) مانگتے

ہونگے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پیپ اور خون بہتے ہونگے۔ جہنّمی کہیں گے: ''اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟'' کہا جائے گا: ''یہ بد بخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذّت اُٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔''

(اِتحاف السّادَة للزّبیدی ج۹ ص۱۸۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

سیِّدُنا شُعیب بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: ''جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قیامت اس کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہونگے۔'' (اَیضاً ص۱۸۸)

کتّے کی شکل میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شرمی کی باتیں کرنے والے ڈراموں کے شائقین، وی سی آر پر فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگُنانے

والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''فُحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔''

(اِتحاف السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص ۱۹۰)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اٹھیں گے پھر محشر میں پہونچ کر بعض کی صورتیں مَسخ ہو جائیں گی۔ (مراۃ ج۶ ص۶۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اکثر اوقات مُعزَّزِین کے سامنے بے حیائی کی باتیں کرتے ہوئے شرماتا ہے، لیکن اَفسوس! صد کروڑ اَفسوس! اُلٹی سیدھی باتیں کرتے وَقت یہ اِحساس نہیں رہتا کہ مُعَزَّز ترین ربُّ العٰلمین جلَّ جلالُہٗ سب کچھ سُن رہا ہے۔ چُنانچہ

اللہ عزوجل تمام باتیں سنتا ھے

حضرت بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نہایت کم گفتگو کرتے اور اپنے

دوستوں کو فرماتے: تم غور تو کرو کہ اپنے اعمال ناموں میں کیا لکھوا رہے ہو! یہ تمہارے رب عزوجل کے سامنے پڑھا جائے گا، تو جو شخص قَبیح (یعنی شرمناک) گفتگو کرتا ہے اُس پر حَیف (یعنی اَفسوس) ہے، اگر اپنے دوست کو کچھ لکھواتے ہوئے کبھی اُس میں بُرے اَلفاظ لکھواؤ تو یہ تمہاری حیا کی کمی کی وجہ سے ہے۔ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا مُعامَلہ کتنا بُرا ہوگا (یعنی جب نامۂ اعمال میں بے حیائی کی باتیں ہوں) (تَنبِیْهُ الْمُغتَرِین ص۲۲۸ دارالبشائر بیروت)

ایمان کے دو شعبے: سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۳ ص۴۱۴ حدیث ۲۰۳۴ دارالفکر بیروت) ترجمہ: حیاء اور کم گوئی ایمان کے ۲ شعبے ہیں اور فُحش بکنا اور زیادہ باتیں کرنا نِفاق کے ۲ شُعبے ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے اِس حصّے "زیادہ بولنا" کی شَرح میں فرماتے ہیں: یعنی

ہر بات بے دھڑک منہ سے نکال دینا مُنافق کی پہچان ہے۔ زیادہ بولنے والا گناہ بھی زیادہ کرتا ہے یعنی اَسّی فیصدی گناہ زَبان سے ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج٦ ص٤٣٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورتیں تو اِس قدر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جِھجکتی تھیں اور مُنّے کے ابّو وغیرہ کہتی تھیں۔ مگر اب تو بلا تکلُّف "میرے میاں" "میرے شوہر" "میرے ہَزبَینڈ" (Husband) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچّوں کی امّی وغیرہ کہنے کے بجائے "میری بیوی" "میری وائف" میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچّوں کے ماموں کا تعارُف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ کزن ہو تب بھی بلا ضَرورت صرف "سالا" کہہ کر تعارُف کروائیں گے۔ غالباً حَظِ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔ کوشش فرمایئے کہ مُہذَّب اَلفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضَرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رِشتہ بتانے میں حَرَج بھی نہیں۔

آنکھوں کی حیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سر کے اَعضاء میں آنکھیں بھی شامل ہیں، انکو بھی بد نِگاہی اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنا شرعاً ناجائز ہے، ان سے بچانا اَشَدّ ضَروری وتقاضائے حیاء ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کو دیکھوں یا کوئی میرے سِتْر کو دیکھے۔'' (تَنبِیْہُ الْغَافِلِیْن ص۲۰۸ دارالکتاب العربی بیروت)

فاسق کون؟ کسی دانا سے پوچھا گیا کہ فاسِق کون ہے؟ فرمایا: ''فاسِق وہ ہے جو اپنی نظر لوگوں کے دروازوں اور انکے سِتْروں (پردے کی جگہوں) سے نہ بچائے۔'' (اَیضاً)

مَلْعُون ہے

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ: رسولِ

اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اللہ تبارَک وَتعالیٰ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِی ج٦ ص١٦٢ حدیث٧٧٨٨ دارالکتب العلمیۃ بیروت) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو مرد اجنبی عورت کو قَصْداً بلا ضَرورت دیکھے اس پر بھی لعنت ہے اور جو عورت قَصْداً بلا ضَرورت اجنبی مرد کو اپنا آپ دکھائے اس پر بھی لعنت غرضیکہ اس میں تین قیدیں لگانی پڑیں گی اجنبی عورت کو دیکھنا، بلا ضَرورت دیکھنا، قصداً دیکھنا۔ (مراٰۃ ج٥ ص٢٤) سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اپنی ران مت کھولو اور کسی کی ران نہ دیکھو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٣ ص٢٦٣ حدیث٣١٤٠)

نیکر پہن کر کھیلنے والے، جہاں گُھٹنے اور رانیں کُھلی رکھ کر ورزش کی جاتی

ہے ایسے باڈی بلڈنگ کلب میں جانے والے، رانیں کھول کر کُشتی اور کبڈّی وغیرہ کھیل کھیلنے والے، سُوئمنگ پُول اور ساحلِ سَمُندر پر (نیکر، چڈّی، نیم عُریاں لباس پہن کر) نہانے والے اور ان کی بے سَتری کو دیکھنے والے اس روایت سے خوب عبرت حاصل کریں اور فوراً توبہ کرکے ان بے پردگیوں اور بدنگاہیوں سے باز آجائیں، سُوئمنگ پُول، ساحلِ سَمُندر اور نَہر پر نہانے میں پاجامے پر موٹے کپڑے کا تہبند یا کوئی سارنگین موٹا کپڑا ناف سے لیکر گھٹنوں سمیت بدن پر لپٹا ہوا ہو تو بے سَتری سے بچت ہوسکتی ہے۔

پردے کا اہتمام

حضرتِ سَیِّدُنا یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں بے پردہ نہاتے دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ حیاء اور پردے کو پسند فرماتا ہے تو جب تم میں

سے کوئی غسل کرے تو اسے پردہ لازم ہے۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۴ ص۵۶ حدیث ۴۰۱۲)

حَمّامِ عام: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "حمّام میں داخِل ہونا دُرُست نہیں مگر دو چادروں کے ساتھ ایک چادر سِتْر چُھپانے کے لئے اور ایک چادر آنکھوں کیلئے یعنی اپنی آنکھ کو لوگوں کے سِتْروں سے بچائے۔"

(تَنْبِیْہُ الغافِلِین ص۲۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس دور میں بڑے بڑے حمّام ہُوا کرتے تھے جن میں اُجرت دیکر ایک ہی وقت میں بِلا امتیازِ مذہب کئی لوگ اکٹّھے نہایا کرتے تھے، اِسی وجہ سے غالباً یہ کہاوَت مشہور ہوئی، "ایک حمّام میں سب ننگے" اِسی لئے حضرت سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ جب حمّام میں جائیں تو نہ کسی کا سِتْر دیکھیں نہ اپنا سِتْر (پردے کی جگہ) دکھائیں۔

بد نِگاہی سے حافِظہ کمزور ہوتا ہے

حضرتِ علّامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "اَلْکَشْفُ وَ الْبَیَانُ

فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّسیَانِ" کے صَفْحہ 27 تا 32 پر حافِظہ کمزور کرنے والے جو اسباب تحریر فرمائے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اپنا اور غیر کا سِتْر دیکھنے سے تنگدستی آتی اور حافِظہ کمزور ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اپنی شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی حافظہ کی کمزوری اور تنگدستی کا وبال آتا ہے تو پھر بدنگاہی کرنے اور فلمیں دیکھنے کے دنیوی واُخروی نقصانات کا تو پوچھنا ہی کیا!

قَضائے حاجت کے وَقت کی ایک سنّت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: "نبیِ اکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اُس وقت تک مُبارک کپڑا اوپر نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین سے قریب نہ ہوجاتے۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۱ ص۹۲ حدیث ۱٤) **الغَرَض** ہر کام میں حیاء کا اہتمام کرنا ہے۔

زانی آنکھ: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی مکّی مَدَنی عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔'' (صحیحُ البُخارِی ج٤ ص١٦٩ حدیث ٦٢٤٣)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! بدنگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا، منقول ہے: ''جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے **اللہ** تعالیٰ بروزِ قیامت اسکی آنکھ میں جہنَّم کی آگ بھر دے گا۔'' (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص١٠ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

آگ کی سلائی

عورت کے مَحاسن (یعنی خوبیاں مَثَلاً اُبھار وغیرہ) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ جس نے نامحرم سے آنکھ کی حِفاظت نہ کی بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں جہنَّم کی سَلائی پھیری جائے گی۔

(بَحرُ الدُّمُوع ص١٧١ دارالفجر دمشق)

جہنّم کا سامان

افسوس! صد کروڑ افسوس! ایک طرف گلیوں، بازاروں اور تقریبوں میں مَردوں اور عورتوں کا اِختِلاط، بدنِگاہیاں اور بے تکلُّفیاں ہیں تو دوسری طرف گھر گھر میں ایک طرح سے سینما گھر کُھل گیا ہے مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی وغیرہ کے ذَرِیعے بدنگاہی میں مُبتَلاء ہے۔ یادرکھئے! ٹی وی پر صرف خبریں دیکھنے والے کا بھی بدنِگاہی سے بچنا سخت دشوار ہے کیونکہ اکثر عورت ہی خبریں سناتی ہے! پھر طرح طرح کی عورتوں کی تصاویر بھی دکھائی جاتی ہوں گی۔ اے کاش! ہم سب کو **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** نصیب ہو جاتا! کاش! کاش! ہم سب حیا سے نگاہیں جُھکانے والے بن جاتے!

پارہ اٹھارہ سورۂ نور آیت نمبر 30 اور 31 میں ارشادِ الٰہی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (۳۰) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

میرے آقائے نِعمت، اعلٰیحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ الْمَرتَبت، پروانۂ شَمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیْعَت، حامِیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمۃُ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق تَرجَمۂ قرآن کنزُالایمان میں اِس کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں:

مسلمان مَردوں کو حُکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شَرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے بہُت سُتھرا ہے، بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو اُن کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حُکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔

گندی ذِہنیت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم شرم وحیا کے باعِث اکثر نیچی نگاہیں رکھا کرتے تھے۔ اور آہ! ہم

میں سے تقریباً ہر کوئی بے دھڑک نگاہیں اٹھائے چاروں طرف دیکھتا ہے اور اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ نگاہ نامَحرم عورت پر پڑ رہی ہے یا اَمْرَد پر۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہمارے مُعاشَرے کا اکثر حصّہ **حیاء** سے محروم ہے! تقریباً ہر گھر میں ٹی۔ وی پر فلموں ڈراموں کے باعث بے پردَگی اور بے حیائی کا ماحول ہے۔ دُنیوی رسائل، ڈائجسٹ اور ناولیں پڑھ پڑھ کر، اخبارات میں دنیا بھر کی گندی خبریں اور مُخَرِّبِ اَخلاق مضامین کا مطالعہ کر کر کے اور سڑکوں پر جابجا لگے ہوئے سائن بورڈز اور اخبارات کی بے حیائی سے بھرپور تصاویر دیکھ دیکھ کر ذِہنیت خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے شاید انہیں وُجوہات کی بِناء پر اب ماموں زاد، خالہ زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی مُمانی نیز پڑوسنوں سے پردے کا ذِہن نہیں رہا۔ گھروں میں دَیْوَر بھابھی کا مُعامَلہ بھی بالکل بے تَکلُّفانہ ہے، دَیْوَر بھابھی کے پردہ کا اب تصوُّر ہی کہاں ہے؟ حالانکہ حدیث شریف میں اس کے بارے میں بہُت سخت حُکم ہے۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دیور موت ہے: حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورَتوں کے پاس آنے سے بچو۔'' تو ایک انصاری نے عرض کیا: ''دَیوَر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟'' فرمایا: ''دَیور موت ہے۔'' (سُنَنُ التِرمِذی ج۲ ص۳۹۱ حدیث ۱۱۷٤)

نا مَحْرَمات سے کترایئے

معلوم ہوا دَیوَر و جَیٹھ اور بھابھی میں پردے کا عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سخت حکم ہے، اگر آپس میں ہنسنے بولنے اور بے پردَگی کا سلسلہ رکھنے سے جہاں بدنِگاہی وغیرہ کا گناہ ہوتا رہے گا وہاں ''بڑے گناہ'' کا خطرہ بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ بلکہ کبھی کبھی ہو بھی جاتا ہے! آہ! اگر دَیوَر بے چارہ مَدَنی ماحول والا ہو اور بھابھی سے کترائے، شرمائے تو اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں، دَیوَر کو چاہئے کہ لاکھ مذاق اُڑے مگر پرواہ نہ کرے، پردہ کی ترکیب جاری رکھے ورنہ آخرت کی

ندامت بہُت بھاری پڑ جائے گی۔ خود کو اس طرح ڈرائے کہ اگر میں نے بھابھی کے ساتھ بدنگاہی کی اور مَعاذَ اللّٰہ بروزِ قیامت آنکھ میں آگ بھر دی گئی تو میرا کیا بنے گا! البتّہ آپ کی گھر میں سُنی نہیں جاتی تو گھر چھوڑ کر بھاگنے کی بھی ضَرورت نہیں، لڑ جھگڑ کر گھر میں ٹینشن بھی مت کھڑا کیجئے، آپ خود آنکھوں پر **قُفلِ مدینہ** لگالیجئے، اپنی نگاہوں کی حِفاظت کیجئے۔ گھر میں بھابھی ہے یا چچازاد بہنیں وغیرہ یا چچی، تائی یا مُمانی اور جن جن سے شَرِیْعت نے پردے کا حکم دیا ہے ایسی نامَحرم عورَتیں آتی ہیں تو آپ ان کے سامنے مت جایئے، کبھی آمنا سامنا ہو جائے تو نِگاہیں نہ اُٹھایئے، ان کے جسم کو تو کیا ان کے کپڑوں کو بھی نہ دیکھئے، اگر کبھی بات کرنے کی نوبت آجائے تو اِس طرح آنکھیں نیچی رکھئے کہ ان کے وُجود پر نظر ہی نہ پڑے۔ بے شک آپ کا مذاق اُڑتا رہے، دنیا میں اگر آپ اس طرح مظلومیت کی زندگی گزاریں گے تو آخرت میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُرخُروئی پائیں گے۔ جب اس طرح کی رِشتہ دار عورتوں کی طرف دیکھنے کو جی چاہے تو

اپنے آپ کو اُس عذاب سے ڈرائیں جیسا کہ صاحبِ ہدایہ شریف نے نقْل کیا ہے: **"جو شخص کسی اَجْنَبِیَّہ کے مَحاسِن** (یعنی نامَحرم عورت کی خوبیاں مَثَلاً حُسن و جمال، اُبھار وغیرہ) **کو شہوت سے دیکھے گا اُس کی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا۔"** (الهِدَایة، الجزء الرابع ص٣٦٨ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کانوں کی حیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کانوں کے مُعاملے میں بھی حَیاء اختیار فرمائیے، مُوسیقی، گانے باجے، غیبت، چُغلی، فُحش و بے ہودہ گفتگو اور کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سنیے۔

ناجائز سننے کے مختلف عذاب

منقول ہے: "ان آوازوں پر (جن کا سننا حرام ہے) جو کان لگائے گا، قِیامت کے دن اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھرا جائے گا۔" (مُقدمہ کَفُّ الرِّعاع) ایک حدیثِ پاک میں ہے: "جو چوری چھپے لوگوں کی باتیں سنتا ہے

حالانکہ وہ اسے (یعنی اُس کے سننے کو) ناپسند کرتے ہیں تو بروزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلا جائیگا۔'' (صحیحُ البُخارِی ج٤ ص٤٢٢ حدیث ٧٠٤٢) ''طَبَرانِی'' میں ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے: ''پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹُھکے ہوئے تھے دریافت کرنے پر بتایا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہیے۔ (یعنی ناجائز دیکھتے اور سنتے ہیں)

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج٨ ص١٥٥ حدیث ٧٦٦٦ داراحیاء التراث العربی بیروت)

لباسِ حیاء: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے باطنی طور پر بھی خود کو پاک رکھنا ہے اور سَتر پوش لباس پہن کر ظاہری طور پر بھی بے حیائی سے باز رَہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ پارہ 8 سورۃُ الْاَعراف آیت 26 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًاؕ

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (پ ۸ الاعراف ۲۶)

میرے آقائے نِعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت عظیمُ الْمَرتَبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیْعَت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزُ الایمان میں اِس کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں:

اے آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اولاد! بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تماری شَرْم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو، اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بھلا، یہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (لباسِ تقویٰ سے مُراد ایمان، حیاء، نیک عادتیں اور نیک اعمال ہیں)

افسوس کہ اب لباسِ تقویٰ کا باطنی لباس بھی پارہ پارہ ہوا اور ظاہری

لباس بھی سنّت کے مطابق نہ رہا۔ دل ونگاہ کی قبائے شرم وحیاء بھی تار تار ہوئی تو لباسِ سِتر بھی بے حیائی کے رَخنوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔ سِتر پوش، مُہَذَّب اور خوش وَضع لباس کی جگہ اُلٹی سیدھی تَراش خَراش کے بے ڈھنگے (کارٹونک) ملبوسات نے لے لی۔ پہننے میں سردی گرمی کی کوئی خاص مناسَبَت، نہ سنّت وحیاداری کا لحاظ۔ بس لباسِ تنگ میں بمشکِل بند ہیں۔

پردے میں پردہ کے مختلِف طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیئے کہ مُہَذَّب انداز پر بیٹھیں۔ بعض لوگ اوّل تو کپڑے چُست پہنتے ہیں پھر دونوں گھٹنے کھڑے کرکے انہیں دائیں بائیں پھیلا دیتے ہیں اس طرح مَعاذَ اللہ بَہُت گندا منظر ہوتا ہے، ایسے حیا سوز موقع پر موجود باحَیا لوگ آزمائش میں پڑجاتے ہیں۔ مَدَنی مشورہ ہے اور یہ مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام بھی کہ جب بھی سوئیں یا بیٹھیں تو "پردے میں پردہ" کرلیا کریں۔ چُنانچِہ جو سنّتوں بھرا لباس پہنتے ہیں ان کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خدمت میں بھی عرض ہے کہ بیٹھنے سے قبل کھڑے کھڑے چادر کے دونوں سرے پکڑ کر ناف سے لیکر قدموں تک پھیلا دیں اب بیٹھ جائیں اور چادر کا کچھ حصہ قدموں تلے دبالیں۔ جب اُٹھنا چاہیں تو اِسی طرح دونوں ہاتھوں سے چادر تھامے ہوئے کھڑے ہوں۔ اگر چادر نہ ہو تو اُٹھتے بیٹھتے وقت کُرتے کا دامن اچّھی طرح پھیلا لیا کریں۔ ورنہ اُٹھنے بیٹھنے کے دَوران اکثر سخت گندا منظر ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کھڑے کھڑے کُرتے کا دامن دُرُست کر کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ابتِداءً دوزانو بیٹھئے اور اُٹھتے وقت بھی دوزانو ہو کر نَماز کے انداز پر اٹھئے، اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اُٹھتے بیٹھتے وقت بے پردَگی نہیں ہوگی۔ اوپر اَوڑھی ہوئی چادر اگر سوتے میں اتر جاتی ہو یا جو اُلَٹ پلَٹ ہوتے رہتے ہوں ان کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ پاجامے کے اوپر تہبند پہن لیں یا کوئی چادر لپیٹ لیں اور اُوپر سے بھی ایک چادر اَوڑھ لیا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تہبند کی ایک طرف بیچ میں اس طرح سِلائی کرلیں کہ دونوں کونوں میں صرف

پاؤں داخِل کرنے کے شگاف باقی رہ جائیں۔ سوتے وقت اس تہبند کو پہن لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اطمینان بخش ''پردے میں پردہ'' ہو جائیگا۔

تنہائی میں حیاء: سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت سراپا عظمت میں عرض کیا گیا کہ ہم اپنی شرم گاہوں کی کہاں تک حفاظت کریں؟ ارشاد فرمایا: ''زوجہ اور کنیز کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔'' عرض کیا گیا: ''اگر تنہائی میں ہوں تو؟'' ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ حق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔''

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج٤ ص٥٧ حدیث ٤٠١٧)

حدیثِ پاک میں کنیز کا بھی تذکرہ ہے یہ اُس دَور کے اعتبار سے ہے، اس دور میں غلام و کنیز نایاب ہیں۔

کلمۂ کُفر: فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: ''کسی سے کہا گیا ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کر'' اُس نے کہا: ''میں نہیں کرتا۔'' ایسا کہنا کُفر ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج٥ ص٤٧٠ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکیلے میں بھی بلا ضرورت ننگے ہونے یا سِتر کُھلا رکھنے وغیرہ سے بچیں۔ جو لوگ گھر میں ایسے پاجامے پر جس سے پردے کے اَعْضاء کا اُبھار نہیں چُھپتا صِرف بنیان پہنتے ہیں ان کو شرم آنی چاہئے کہ چلتے پھرتے وقْت اکثر گندا منظر ہوتا ہے، ان کو چاہئے کہ بنیان پر کُرتا بھی پہنے رہیں یا بنیان کے دُونوں پہلوؤں میں حسبِ ضَرورت قمیص کی طرح چاک بنا کر آگے اور پیچھے مُناسِب مقدار میں کپڑے کا ایک ایک ٹکڑا سِلائی کروالیں اس طرح بنیان میں قمیص کا انداز آجائے گا اور اب بنیان پہن کر چلنے پھرنے میں بھی اِن شاءَ اللّٰہ "پردے میں پردہ" ہوجائیگا۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔ اس سچّے عقیدے کے باوُجود بے حیائی کی حَرکت پر حیرت بالائے حیرت ہے۔

جو چاہو کرو

مکّی مَدَنی مصطَفٰے، پیکرِ شرم وحیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باصفا ہے:

''جب تجھے حیاء نہیں تو تُو جو چاہے کر۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبّان ج۲ ص ۳ حدیث ٦٠٦ دارالکتب العلمیة بیروت) یہ فرمان تَہدیدوتخویف کے طور پر (یعنی ڈراتے ہوئے اور خوف دلاتے ہوئے) ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بُرا (بے حیائی والا کام) کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

کسی بُزُرگ (بُ۔ زُر۔ گ) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی (جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ) ''جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان و زمین میں سے کسی سے (شرم وحیاء) نہ آئے تو اپنے آپ کو چوپایوں میں شمار کر۔''

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے: ''حیاء کی غایَت (یعنی انتہا) یہ ہے کہ اپنے آپ سے بھی حیاء کرے۔''

با حیاء با ادب ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حیاء اور ادب کا آپس میں گہرا تعلُّق ہے، باحیا ہمیشہ باادب بھی ہوتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت

وحُرمت کا پاسدار، حسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیاء دار اور سنّتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ فرزند و دُختر اپنے مادَر و پِدر سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ ملانا تو کُجا، پَیش رُو ہونے سے لَجاتے، دمِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودَگی میں بھی ادب ملحوظِ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں اَلقاب سے یاد کرتے۔ الغرض (اَل۔غَ۔رَض) ہر آن و ہر گام مرتبہ ومقام کا لحاظ و پاس اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس کہ اب ہم میں سے تقریباً ہر مَرد وزَن، دختر وفرزندان مدنی اُصُولوں سے نابلد، اَخلاق وآداب سے ناآشنا، قوانینِ شَرِیعَت سے ناواقِف، بے زِمام ولگام، خانگی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بداَخلاقی کا مظاہرہ کررہا ہے۔

بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضَرور اٹھاتی ہے۔ چھوٹے

ہیں کہ خَلیق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں اور دوست ہیں کہ واقِعتاً رفیق نہیں، بیٹا رحیم نہیں تو باپ حلیم نہیں، بیٹی تُرش رُو تو ماں تَلْخ گو ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور مَدَنی ماحول سے دوری کی بِنا پر والِدَین اولاد کی اسلامی تربیت کر رہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اَلْغَرَض ہماری بے ادبیاں اور بد لحاظِیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور معاشَرَتی زندگی کو تَہ و بالا کر کے تَلْخ و تُرش کر کے رکھ دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اَسلاف سنّتوں بھری زندگی گزارنے کے باعث خوش خیال وخوش حال تھے۔ آیئے مُلاحَظہ فرمایئے کہ ہمارے اسلاف کے حیاء وادب کا کیا عالَم ہوا کرتا تھا۔

حیاء سے سر اُٹھانے کی ہمّت نہ ہوئی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی سے فرمایا: بایزید! طاق سے فُلاں کتاب لے آیئے۔ عرض کی: حُضُور! وہ طاق کہاں ہے؟ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مُتَعَجِّب ہو کر فرمایا: ایک

عرصہ سے یہاں آجا رہے ہیں مگر آپ نے طاق نہیں دیکھا! حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے بڑے ادب سے عرض کی: عالی جاہ! مجھے آپ کے حُضُور کبھی سر اٹھانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی لہٰذا میں نے وہ طاق نہیں دیکھا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ج۱ ص۱۳۰ تہران) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُزُرگوں کی بارگاہ میں حاضِری کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس میں جتنی زِیادہ حیا ہوتی ہے اُس میں ادب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی جو کہ اپنے وَقت کے بہُت بڑے **ولیُّ اللہ** تھے۔ اِکتِسابِ (اِک۔تِ۔سابِ) فیض کے لئے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ایک عرصے تک حاضِری

دیتے رہے مگر جب بھی حاضر ہوئے نگاہیں نیچی کئے سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے، اِسی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کمرے میں طاق کہاں ہے! اور ہم لوگ اگر کسی بُزُرگ کے آستانے پر جائیں تو چاروں طرف نظریں گھما کر وہاں کے ایک ایک کونے کا جب تک مُعایَنہ نہ کرلیں چین نہ پائیں۔ اِس حکایت سے ہمیں بھی بُزُرگوں کی خدمت میں باادب حاضِری کا انداز معلوم ہوگیا۔

ع با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب

آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو بہتر تھا

ہمارے اسلاف کسی کے گھر میں اِدھر اُدھر دیکھنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ چُنانچِہ ابنِ اَبی ہُذَیل کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے ایک مُصاحِب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا مُصاحِب (یعنی رفیق) اِدھر اُدھر دیکھنے لگا

تو حضرتِ سیّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔''

(اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد ص۳۷۸ حدیث ۱۳۰۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

وہ کونسا دَرَخْت ہے؟: ایک موقع پر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ''مومِن کی مِثال اُس دَرَخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے، بتاؤ وہ کونسا دَرَخْت ہے؟ حاضِرین مُختلِف دَرَخْتوں کے نام عرض کرنے لگے۔ حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بُہُت ذِہین تھے، فرماتے ہیں کہ میرے ذِہن میں آ گیا کہ کھجور کا دَرَخْت ہے لیکن (ادَباً) میں نے بتانے سے حَیاء محسوس کی۔ پھر حاضِرین نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم آپ ہی ارشاد فرما دیجئے تو حُضُورِ پُر نور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا دَرَخْت ہے۔ (صحیح مُسلِم ص۱۵۱۰ حدیث ۲۸۱۱) یہ ہے حیا وادب

کی اعلیٰ ترین مثال! جب بھی کسی بُزُرگ کی خدمت میں حاضِری ہوتو ذِہن یِہی ہونا چاہئے کہ اپنی سنائے چلے جانے کے بجائے ان کے ارشادات سنیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باحیاء، مسلمان بننے کیلئے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہرمَدَنی ماہ کی **10** تاریخ تک اپنے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کے سَتَّرہ حُرُوف کی نِسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٦٣ حدیث ٦٢٢٦) ﴿2﴾ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ١١ ص ٣٥٨ حدیث ١٢٢٨٤) ﴿3﴾ چھینک کے وَقْت سَر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٩ ص ٦٨٤) ﴿4﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائن العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ﴿5﴾ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہ " (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ

پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۹) ﴿6﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ”یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَاوَلَكُمْ“ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: ”یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ“ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) ﴿7﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۳۹۶) ﴿8﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے دَرْد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج ۸ ص ۴۹۹ تحتَ الحدیث ۴۷۳۹) ﴿9﴾ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) ﴿10﴾ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) ﴿11﴾ جواب اس صورت میں واجِب ہوگا جب چھینکنے

والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۲۰)

﴿12﴾ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج ۲ ص ۳۷۷) ﴿13﴾ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸٤) ﴿14﴾ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (ایضاً) ﴿15﴾ نَماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸)

﴿16﴾ آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو آپ کی نَماز ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸)

﴿17﴾ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸٤) طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 (312 صَفْحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً

حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

منقول ہے: جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

(ھدایہ ج۲ ص۳۶۸)

بہترین آدمی کی خُصُوصیّات

صاحِبِ قرانِ مُبین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! لوگوں میں سے سب سے اچّھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرانِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص۴۰۲ حدیث۲۷۵۰٤)

حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (کتابُ الْوَرَع ج۱ ص۲۰٤)

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ظُلُم کا انجام[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (62 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوفِ خدا سے رو پڑیں گے۔

موتیوں والا تاج

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع" میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ وہ جنّتی حُلّہ (لباس) زیبِ تن کئے موتیوں والا تاج سر پر سجائے شِیراز کی جامع مسجد کی مِحراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟

---

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۹ھ۔2008ء) میں صحرائے مدینہ ملتان میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ـ مجلس مکتبۃ المدینہ

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیامُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، میرا اِکرام فرمایا اور موتیوں والا تاج پہنا کر داخلِ جنّت کیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں محبوبِ ربُّ الْاَنام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودوسلام پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک ڈاکو

شیخ عبدُاللہ شافعی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الْقَوی اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں: ایک بار میں شہر بصرہ سے ایک قَریہ (یعنی گاؤں) کی طرف جارہا تھا۔ دوپَہَر کے وقت یکا یک ایک **خوفناک ڈاکو** ہم پر حملہ آور ہوا، میرے رفیق (یعنی ساتھی) کو اُس نے شہید کر ڈالا، ہمارا مال ومَتاع چھین کر میرے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھے، مجھے زمین پر ڈالا اور فرار ہوگیا۔ میں نے جوں توں ہاتھ کھولے اور چل

پڑا مگر پریشانی کے عالم میں رَستہ بھول گیا، یہاں تک کہ رات آ گئی۔ ایک طرف آگ کی روشنی دیکھ کر میں اُسی سَمت چلدیا، کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک خَیمہ نظر آیا، میں شدّتِ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، لٰہذا خَیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر میں نے صدا لگائی: اَلْعَطَش! اَلْعَطَش! یعنی ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' اِتّفاق سے وہ خیمہ اُسی **خوفناک ڈاکو** کا تھا! میری پکار سن کر بجائے پانی کے ننگی تلوار لئے وہ باہَر نکلا اور چاہا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام کر دے، اُس کی بیوی آڑے آئی مگر وہ نہ مانا اور مجھے گھسیٹتا ہوا دور جنگل میں لے آیا اور میرے سینے پر چڑھ گیا میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھے ذَبح کرنے ہی والا تھا کہ یکا یک جھاڑیوں کی طرف سے ایک شَیر دَہاڑتا ہوا برآمد ہوا، شَیر کو دیکھ کر خوف کے مارے ڈاکو دُور جا گرا، شَیر نے جھپٹ کر اُسے چِیر پھاڑ ڈالا اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ میں اِس غَیبی امداد پر خدا عزوجل کا شکر بجا لایا۔

ع سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ظالِم کو مُہلَت ملتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **ظُلْم کا انجام** کس قدَر بھیانک ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل بُخاری علیہِ رَحْمَۃُ الْبارِی "صَحِیح بُخاری" میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تِلاوت فرمائی:

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب (عزوجل) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِی ج۳ ص۲۴۷ حدیث ۴۶۸۶)

دہشت گردوں، لیٹروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حِکایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہئے، انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رَہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو اس طرح کے ظالم لوگ کُتّے کی موت مارے جاتے ہیں اور ان پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اور آہ! آخِرت کی سزا کون برداشت کرسکتا ہے! یقیناً لوگوں پر ظلم کرنا گناہ، دنیا و آخِرت کی بربادی کا سبب اور عذابِ جہنّم کا باعِث ہے۔ اس میں اللہ و رسول عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانی بھی ہے اور بندوں کی حق تلفی بھی۔ حضرتِ جُرجانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی اپنی کتاب ''اَلتَّعْرِیفات'' میں ظُلْم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التّعریفات لِلْجُرجانی ص ۱۰۲) شریعت میں ظُلْم سے مُراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مراۃ ج ۶ ص ۲۶۹) جس خوفناک ڈاکو کا ابھی آپ نے تذکِرہ سماعت فرمایا، وہ لوٹ مار کی خاطر قتلِ ناحق بھی کرتا تھا، دُنیا ہی میں اس نے ظُلْم کا انجام دیکھ لیا۔ نہ جانے اب اس کی قَبر میں کیا ہو رہا

ہوگا! نیز قیامت کا مُعامَلہ ابھی باقی ہے۔ آج بھی ڈاکو عُموماً مال کے لالچ میں قتل بھی کر ڈالتے ہیں۔ یاد رکھئے! قتلِ ناحق انتہائی بھیانک جُرم ہے۔

اَوندھے منہ جہنَّم میں

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسیٰ تِرمِذی علیہ رَحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ احادیث "**تِرمِذی**" میں حضراتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری و ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نَقل کرتے ہیں: "اگر تمام آسمان و زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سبھوں کو منہ کے بل اَوندھا کر کے جہنَّم میں ڈال دے گا۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۳ ص۱۰۰ حدیث ۱۴۰۳ دارالفکر بیروت)

آگ کی بیڑیاں

لوگوں کا مال ناحق دبا لینے والوں، ڈکیتیاں کرنے والوں، چٹھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں کو خوب غور کر لینا چاہئے کہ آج جو مالِ حرام بآسانی گلے سے نیچے اترتا ہوا محسوس ہو رہا ہے وہ بروزِ قیامت کہیں سخت مصیبت

میں نہ ڈالدے۔ سنو! سنو! حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقندی علیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی "قُرَّۃُ العُیُوْن" میں نَقْل کرتے ہیں: بے شک پُلْصِراط (پُلْ۔صِراط) پر آگ کی بَیڑیاں ہیں، جس نے حرام کا ایک دِرْہَم بھی لیا اُس کے پاؤں میں آگ کی بَیڑیاں ڈالی جائیں گی، جس کے سبب اِسے پُلْصِراط پر گزرنا دشوار ہو جائیگا، یہاں تک کہ اُس دِرہم کا مالِک اِس کی نیکیوں میں سے اِس کا بدلہ نہ لے لے اگر اِس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو وہ اُس کے گناہوں کا بوجھ بھی اُٹھائے گا اور جہنَّم میں گر پڑیگا۔ (قُرَّۃُ العُیُون مع الروض الفائق ص۳۹۲ کوئٹہ)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیح مُسلِم" میں نَقْل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے

اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اِس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہوجائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔'' (صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹٤ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے **نَمازیو!** اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات وحَسَنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے

مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیتاً چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دُکھا کر ناراض کردیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں خَتْم ہوجانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کردیا جائے گا۔

"صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوَجَلّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹٤ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی

ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوٰۃ" میں ہے: "جانور اگرچہ شَرعی اَحکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقوقُ الْعِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔" (مراٰۃ ج ٦ ص ٦٧٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقوقُ الْعِباد کے بظاہر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچہ

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہو گئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بغیر کیوں کھایا! چُنانچہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے،

میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔ (رحلۃ ابن بطوطۃ ج ۱ ص ۳۴)

خِلال کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ چُنانچِہ حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی "تَنبِیهُ الْمُغْتَرِّین" میں نَقل کرتے ہیں: مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، سَتّر سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ

دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اس کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر ایک **لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کرلیا تھا (اور یہ معاملہ حقوقُ العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تَنبِیهُ الْمُغْتَرِّیْن ص ٥١ دار المعرفة بیروت)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخْرَوی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تِنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ ایک اور عبرتناک

حکایت ملاحظہ فرمائیے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکرہ ہے۔ چُنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھا لیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔

(مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۸ ص ۸۱۱ ،تحتَ الحدیث ۵۰۸۳)

سات سو با جماعت نمازیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قیامت کا سبب ہوسکتا ہے۔ اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھاڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابوداؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: ”جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہوکر گُھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔“ (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کرلئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہوگا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دبالینے والو! کان کھول کر سنو! میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں: ”جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین[۳] پیسے دَین (یعنی قرض) دبالیگا بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو[۷۰۰] باجماعت

نمازیں دینی پڑ جائینگی۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان وخُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبَرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث، "طَبرانی" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: "ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔"

(اَلْمُعجَمُ الْکبیر ج ٤ ص ١٤٨ حدیث ٣٩٦٩ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ادائے قرض میں بِلاوجہ تاخیر گناہ ہے

قرض کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتاتا چلوں کہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں نَقل کرتے ہیں: "جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کردوں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعاء کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔" (انظر: اتحاف السادۃ للزبیدی ج ٦ ص ٤٠٩ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اور اگر

قرضدار قرض ادا کرسکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سورہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہیگا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے تب بھی کرنا پڑیگا، اگر ایسا نہیں کریگا تو گنہگار رہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہوگا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔"

(کیمیائے سعادت ج۱ ص ۳۳۶)

غیر تمندی کا تقاضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب مطلب ہوتا ہے تو خوشامد اور جھوٹے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وعدے کر کے بعض لوگ قرضہ حاصل کر لیتے ہیں مگر افسوس صد کروڑ افسوس! لے لینے کے بعد ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ **غیر تمندی کا تقاضا** تو یہ ہے کہ جس سے قرض لیا ہے اپنے اُس مُحسن کے گھر جلد تر جا کر شکریہ کیساتھ قرض ادا کر آتے، مگر آج کل حالت یہ ہے کہ اگر قرض ادا کرنا بھی ہے تو قرضخواہ کو خوب دھکّے کِھلا کر، رُلا رُلا کر اُس بے چارے کی رقم کو توڑ پھوڑ کر یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے قرض لوٹایا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بلا وجہ قرضخواہ کو دھکّے کھلانا بھی **ظُلم** ہے۔ عام طور پر بیوپاریوں کی عادت ہوتی ہے کہ رقم گلّے میں موجود ہونے کے باوُجود شام کو لے جانا، کل آنا وغیرہ کہہ کر بلا اجازتِ شَرْعی ٹَرخاتے، ٹہلاتے اور دھکّے کھلاتے ہیں، یہ نہیں سوچتے کہ ہم کتنا بڑا وبال اپنے سر لے رہے ہیں! اگر شام کو قرض چکانا ہی ہے تو ابھی صبح کے وقت چُکا دینے میں حَرَج ہی کیا ہے!

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تلفی آخرت کیلئے بَہُت زیادہ

نقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا احمد بن حَرْب علیہ رحمۃ الرَّب فرماتے ہیں: کئی لوگ نیکیوں کی کثیر دولت لئے دنیا سے مالدار رخصت ہوں گے مگر بندوں کی حق تلفیوں کے باعث قیامت کے دن اپنی ساری نیکیاں کھو بیٹھیں گے اور یوں غریب و نادار ہو جائیں گے۔ (تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن ص۵۳ دار المعرفۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مَکّی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی "قُوْتُ الْقُلُوْب" میں فرماتے ہیں: "زِیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حُقُوقُ الْعِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شُمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کر کے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوْتُ الْقُلُوب ج۲ ص ۲۹۲) ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی۔ یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

اللّٰہ و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والا

حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اِس کی طرف سے غافِل رہتے ہیں۔ غصّے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر "خواص" بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بلا وجہ شَرعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفحہ 342 میں طَبَرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ. (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو ایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ ورسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ایذاء دینے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحْزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول کو ان پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ (عزوجل) نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دل ہلا دینے والی خارِش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ کبھی کسی مسلمان کی بلا وجہِ شَرعی دل آزاری کر بیٹھے ہیں تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہے، بڑے بھائی ہیں، والِد ہیں، شوہر ہیں، سُسَر ہیں یا کتنے ہی بڑے رُتبے کے مالِک ہیں، چاہے صَدر ہیں یا وزیر ہیں، استاذ ہیں یا پیر ہیں، یا موذِّن ہیں یا امام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

وخطیب ہیں جو کچھ بھی ہیں بغیر شرمائے توبہ بھی کیجئے اور اُس بندے سے مُعافی مانگ کر اس کو راضی بھی کرلیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

سنو! حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑلیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مُسَلَّط کردی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صِرْف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: ”اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔“ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج٤ ص٢٨٠ حدیث ٥٦٤٩ دار الفکر بیروت)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جنّت میں گھومنے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو ایذاء دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسکا کام تو یہ ہے کہ مسلمان سے ایذاء دینے والی چیزیں دُور کرے۔ سیِّدُنا امام مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی صَحِیح مُسلِم میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "**میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا** کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخْت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔"

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۱۰ حدیث ۲۶۱۷)

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی بے اِنتہا عاجزی

ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے اُسوَۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تعلیم دی ہے اُس کی ایک رقّت انگیز جھلک مُلاحظہ فرمائیے۔ چُنانچہ ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے وفات ظاہری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان و مال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال اور آبرو حاضِر ہے، ''اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔'' تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ اَمْر بہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہو گی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخرت کی رُسوائی سے بہُت آسان ہے۔ (تاریخ دِمشق لابن عساکر ج ۸، ص ۳۲۳ مُلَخّصاً)

میں نے تیرا کان مَروڑا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا:

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میں نے ایک مرتبہ تیرا کان مَروڑا تھا اِس لئے تو مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، جزء ۳ ص ۴۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مسلمان کی تعریف

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے **مسلمان** کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) مُہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالٰی نے مَنع فرمایا ہے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اِس حدیثِ پاک کے تَحت مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ "کامل **مسلمان** وہ ہے جو لُغَۃً شَرْعاً ہر طرح **مسلمان** ہو (اور) مومِن وہ ہے جو کسی **مسلمان** کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔"

مزید فرماتے ہیں کہ " کامِل مُہاجِر وہ **مسلمان** ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لُغۃً ہجرت ہے، جو ہمیشہ جاری رہے گی۔"

(مراۃ المناجیح ج۱ ص۲۹)

مسلمان کو گُھورنا، ڈرانا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مسلمان** کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے **مسلمان** کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۷ ص۱۷۷)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: **کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔** (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج٤ ص۳۹۱ حدیث ٥٠٠٤ داراحیاء التراث العربی بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا مُحافِظ اور غمخوار ہوتا ہے، آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ مسلمان کا شَیوہ نہیں بلکہ اس سے بَہُت بڑے بڑے نقصانات ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بخاری علیہ رحمۃ الباری اپنے مجموعۂ اَحادیث اَلْمَوْسُوم "صحیح بُخارِی" میں نَقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم باہَر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قَدْر بتائیں کہ کس رات میں ہے، دو۲ مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قَدْر بتاؤں مگر فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے اِس لئے اس کا تعیُّن اُٹھالیا گیا۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۱ ص۶۶۲ حدیث ۲۰۲۳)

ہم شریف کے ساتھ شریف اور ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ میں ہمارے لئے زبردست درسِ عبرت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم شبِ قدر کی نشاندہی فرمانے ہی والے تھے کہ دو۲ مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع (یعنی رُکاوٹ) ہوگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شبِ قدر کو مَخْفی (یعنی پوشیدہ) کردیا گیا۔ اِس سے اندازہ

کیجئے کہ آپس کا جھگڑا کس قدر نقصان دِہ ہے۔ مگر آہ! جھگڑالو مزاج کے لوگوں کو کون سمجھائے؟ آج کل تو بعض مسلمان بڑے فخر سے یہ کہتے سنائی دے رہے ہیں کہ ''میاں اِس دنیا میں شریف رَہ کر گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاشوں کے ساتھ بدمَعاش ہیں!'' اور صِرف کہنے پر بھی اِکتِفا تھوڑے ہی ہے! بسا اوقات تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دست اندازی، پھر چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ صد کروڑ افسوس! آج کے بعض مسلمان باوُجُود مسلمان ہونے کے کبھی پٹھان بن کر، کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی سرائیکی بن کر، کبھی مُہاجر ہو کر، کبھی سِندھی اور بلوچ قومیَّت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں، دکانوں اور گاڑیوں کو آگ لگا رہے ہیں۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافِظ تھے، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا رَحمتوں والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ''باہَم مَحَبَّت و رَحم و نرمی میں مومِنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا

جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔" (صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹٦ حدیث ۲۵۸٦)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے۔

مُبتَلائے درد کوئی عُضْو ہو روتی ہے آنکھ
کس قَدَر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

جو بُرائی کرے اُس پر بھی ظُلْم نہ کرو

ترمِذی شریف" کی روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان باقرینہ ہے: "تم لوگ نَقّال نہ بنو کہ کہو اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ظُلْم کریں گے تو ہم بھی ظُلْم کریں گے، لیکن اپنے نَفْس کو قرار دو کہ لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور لوگ بُرائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (سُنَنُ التِّرمِذی ج۳ ص۴۰۵ حدیث ۲۰۱٤)

پرائی قلم لوٹانے کے لئے سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے آقا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ہمیں مسلمانوں کی ہمدردی کرنے کے تعلُّق سے کتنے پیارے مَدَنی پھول عنایت فرمائے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المبین دوسروں کے حُقُوق کے مُعاملے میں انتہائی دَرَجے حَسّاس ہوتے تھے اور ادائگیئ حق کے معاملے میں حیرت انگیز حد تک مُحتاط بھی۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُلکِ شام میں چند روز کیلئے مُقیم ہوئے، وہاں احادیثِ مبارَکہ لکھتے رہے۔ ایک بار ان کا قلم ٹوٹ گیا لہٰذا عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) کسی اور سے قلم حاصِل کیا، واپسی پر بُھولے سے وہ قلم وطن ساتھ لیتے آئے۔ جب یاد آیا تو صِرف قلم واپس دینے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وطن سے ملکِ شام کا سفر کیا۔ (تذکرۃُ الواعِظین ص ۲۴۳ کوئٹہ)

بغیر اِجازت کسی کی چپّل پہننا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سبحٰنَ اللہ! ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ پَرائی چیز کے مُعاملے میں اللہ تعالیٰ سے کس قدر ڈرتے تھے!

مگر افسوس! اب ہم اس سلسلے میں بالکل بے خوف ہوتے جا رہے ہیں! یاد رکھئے! ابھی تو دوسروں کی چیزیں جان بوجھ کر رکھ لینا بہُت آسان معلوم ہوتا ہے مگر قِیامت میں صاحِبِ حق کو اِس کا بدلہ چکانا اور اس کو راضی کرنا بہُت ہی مشکل ہو جائے گا لہٰذا دوسروں کے ایک ایک دانے اور ایک ایک تنکے کے بارے میں احتیاط کرنی چاہئے، بِغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مَثَلاً چادر، تولیہ، برتن، چارپائی، کُرسی وغیرہ وغیرہ ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئے ہاں اگر ان چیزوں کے مالک کی طرف سے اِذنِ عام ہو تو استِعمال کرنے میں حَرَج نہیں۔ مَثَلاً کسی کے گھر مہمان بن کر گئے تو عُمُوماً اِس طرح کی چیزوں کے استِعمال کی صاحِبِ خانہ کی طرف سے چھوٹ ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجِد میں بعض لوگ بِغیر اجازتِ مالک اُس کی چپلیں پہن کر اِستِنجاء خانے چلے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ عمل بہُت ہی معمولی لگ رہا ہے مگر ذرا سوچئے تو سہی! آپ کسی کی چپلیں پہن کر استِنجاء خانے تشریف لے گئے اور اس کا مالِک باہَر جانے کیلئے اپنی چپلوں کی طرف آیا،

غائب پا کر یہ سمجھ کر کہ چوری ہو گئیں بیچارہ دل مَسُوس کر رہ گیا اور ننگے پاؤں ہی چلا گیا۔ آپ نے اگرچہ واپَس آ کر چپلیں جہاں سے لی تھیں وہیں رکھ دیں مگر اُس کا مالِک تو انہیں ضائع کر چکا۔ اس کا وبال کس پر؟ یقیناً آپ پر اور آپ ہی ظالم ٹھہرے۔ آہ! بروزِ قیامت ظالم کی حسرت! حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوَہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ''بسا اوقات ایک ہی ظُلْم کے بدلے ظالِم کی تمام نیکیاں لے کر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔'' (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص ۵۰) جبھی تو ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبین بظاہِر معمولی نظر آنے والی باتوں میں بھی اِحتیاط فرماتے تھے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:

خوشبو سونگھنے میں اِحْتیاط

حضرتِ امیرُ المُؤمِنین سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مسلمانوں کے لیے مُشک کا وزْن کیا جا رہا تھا، تو انہوں نے فوراً اپنی ناک بند

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرلی تا کہ انہیں خوشبو نہ پہنچے جب لوگوں نے یہ بات محسوس کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **خوشبو سونگھنا ہی تو اس کا نَفْع ہے۔** (چونکہ میرے سامنے اس وَقت وافر مقدار میں مُشک موجود ہے لہٰذا اس کی خوشبو بھی زیادہ آرہی ہے اور میں اتنی زیادہ خوشبو سونگھ کر دیگر مسلمانوں کے مقابلے میں زائد نَفْع حاصل کرنا نہیں چاہتا) (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۱۲۱، قُوتُ القلوب ج ۲ ص ۵۳۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

چَراغ بُجھادیا!

"کیمیائے سعادت" میں ہے: ایک بُزرگ رات کے وقت کسی مریض کے سِرہانے تشریف فرما تھے، قضائے الٰہی عزوجل سے وہ بیمار فوت ہوگیا قربان جایئے ان بُزرگ کی مَدَنی سوچ پر کہ اُنہوں نے فوراً چَراغ گُل کر دیا اور فرمایا: "اب اس چَراغ کے تیل میں وارِثوں کا حق بھی شامل ہوگیا ہے۔" (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۴۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

باغ یا جہنَّم کا گڑھا

اللہ اللہ! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کتنی عظیم مَدَنی سوچ کے مالِک ہوتے تھے! ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام ہر وَقت خوفِ خدا عزوجل سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے ہیں، ہر دم موت ان کے پیشِ نظر رہتی، قبر وحشر کے مُعامَلات سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ آہ! قبر کا مُعامَلہ بے انتہا تشویش ناک ہے! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قَبر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں "اِحْیاءُ الْعلوم" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص قَبر کو اکثر یاد کرتا ہے وہ مرنے کے بعد اپنی قَبر کو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا اور جو قَبر کو بُھلا دے گا وہ اپنی قَبر کو جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پائے گا۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص٢٣٨)

گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا مجرِموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

آدھی کھجور

یاد رکھئے! اپنے چھوٹے چھوٹے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کے بھی حُقُوق کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ اس مُعامَلے میں بے اِحتیاطی باعِثِ ہلاکت اور احتیاط سببِ دُخولِ جنّت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسمٰعیل بُخاری علیہ رحمۃُ البارِی اپنے مجموعۂ احادیث، الموسوم، "صحیح بخاری" میں نَقل کرتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک عورت جس کے ساتھ دُو بچیاں تھیں، اُس نے آکر مجھ سے سُوال کیا (یعنی مجھ سے کچھ مانگا)، میرے پاس اُس وقت صِرف ایک کھجور تھی وہ میں نے اسکو دے دی اس نے کھجور کے دُو ٹکڑے کر کے دُونوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا۔ جب سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہ واقِعہ عرض کیا تو فرمایا: "جس کو لڑکیاں عطا ہوئیں اور اس نے ان کے ساتھ اچّھا سُلوک کیا تو یہ اس کے لئے جہنَّم سے آڑ بن جائیں گی۔"

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۴ ص۹۹ حدیث ۵۹۹۵)

شاہی تھپّڑ کا انجام

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُقوق الْعِباد کے مُعاملے میں کسی کی رِعایت نہ فرماتے تھے۔ چُنانچہ شاہِ غسّان نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور اس سے حضرت سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہُت زیادہ خوشی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے سبب اب اُس کی رعایا کے ایمان لانے کی اُمّید پیدا ہوگئی تھی۔ دورانِ طواف شاہِ غسّان کے کپڑے پر کسی غریب اَعْرابی کا پاؤں آ گیا، غصّے میں آ کر اس نے ایسا زوردار طمانچہ مارا کہ اَعْرابی کا دانت شہید ہوگیا۔ اُس نے سیِّدُ نا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔ شاہِ غسّان نے طمانچہ مارنے کا اِعْتِراف کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُدَّعی یعنی اس مظلوم اَعْرابی سے فرمایا کہ آپ شاہِ غسّان سے قِصاص یعنی بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہ سُن کر شاہِ غسّان نے بُرا مناتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی شخص مجھ جیسے بادشاہ کے برابر کیسے ہوگیا جو اسکو مجھ سے بدلہ لینے کا حق حاصل ہوگیا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نے فرمایا: اسلام نے تم دونوں کو برابر کردیا ہے۔ شاہِ غسّان نے قِصاص کیلئے ایک دن کی مُہلت لی اور رات کے وقت نکل بھاگا اور مُرتَد ہوگیا۔

(خُطباتِ مُحرّم ص ۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

فاروقِ اعظم کی سادگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہِ غسّان جیسے بادشاہ کی ذرّہ برابر بھی رعایت نہ فرمائی اور اس بدنصیب کے اسلام سے پھر کر دوبارہ کُفر کے گڑھے میں کود جانے سے اسلام کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اگر حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رعایت فرمادیتے تو شاید اسلام کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا اور لوگوں کا اس طرح ذِہن بنتا کہ اسلام کمزور کو طاقتور سے مَعاذَ اللہ عزوجل حق نہیں دلوا سکتا۔ یہ عادِلانہ نِظام ہی کی بَرَکت تھی کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی محافِظ کے بے خوف وخَطَر گرمی کے موسِم میں ایک دَرَخت کے نیچے پتّھر پر اپنا مبارک سر رکھ کر سو رہے تھے کہ رُوم کا

قاصِد ان کی تلاش میں اِدھر آنکلا اور انہیں اس طرح سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس سے ساری دنیا لرزہ بَراَندام ہے! پھر وہ بول اٹھا: اے عمر! آپ عَدْل کرتے ہیں، حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھتے ہیں تو آپ کو پتّھروں پر بھی نیند آجاتی ہے اور ہمارے بادشاہ ظُلْم کرتے ہیں بندوں کے حُقُوق پامال کرتے ہیں لہٰذا انہیں مَخْمَلِیں بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

''امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

بُرے خاتِمے کے اسباب

ظُلْم کی نُحُوست بھی تو دیکھئے ''شاہِ غسّان'' کا ایمان ہی برباد ہوگیا! حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر وَرّاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **''بندوں پر ظُلْم کرنا اکثر سَلْبِ ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔''** حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کردیتا

ہے؟ فرمایا: **بربادیٔ ایمان** کے تین اسباب ہیں: ﴿1﴾ ایمان کی نعمت پر شکر نہ کرنا ﴿2﴾ ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا ﴿3﴾ مسلمان پر ظلم کرنا۔

(تَنبِیہُ الغافِلین ص ۲۰٤)

خود کو کسی کا ’’غلام‘‘ کہنا کیسا؟

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین نے حُقُوقُ الْعِباد کے مُعامَلہ میں احتیاط کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ عَقْل حیران رہ جاتی ہے۔ چُنانچِہ امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشہور شاگرد قاضِی الْقُضاۃ یعنی (CHIEF JUSTICE) حضرتِ سیِّدُنا **امام ابویوسف** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المجید کے **مُعتَمَد** (یعنی قابلِ اعتماد) وزیر فضل بن ربیع کی گواہی قَبول کرنے سے انکار کردیا۔ خلیفہ ہارونُ الرشید عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المجید نے جب گواہی قَبول نہ کرنے کا سبب دریافْت کیا تو فرمایا: ایک بار میں نے خود اپنے کانوں سے سنا کہ وہ آپ سے کہہ رہا تھا: ’’میں آپ کا غلام

ہوں'' اگر وہ اِس قول میں سچّا تھا تو وہ آپ کے حق میں گواہی دینے کے لئے نا اہل ہوا کیوں کہ آقا کے حق میں غلام کی گواہی نا مقبول ہے اور اگر بطورِ خوشامد اس نے جھوٹ بولا تھا تب بھی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی کہ جو شخص آپ کے دربار میں بے باکی کے ساتھ جھوٹ بول سکتا ہے وہ میری عدالت میں جھوٹ سے کب باز رہے گا!

کیا حال ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا امام **ابو یوسف** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدَر ذِہین تھے اور عَدْل ہو تو ایسا کہ کسی بندے کے حق کے مُعامَلے میں نہایت ہی بے باکی کیساتھ خلیفہ ٔ وقت کے حق میں اس کے خاص وزیر کی گواہی بھی مُسْتَرَد کردی۔ یہاں واقعی ایک نکتہ قابلِ غور ہے کہ بسا اوقات خوشامدانہ طور پر یا یوں ہی بے سوچے سمجھے اپنے آپ کو ایک دوسرے کا خادِم یا غلام یا سگ وغیرہ بول دیا جاتا ہے مگر دل اس کے بالکل اُلٹ ہوتا ہے،

کاش! دل و زَبان یکساں ہو جائیں۔ ہمارے اَسلاف دل اور زَبان کی یکسانیت کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے چُنانچِہ اَمامُ الْمُعَبِّرِین حضرتِ سیِّدُنا امام محمد ابنِ سیرِین علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے ایک شخص سے پوچھا: کیا حال ہے؟ وہ بولا: ''اُس کا کیا حال ہو گا جس پر پانچ سو دِرہم قرض ہو، بال بچّے دار ہو مگر پلّے کچھ نہ ہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ سن کر گھر تشریف لائے اور ایک ہزار دِرہم لا کر اُس کو پیش کرتے ہوئے فرمایا: پانچ سو دِرہم سے اپنا قرض ادا کر دیجئے اور مزید پانچ سو اپنے گھر خَرچ کیلئے قَبول فرمائیے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے دل میں عہد کیا کہ آئندہ کسی کا حال دریافْت نہیں کروں گا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: امام ابنِ سِیرِین علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے یہ عَہد اس لئے کیا کہ اگر میں نے کسی کا حال پوچھا اور اُس نے اپنی پریشانی بتائی پھر اگر میں نے اس کی مدد نہیں کی تو میں پوچھنے کے مُعامَلے میں ''مُنافِق'' ٹھہروں گا! (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۴۰۸ انتشارات گنجینہ تہران)

مُنافِق ٹھہروں گا کی وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کتنے کھرے اور سچے ہوا کرتے تھے، ان کا ذِہن یہ تھا کہ جب تک سامنے والے سے حقیقی معنوں میں ہمدردی کا جذبہ نہ ہو اُس کا حال نہ پوچھا جائے اور حال پوچھنے کی صورت میں اگر وہ پریشانی بتائے تو حتَّی المقدور اُس کی اِمداد کی جائے۔ یاد رہے! امام ابنِ سِیرِین علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے مدد نہ کرنے کی صورت میں اپنے لئے یہ جو فرمایا کہ ''مُنافِق ٹھہروں گا'' اس سے یہاں مُنافِقِ عملی مُراد ہے اور نِفاقِ عملی کفر نہیں۔

مظلوم کی امداد کرنا ضروری ہے

جہاں ظلم کرنا بندوں کی حق تلفی ہے وہاں باوُجودِ قدرت مظلوم کی مدد نہ کرنا بھی جُرم ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: رسولُ اللّٰہ عزوجل وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: اَللّٰہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''مجھے میری عزّت وجلال کی قسم میں جلدی یا دیر میں **ظالم** سے بدلہ ضَرور لوں گا۔ اور اُس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوُجُودِ قدرت **مظلوم** کی امداد نہیں کرتا۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۱۴۰ حدیث ۳۴۲۱) معلوم ہوا جو مظلوم کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے پھر بھی نہیں کرتا وہ گنہگار ہے۔ البتّہ جو مدد پر قادر نہ ہو اُس پر گناہ نہیں جیسا کہ حضرت شارِحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''یاد رہے! مسلمان کی مدد، مدد کرنے والے کے حال کے اعتبار سے کبھی فرض ہوتی ہے کبھی واجِب کبھی مُستَحب۔'' (نزہۃ القاری ج۳ ص۶۶۵، فرید بک اسٹال)

قَبر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت فقیہِ اعظم حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی اپنی کتاب ''اَخلاق الصّالحین'' میں نَقل کرتے ہیں: ابو میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **ایک قبر سے شُعلے اُٹھ رہے تھے** اور میّت کو عذاب ہو رہا تھا، مُردے نے پوچھا: مجھے کیوں مارتے ہو؟ فِرِشتوں نے کہا کہ

ایک مظلوم نے تجھ سے فریاد کی مگر تو نے اس کی فریاد رسی نہیں کی اور ایک دن تُو نے بے وُضو نماز پڑھی۔ (اَخلاقُ الصّالحین ص ۵۷ ، تَنبِیۡهُ الْمُغتَرِّین ص ۵۱)

مسلمانوں کا غم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اُس شخص کا حال ہے جو مظلوم کی مدد پر قدرت ہونے کے باوُجود اُس کی مدد نہیں کرتا تو خود ظالم کا کیا حال ہوگا! معلوم ہوا کہ مظلوم کی حَتَّی الْوَسْع مدد کرنی چاہئے اور مظلوم کی مدد کرنے میں بہُت اجر وثواب ہے۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کو مسلمانوں کی تکالیف کا کس قَدَر احساس تھا اِس کا اندازہ ''کیمیائے سعادت'' میں بیان کردہ اِس حکایت سے کیجئے چُنانچہ **ایک** مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ تعالیٰ علیہ رورہے ہیں، جب رونے کی وجہ دریافْت کی گئی تو فرمایا: میں اُن بے چارے مسلمانوں کے غم میں رو رہا ہوں جنہوں نے مجھ پر مظالم کئے ہیں کہ کل بروزِ قیامت جب ان سے سُوال ہوگا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ ان کا کوئی عُذر نہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

سنا جائے گا اور وہ ذلیل ورُسوا ہوں گے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۹۳)

چور کا غم

ایک بُزُرگ کا واقِعہ ہے کہ ان کی رقم کسی نے نکال لی تھی اور وہ رو رہے تھے لوگوں نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمانے لگے: میں اپنی رقم کے غم میں نہیں بلکہ چور کے غم میں رو رہا ہوں کہ کل قِیامت میں بے چارہ بطورِ مجرِم پیش کیا جائے گا اُس وقت اُس کے پاس کوئی عُذر نہیں ہوگا۔ آہ! اس وقت اسکی کتنی رُسوائی ہوگی۔

چوری کا عذاب

چور کی بات نکلی تو چوری کا عذاب بھی عرض کرتا چلوں فقیہ ابواللَّیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی "قُرَّۃُ العُیُون" میں نَقْل کرتے ہیں: جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چُرایا وہ قِیامت کے روز اُس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق (ہار) کی شکل میں لٹکا کر آئے گا۔ اور جس نے تھوڑا سا بھی مالِ حرام کھایا اُس کے پیٹ میں آگ سُلگائی جائے گی اور وہ اِس قدر خوفناک چیخیں مارے گا کہ جتنے لوگ اپنی

قبروں سے اُٹھیں گے کانپ جائیں گے یہاں تک کہ خدائے اَحْکَمُ الْحاکِمِین جَلَّ جَلَالُہٗ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔ (قُرّۃُ العُیُون ص ۳۹۲)

گناہوں کے مریضوں کا علاج کرنے والوں کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات چلی تھی مسلمانوں کا غم کھانے کی اور ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی مسلمانوں کے گناہوں کے سبب ہونے والے ہولناک عذاب کے مُتَعَلِّق غور کر کے ان پر رَحْم کرتے، ان کیلئے غمگین ہوتے اور ان کی اِصلاح کیلئے کُڑھتے تھے۔ ہمیں بھی مسلمانوں کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے، ان کی اِصلاح کیلئے ہر دم کوشاں رہنا چاہئے اور اس میں حوصلہ بڑا رکھنا اور حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے۔ اس ضِمْن میں ہمیں ڈاکٹر کے طریقِ کار سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ کڑوی دوا اور انجکشن وغیرہ کے سبب مریض اگر ڈاکٹر سے کتراتا بھی ہے تب بھی ڈاکٹر اس سے نفرت نہیں بلکہ پیار ہی سے پیش آتا ہے اسی طرح گناہوں کا مریض چاہے ہمارا مذاق اُڑائے، خواہ

ہم پر پھبتیاں کسے ہمیں بھی ہمت نہیں ہارنی چاہئے، اگر ہم سَعْیِ پیہم کرتے رہیں گے اور میدانِ عمل سے بھاگنے والوں کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کے عادی بنانے میں کامیاب ہوجائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے مریض ضَرور شِفایاب ہوتے چلے جائیں گے۔

مختلِف حُقُوق سیکھنے کا طریقہ

یاد رکھئے! بندوں کے حُقُوق کے مُعامَلے میں والِدَین کا مُعامَلہ سرِ فہرست ہے اس کی تفصیلی معلومات مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ بیان کا آڈیو کیسٹ **"ماں باپ کو ستانا حرام ہے"** اور نگرانِ شوریٰ کی VCD **"ماں باپ کے حُقُوق"** سماعت فرمایئے۔ اسی طرح اَولاد کے حُقُوق، میاں بیوی کے حُقُوق، قرابت داروں کے حُقُوق، پڑوسیوں کے حُقُوق وغیرہ جو ہیں وہ عام بندوں کے حُقُوق سے زیادہ اَھَمِیَّت رکھتے ہیں۔ یہ سارے حُقُوق اس مختصر سے بیان میں نہیں سیکھے جاسکتے اس کیلئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ان تین۳ رسائل (۱) والِدَین، زَوجَین اور اساتِذہ کے حُقُوق (۲) حُقُوق العِباد کیسے مُعاف ہوں اور (۳) اولاد کے حُقُوق کا مُطالَعہ

فرمایئے نیز مَدَنی قافلوں میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُقوقُ العِباد کے بارے میں معلومات کیساتھ ساتھ اِحتیاط کا جذبہ بھی پیدا ہوگا اور جب اِحتیاط کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللہُ الرَّحمٰن عَزَّوَجَلَّ جنّت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔

ظلم کے مختلِف انداز کی نشاندھی

مسلمانوں کو ستانے والوں، لوگوں کے دل دُکھانے والوں، لوگوں کے بُرے نام رکھنے والوں، لوگوں پر پھبتیاں کسنے والوں، لوگوں کی نقلیں اتارنے والوں، اور لوگوں کا مذاق اُڑانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے، سنو! سنو! ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، امامِ عشقِ و مَحَبَّت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ،ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، آفتابِ وِلایت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن، کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورَتیں عورَتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپَس میں طَعْنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ کیا ہی بُرا نام مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں وُہی ظالم ہیں۔

کسی کی ہنسی اُڑانا گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی غُربت یا حَسَب نَسَب یا جسمانی

عیب پر ہنسنا گناہ ہے اسی طرح کسی مسلمان کو بُرے القاب سے پکارنا بھی گناہ ہے، کسی کو کتا، گدھا، سُور وغیرہ نہیں کہہ سکتے، اسی طرح کسی میں عیب موجود ہو تب بھی اُسے اُس عیب کیساتھ نہیں پکار سکتے مثلاً اے اندھے! ابے کانے! او لمبے، ارے ٹھگنے! وغیرہ، ہاں ضرورتاً پہچان کروانے کیلئے نابینا وغیرہ کہہ سکتے ہیں۔ لوگوں پر ہنسنے، بُرے اَلقاب سے پکارنے اور مذاق اُڑانے والوں کو قراٰنِ پاک نے ''فاسق'' کا فتوٰی ارشاد فرمایا ہے اور جو توبہ نہ کرے اسے ظالم قرار دیا ہے۔ لوگوں کا مذاق اُڑانے والو! کان کھول کر سن لو!

مذاق اُڑانے کا عذاب

جب کسی مسلمان کا مذاق اُڑانے کو جی چاہے تو خدارا اِس روایت پر غور فرمالیا کیجئے جس میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، شہنشاہِ اَبرار، سرکارِ والا تبار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قِیامت کے روز لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے سامنے جنّت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ! آؤ! تو وہ بہُت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچے گا وہ دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر جنّت کا ایک دوسرا دروازہ کُھلے گا اور اس کو پکارا جائیگا کہ آؤ! چُنانچِہ یہ بے چینی اور رنج وغم میں ڈوبا ہوا اُس دروازے کے پاس جائے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ اِسی طرح اس کیساتھ مُعامَلہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب دروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نہیں جائے گا۔

(کتابُ الصّمت مع موسُوعَہ لامام ابنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۷ ص۱۸۳۔۱۸۴ رقم۲۸۷)

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کر لیجئے، سچی توبہ کر لیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعاملے میں

بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو حُقوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو مُعاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرْعی ایذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً مُعاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہو جائے گی تو خدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یِہی فرد آپ کی نیکیاں حاصل کر کے اپنے گناہ آپ کے سر ڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وَقْت اُڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے

قدموں میں گر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے ،گڑ گڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کر کے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرما لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ یعنی جو اللہ عزوجل کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔(شُعَبُ الایمان ج٦ ص٢٩٧ حدیث ٨٢٢٩ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سب ایک دوسرے سے **مُعافی** مانگ لیجئے اور سب ایک دوسرے کو **مُعاف** بھی کر دیجئے۔

میں نے مُعاف کیا

جس کے ساتھ لوگ زیادہ مُنسلِک ہوتے ہیں اس سے بندوں کی حق تلفیوں کے صُدور کا اِمکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ سے وابستگان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، آہ! نہ جانے کتنوں کا مجھ سے دل دُکھ جاتا ہوگا!! میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں: میری ذات سے کسی کی جان، مال یا آبرو کو

نقصان پہنچا ہو وہ چاہے تو بدلہ لے لے یا مجھے مُعاف کردے، اگر کسی کا مجھ پر قرض آتا ہو تو بے شک وُصول کرلے اگر لینا نہیں چاہتا تو مُعافی سے نواز دے۔ جو میرا قرض دار ہے میں اپنی ذاتی رقمیں اُس کو مُعاف کرتا ہوں۔ اے اللہ عزوجل! میرے سبب سے کسی مسلمان کو عذاب نہ کرنا۔ میں نے ہر مسلمان کو اپنے اگلے پچھلے حُقُوق مُعاف کیے چاہے جس نے میری دل آزاری کی یا آئندہ کرے گا، مجھے مارا یا آئندہ مارے گا، میری جان لینے کی کوشش کی یا آئندہ کریگا یا کہ شہید کرڈالے گا میرے حُقُوق کے تعلُّق سے میری طرف سے ہر مسلمان کیلئے عام مُعافی کا اِعلان ہے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ! تُو مجھ عاجز و مسکین بندے کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما کر مجھے بے حساب بَخش دے۔

یاالٰہی عزوجل! صَدْقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم)
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے
(حدائقِ بخشش)

سب اسلامی بھائی جو اس وَقت بینَ الاقوامی تین روزہ اجتماع میں جمع

ہیں یا مَدَنی چینل و INTERNET کے ذَرِیعے دنیا میں جہاں کہیں مجھے سن رہے ہیں یا تمام وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو آڈیو یا وِڈیو کیسٹ کے ذَرِیعے مجھے سماعت فرما رہے ہیں یا تحریری بیان پڑھ رہے ہیں وہ توجُّہ فرمائیں کہ بندے کا دنیا میں جو بڑے سے بڑا حق تصوُّر کیا جا سکتا ہے سمجھ لیجئے میں نے آپ کا وہ حق تَلَف کر دیا ہے نیز اِس کے علاوہ بھی جتنے حُقُوق تَلَف کئے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مجھے وہ سب کے سب حُقُوق مُعاف فرما دیجئے بلکہ اِحسان بالائے اِحسان ہو گا کہ آئندہ کیلئے پیشگی ہی مُعافی سے نواز دیجئے۔ برائے کرم! دل کی گہرائی کے ساتھ ایک بار زَبان سے کہہ دیجئے: ''میں نے مُعاف کیا'' جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْراً وَّاَحْسَنَ الْجَزَاء.

رقمیں لوٹانی ہوں گی

جس پر کسی کا قرض آتا ہے وہ چُکا دے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کی ہے تو مُعافی بھی مانگے، جس سے رشوت لی، جس کی جیب کاٹی، جس کے یہاں

چوری کی، جس کا **مال لوٹا** ان سب کو ان کے اَموال لوٹانے ضَروری ہیں، یا ان سے مُہْلَت لے یا **مُعاف** کروالے اور جو تکلیف پہنچی اس کی بھی مُعافی مانگے۔ اگر وہ شخص **فوت** ہو گیا ہے تو وارِثوں کو دے اگر کوئی وارِث نہ ہو تو اُتنی رقم صَدَقہ کرے۔ اگر لوگوں کا مال دبایا ہے مگر یہ یاد نہیں کہ کس کس کا مال ناحق لیا ہے تب بھی اُتنی رقم صَدَقہ کرے یعنی مساکین کو دیدے۔ **صَدَقہ** کر دینے کے بعد بھی اگر اہلِ حق نے مطالَبہ کر دیا تو اُس کو دینا پڑیگا۔

جو یاد نہیں ان سے کس طرح مُعاف کروائیں؟

جو اسلامی بھائی حُقُوقُ الْعِباد کے مُعامَلے میں خوفزدہ ہیں اور اب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی حق تلفیاں کی ہیں اور کتنوں ہی کا دل دُکھایا ہے، اب ہم کس کس کو کہاں کہاں تلاش کریں! تو ایسوں کی خدمتوں میں عرض ہے کہ جن جن کی **دل آزاری** وغیرہ کی ہے ان میں سے جتنوں سے رابِطہ ممکن ہے ان سے مل کر یا فون پر یا تحریری طور پر رابِطہ کر کے **مُعافی تلافی** کی

ترکیب بنالیجئے ان کو راضی کر لیجئے اور جو جو غائب ہیں یا فوت ہو چکے ہیں یا جن کے بارے میں یاد ہی نہیں کہ وہ کون کون لوگ ہیں تو ہر نماز کے بعد اُن کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے، مَثَلاً ہر **نماز** کے بعد اس طرح کہنے کا معمول بنا لیجئے: "**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی حق تلفی کی ہے ان سب کی مغفرت فرما۔**" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہُت بڑی ہے، مایوس نہ ہوں، "نیّت صاف منزِل آسان۔" اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی ندامت رنگ لائے گی اور **میٹھے میٹھے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے حُقوق العباد کی **مُعافی کے اَسباب** بھی کرمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہو جائیں گے۔

چُنانچہ

اللہ عزوجل صُلح کروائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فرما تھے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے تبسُّم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر میرے ماں باپ قربان! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کس لئے تبسُّم فرمایا: ارشاد فرمایا: میرے دو اُمَّتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دو زانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس سے میرا انصاف دلا کہ اس نے مجھ پر ظُلم کیا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا: ''میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے۔'' اتنا اِرشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دن بہُت عظیم دن ہوگا کیونکہ اُس وقت (یعنی بروزِ قیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائیگا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ میں اپنے

سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے مَحلّات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں یہ شہر اور عُمدہ مَحلّات کس پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کرسکتا ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: تُو ادا کرسکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کردے۔ بندہ عرض کرے گا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے سب حُقُوق مُعاف کئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں[2] اِکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو[2] عالَم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور مخلوق میں **صُلْح** کرواؤ کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں **صُلْح** کروائے گا۔

(اَلْمُستَدرَک لِلحاکِم ج۵ ص ۷۹۵ حدیث ۸۷۵۸ دار المعرفۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشکاۃُ المَصابیح ،ج۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ایک چُپ ہزار سُکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ

مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے ﴿3﴾ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا مَیل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچّھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قَہقَہہ نہ لگائیے کہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے کبھی قَہقَہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قَہقَہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قُربت وصُحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔'' (سُنَن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٢٢ حدیث ٤١٠١) ﴿10﴾ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: ''جو چپ رہا اُس نے نَجات پائی۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص ٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩) مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح میں ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غَزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمَّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مُفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (٤) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالِص مُضِر (یعنی مکمَّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٦ ص ٤٦٤) ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو

اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے ﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُورِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے، جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"

(کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن أبی الدنیا، ج ۷، ص ۲۰٤ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

بات چیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علم کا باب سیکھنا ہزار نوافل سے افضل

حضرتِ سیّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدَنی سرکار، دوعالم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت **کتاب اللہ** کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لیے **سو نوافل پڑھنے سے افضل** ہے اور اگر تم صبح کے وقت **علم کا ایک باب** سیکھ لو چاہے اس پر عمل کیا گیا یا (ابھی) عمل نہ کیا جائے یہ تمہارے لیے **ہزار رکعت (نوافل) پڑھنے سے افضل** ہے۔ (سُنَن ابنِ ماجه ج۱ ص۱٤٢ حديث ٢١٩)

بغیر علم کے فتویٰ دینا کیسا؟

تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ سراپا عبرت ہے: مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ یعنی جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج۳ ص٤٤٩ حديث ٣٦٥٧)

بیان 4

تخریج شدہ

بُڈھا پُجاری

ورق الٹئے---

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بُڈّھا پُجاری

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (32 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخِرت کے بے شُمار مَنافِع حاصِل ہوں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رَنج ومَلال، صاحِبِ جُودونَوال، رسولِ بے مِثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ باہَر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں داخِل ہوئے

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے بکم ربیع النور شریف (۱۴۳۰ھ) کے سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اور سجدہ میں تشریف لے گئے۔ سجدے کو اتنا طویل کردیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رُوحِ مبارک قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچہ میں قریب ہوکر بغور دیکھنے لگا۔ جب سرِ اقدس اُٹھایا تو فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن ! کیا ہوا؟'' میں نے اپنا خَدشہ ظاہِر کردیا تو فرمایا: ''جبرئیلِ امین نے مجھ سے کہا: ''کیا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اس پر رَحمت نازِل فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلامتی اُتاروں گا۔'' (مُسندِ امام احمد ج۱ص ۴۰۶ حدیث ۱۶۶۲ دارالفکر بیروت)

زمانے والے ستائیں، دُرودِ پاک پڑھو
جہاں کے غم جو رُلائیں، دُرودِ پاک پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ عَرَب کا دین یوں تو دینِ ابراہیمی علیہ السلام تھا مگر اس کی اَصل صورت بِالکل بدل دی گئی تھی۔ توحید کی جگہ شِرک نے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اور خدائے واحِد جلّ جلالہٗ کی عبادت کی جگہ بُت پرستی نے لے لی تھی۔ ان میں کچھ تو بُتوں کو اپنا خدا سمجھتے تھے تو بعض دَرَختوں کو، چاند، سورج اور ستاروں کو پوجتے تھے اور کچھ کفّارِ نابَنجار، فرِشتوں کو خدا عزّوجلّ کی بیٹیاں قرار دے کر ان کی پوجا پاٹ میں مصروف تھے۔ کردار کی پستی کا عالَم یہ تھا کہ وہ شب و روز شراب خوری، قمار بازی (یعنی جُوا) زِنا کاری اور قتل وغارت گری میں مشغول رہتے تھے۔ انکی قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کا اِس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دَرگور (یعنی زندہ دفن) کر دیا کرتے اور بسا اوقات انسانوں کو ذَبح کر کے اُس کو بُتوں پر بطورِ چڑھاوا پیش کرتے۔ اس وَحشیانہ حَرکت کی صورت کچھ اِس طرح ہوتی کہ مخصوص اوقات میں بھینٹ چڑھانے کے لیے کسی سَفید اونٹ یا انسان کو لایا جاتا، پھر وہ اپنے مُتبرّک مقام کے گرد بھجَن گاتے ہوئے تین بار طواف کرتے، اس کے بعد سردارِ قوم یا بُڈھا پجاری بڑی پھُرتی کے ساتھ اُس بھینٹ (یعنی انسان یا اونٹ جو بھی ہو) پر پہلا وار کرتا اور

اُس کا کچھ خون پیتا۔ اس کے بعد حاضِرین اُس سفید اونٹ یا انسان پر ٹوٹ پڑتے اور اس کی تِکّہ بوٹیاں کر کے اس کو کچّا ہی کچّا کھا ڈالتے! اَلْغَرَض عَرَب میں ہر طرف وَحْشَت وبَربَرِیَّت کا دَوردَورہ تھا۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جلادینا، عورَتوں کا پیٹ چِیر ڈالنا، بچّوں کو ذَبْح کرنا، ان کو نیزوں پر اُچھال دینا ان کے نزدیک مَعْیُوب نہ تھا۔

دنیا کی بَدحالی

یہ حالت صِرْف عَرَب کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھی بلکہ تقریباً پوری دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چُنانچہ اہلِ فارس (یعنی اِیرانی) اکثر آگ کی پوجا کرنے اور اپنی ماؤں کے ساتھ وَطی کرنے میں مشغول تھے۔ بکثرت تُرک شب وروز بستیاں اُجاڑنے اور لُوٹ مار کرنے میں مصروف تھے اور بُت پرستی اور لوگوں پر ظلم وجَفا ان کا وَتِیْرہ تھا۔ ہندوستان کے کثیر افراد بُتوں کی پوجا پاٹ اور خود کو آگ میں جلادینے کے علاوہ کچھ نہ جانتے تھے۔ بہرکَیف ہر طرف کفر وظُلْمت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کافِر انسان بدتر از حیوان ہو چکا تھا۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ولادت ہو گئی

اِس عالمگیر ظُلمت میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحرو بَر، آمِنہ کے پِسَر، حبیبِ داوَر عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کُل جہاں کے لئے ہادی و رہبر بن کر واقِعۂ اَصحابِ فِیل کے پچپن (55) دن کے بعد 12 ربیعُ النُّور بمطابق 20 اپریل 571ء[1] بروزِ پیر صُبحِ صادِق کے وَقت کہ ابھی بعض سِتارے آسمان پر ٹمٹمارہے تھے، چاند سا چہرہ چمکاتے، کستوری کی خوشبو مہکاتے، خَتنہ شُدہ، ناف بُریدہ، دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نُبُوَّت دَرَخشاں، سُرمگیں آنکھیں، پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے، سرِ پاک آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے۔

(اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة لِلقَسطَلانی ج ۱ ص ٦٦ ـ ٧٥ وغیرہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علٰی محمَّد

[1] تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ جلد 26 صفحہ 414 ملاحظہ فرمالیجیے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

ربیعُ الاوّل اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا عزوجل نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رَحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

جہاں میں جشنِ صُبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

صدا ہاتِف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

مبارکباد ہے اُن کیلئے جو ظُلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں

مبارکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو

مبارک ٹھوکریں کھا کھا کے پیہم گرنے والوں کو
مبارک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارک ہو کہ دَورِ راحت و آرام آپہنچا
نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا

مبارک ہو کہ خُتمُ المُرسلیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَةٌ لِّلعٰلَمیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تشریف لے آئے

بصد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں آئی

دُنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے سجدہ کیا۔ اُس وقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار! میری اُمّت مجھے ہبہ کردے۔

رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق عزوجل نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

غارِ حرا میں عبادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلِ عَرَب کی بھاری اکثریّت کے حالات آپ سُن چکے۔ ایسی وَحْشی قوم میں رہتے ہوئے بھی ہمارے مَکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کبھی کسی مجلسِ لَہْو ولَعِب (یعنی کھیل کود) میں شریک نہیں ہوئے اور سَروَرِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ذات سِتُودہ صِفات ہر قسم کی بُرائی سے دُور ہی رہی۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اَخلاقِ حمیدہ سے مُتَّصِف اور صِدق واَمانت میں اِس قَدَر مُتعارِف ہوئے کہ خود آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی قوم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو "صادِق" اور "امین" کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم غارِ حرا میں (جو مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا

تعظیماً سے مِنٰی شریف کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو آتا ہے) قِیام فرماتے اور وہاں کئی کئی روز تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔

اظہارِ نُبُوَّت

شاہِ مکّۃُ الْمُکرَّمہ، سلطانِ مدینۃُ الْمنورہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی عمر شریف جب تَچالیس سال کی ہوئی اُس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اظہارِ نُبُوَّت کی اجازت ملی۔ ورنہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تو اُس وقت بھی نبی تھے جبکہ ابھی حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) بھی نہ ہوئی تھی۔ چُنانچہ نبیِّ محترم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحْتَشَم، شاہِ بنی آدم، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت سراپا عظمت میں عرض کی گئی: مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا یعنی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کب سے نبی ہیں؟ فرمایا: وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَد یعنی (میں تو اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ ابھی آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(اَلْمُستَدرَک لِلحاکِم ج۳ص۵۰۸ حدیث۴۲۶۵ دارالمعرفۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

آدم کا پتلا نہ بنا تھا، جب بھی وہ دنیا میں نبی تھے
ہے اُن سے آغازِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسَلَّم

پہلی وحی

22 فروری سن ۶۱۰ء کی وہ عظیم ساعت آئی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے **رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم حسبِ معمول **غارِ حرا** کو اپنی برکتوں سے نواز رہے تھے۔ اُس وقت حضرتِ سیّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پہلی بار یہ آیاتِ مقدسہ بطورِ وحی لے کر حاضرِ خدمت ہوئے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (پ ۳۰، علق: ۱۔۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب (عَزَّوَجَلَّ) ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پھر کچھ عرصے بعد یہ آیاتِ مقدّسہ نازِل ہوئیں۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ(۱) قُمْ فَاَنْذِرْﭪ(۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْﭪ(۳) وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْﭪ(۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْﭪ(۵)

(پ ۲۹، المدثر: ۱ـ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب (عزَّوَجلَّ) ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بُتوں سے دور رہو۔

آغازِ دعوتِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اس حکم "قُمْ فَاَنْذِرْ" "یعنی کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ" سے سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانا اور ان تک دعوتِ اسلام پہنچانا **فرض** ہو چکا تھا مگر ہنوز عَلَی الْاِعلان دعوت اِلَی اللہ عَزَّوَجَلَّ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلانے) کا حکم نہ تھا۔ لہٰذا آمِنہ کے لال، مَحْبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فِی الْحال

بااِعتماد لوگوں میں چُپکے چُپکے سلسلۂ تبلیغ، کا آغاز فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نبی آخِرُ الزَّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیکی کی دعوت پر کئی مرد و عورت ایمان لے آئے۔ مَردوں میں سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ لڑکوں میں امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم، خواتین میں اُمُّ الْمُؤمِنِین خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا، آزاد شُدہ غلاموں میں حضرتِ سیِّدُنا زید بن حارِثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، غلاموں میں حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لے آئے۔

مسلمان ہوتے ہی نیکی کی دعوت کی دھوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایمان لاتے ہی نیکی کی دعوت کی دھوم مچانی شروع کردی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی انفرادی کوشش سے پانچ وہ حضرات مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے جن کا شُمار عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں ہوتا ہے۔ ان کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رضی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تعالیٰ عنہ ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عشرۂ مُبَشَّرہ'' اُن دَس صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو کہتے ہیں جن کو ہمارے مکّی مَدَنی میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت عنایت فرما دی تھی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

کاش! ہم بھی نیکی کی دعوت دینے والے بنیں

سبحٰنَ اللہ عزّوجلّ! سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیکی کی دعوت کا کس قدر جذبہ تھا کہ دامنِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں پناہ ملتے ہی فوراً دوسروں کو بھی سرکارِ محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دامنِ کرم سے وابستہ کرنے کی دُھن لگ گئی۔ انہیں کتنا زبردست احساس تھا، کتنی قدر تھی اسلام کی، اے کاش! ہمارے دل میں بھی نیکی کی دعوت کی اَہمیّت جاگزیں ہوجائے۔ کاش! ہم اللہ عزّوجلّ کی نعمتوں کے مظہر جنّت کی طرف اپنے ان بھولے بھالے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اسلامی بھائیوں کو بھی لے چلنے کی کوششیں تیز تر کر دیں جو گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی فرنگی فیشن کی یلغار میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی سنّتوں کی طرف بلانے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اس مدنی کام یعنی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ایک مُؤثّر ذریعہ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہفتے میں ایک دن مخصوص کر کے دُکانوں، گھروں وغیرہ پر نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ بعض اسلامی بھائی ہفتے میں دو بار، تین بار بھی بلکہ روزانہ بھی دیتے ہیں اور بعض آقا کے دیوانے تو جب دیکھا تنہا ہی نیکی کی دعوت کی دھوم مچاتے رہتے ہیں! آیئے تنہا نیکی کی دعوت دینے یعنی "اِنفِرادی کوشش" کرنے کے متعلّق ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سنتے چلیں چُنانچہ

ایک ہیروئنچی کی آپ بیتی

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے "کورنگی" کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ حلفیہ (یعنی بالقسم) بیان دیا اُس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں: تبلیغِ قرآن وسنّت

کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے کورنگی میں ہونے والے آخری تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کا واقِعہ ہے۔ اس کے بعد یہ اجتماع مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں مُنتقِل کر دیا گیا۔ ہم چند دوست رسمی طور پر اجتماع میں حاضِر تو ہو گئے مگر بیانات کی برکات چھوڑ کر رات اجتماع گاہ کے باہر ایک جگہ بیٹھ کر خوب سگریٹ کے کش اور گپ شپ لگانے میں مشغول ہوئے اسی میں **جِنّ بھوت کے سنسنی خیز واقِعات** بھی چھڑ گئے، جس کی بِنا پر کچھ ڈراؤنا سا ماحول بن گیا۔ اتنے میں سبز عمامے والے ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی نے قریب آ کر ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے: اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں! ہم نے کہا: فرمایئے! اُنہوں نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا: آپ حضرات کے اجتماع میں شرکت کا انداز دیکھ کر مجھے اپنی پچھلی زندگی یاد آ گئی! میں نے سوچا کہ اپنی آپ بیتی گوش گزار کروں کہ شاید آپ لوگوں کو اس میں کچھ عبرت کے مَدَنی پھول مل جائیں۔ پھر انہوں نے اپنی داستانِ ہدایت نشان بیان کرنی شروع کی: پہلے پہل میری سگریٹ نوشی کی عادت پڑی اور پھر بُرے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دوستوں کی صُحبت کی نُحُوست نے مجھے چرس اور ہیروئن جیسے مُہلِک نشے کا عادی بنا دیا، آہ! میں سولہ[16] سال تک نشے کا عادی رہا۔ یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی، مگر بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں فُٹ پاتھ پر سوتا اور کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر یا مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے کہ میں نے ایک ہی لباس میں سولہ سال گزار دیئے! میری کیفیت بالکل ایک پاگل کی طرح ہو چکی تھی!

ایک مقدّس رات کا قصہ ہے، غالباً وہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ستائیسویں شب تھی۔ میں بدنصیب اسی گندی حالت میں بدمست ایک گلی کے کونے میں کچرا کونڈی کے پاس لیٹا ہوا تھا کہ سلام کی آواز پر چونکا! جب آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا تو میرے سامنے سبز سبز عمامہ سجائے دُو[2] اسلامی بھائی کھڑے مُسکرا رہے تھے انہوں نے بڑی مَحبّت سے میرا نام پوچھا، شاید زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی مَحبّت سے مجھے مُخاطِب کیا تھا۔ پھر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہوں نے شبِ قدر کی عظمت سے مُتَعَلِّق بڑی پیاری پیاری باتیں بتائیں۔ میں ان

کے اپنائیت والے انداز اور حسنِ اخلاق کی بنا پر ویسے ہی مُتاثِر (مُتَ۔ءَثْ۔ثِر) ہو چکا تھا، مزید ان کی شہد سے بھی میٹھی میٹھی مَدَنی گفتگو تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گئی، میں ان کے ساتھ مسجِد کی طرف چل پڑا۔ مسجِد کے غسل خانے میں اپنا مَیلا چِکَٹ لباس اُتارا اور غُسل کرکے صاف سُتھرے کپڑے پہن کر **16 سال بعد جب پہلی بار مسجِد میں داخِل ہو کر نَماز کیلئے میں نے نیّت باندھی تو اپنے آنسو نہ روک سکا، رو رو کر میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔** اَلحمدُ لِلّٰہ گھر والوں نے مجھے واپَس لے لیا۔ میں قادِریہ رضویہ سلسلے میں داخِل ہو کر حُضُور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاکرم کا مُرید بن گیا۔ میں نے یہ نیّت کر لی کہ اب ہر قیمت پر نشے کی عادت چُھڑاؤں گا۔ اس کیلئے مجھے بڑی آزمائشوں سے گُزرنا پڑا، میں تکلیف کے باعِث چیختا، بُری طرح تڑپتا، گھر والے میری یہ حالت دیکھ کر رو پڑتے۔ بعض لوگ مشورہ دیتے کہ ہیروئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو! مگر میں نے ایسا نہ کیا کہ اِس طرح تو میں پھر اس نُحُوست میں گرفتار ہو جاؤں گا

بلکہ گھر والوں سے کہتا کہ ضرورتاً مجھے چارپائی سے باندھ دیا کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ بہتری آنے لگی اور مجھے نشے سے مکمّل طور پر نَجات مل گئی اور میں آج **دعوتِ اسلامی** کا ایک ادنیٰ سا مبلِّغ ہوں۔ان کی **داستانِ عبرت نشان** سن کر ہم سب اشکبار ہو گئے، ہم نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔ میں یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈِویژن کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کی حیثیت سے **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں بدمستیاں، اور نشے بازیاں جامِ اُلفت پئیں، قافلے میں چلو
اے شرابی تو آ، آجُواری تو آ سب سُدھرنے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُفر کے ایوانوں میں کھلبلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاہِ خیرُ الانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے تین[3] سال تک اِشاعتِ اسلام کیلئے خُفْیَۃً (یعنی چُھپ کر) اِنفِرادی کوشش فرمائی۔ پھر

جب حکمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے عَلَی الْاِعْلَان اسلام کا پیغام دینا شُروع کیا اور بُت پرستی کی مَذَمّت بیان کرنے لگے تو کُفْر کے اَیوانوں میں کھلبلی پڑ گئی۔ سردارانِ قریش ایک وَفْد کی صورت میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے چچا ابوطالِب کے پاس آئے اور اپنی شکایت پیش کی کہ آپ کے بھتیجے صاحِب ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے کے ساتھ ساتھ ہمارے آباؤ اَجداد کو گمراہ اور ہم لوگوں کو احمق ٹھہراتے ہیں، آپ برائے مہربانی ان کو سمجھا دیجئے کہ وہ ایسا نہ کریں، اگر آپ سمجھا نہیں سکتے تو بیچ میں سے ہٹ جائیے ہم خود انہیں سمجھ لیں گے۔ ابوطالِب اگرچہ ایمان تو نہ لائے لیکن اپنے بھتیجے یعنی سیِّدُنا محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے بے حد مَحَبَّت کرتے تھے لہٰذا قریش کے سرداروں کو نرمی کے ساتھ سمجھا بجھا کر رخصت کر دیا۔

سیدھے ہاتھ میں سورج........

دعوتِ اسلام کا سلسلہ زور وشور سے جاری رہا، چُنانچِہ کفّارِ قُریش کے اندر تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے خلاف بُغض وعداوت کی آگ مزید بھڑک اُٹھی، وہ پھر وَفْد بنا کر ابوطالِب کے پاس آئے اور دھمکی آمیز لہجے میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کہنے لگے: ''ابو طالِب! ہم نے تم سے کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کو سمجھا دو مگر تم نے ان کو نہیں سمجھایا، ہم اپنے معبودوں اور آباؤ اَجداد کی توہین برداشت نہیں کر سکتے، ہم تمہاری عزّت کرتے ہیں، تم ان کو اب بھی روک دو، اگر نہیں روکنا چاہتے تو تم بھی ہمارے ساتھ مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ تا کہ دونوں فریق میں سے ایک کا فیصلہ ہو جائے۔'' وہ لوگ یہ دھمکی دے کر چلے گئے۔ ابو طالب نے سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بلا کر عرض کی: ''اے میرے پیارے بھتیجے! قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ یہ شکایات کی ہیں، مہربانی کر کے باز آجایئے۔ اپنے آپ پر بھی اور مجھ پر بھی رَحم کیجئے۔'' یہ سُن کر آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جواباً ارشاد فرمایا: ''اے میرے چچا! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ لوگ میرے سیدھے ہاتھ میں سورج اور اُلٹے ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں، جب بھی میں اِس کام کو ہرگز نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (یعنی اسلام کو) غالب کر دے یا میں اِس کام میں اپنی جان دے دوں۔'' پھر آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم رو پڑے اور واپس جانے لگے، تو اپنے پیارے بھتیجے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا یہ

عزم واستقلال دیکھ کر ابو طالب کو جوش آ گیا اور بُلا کر کہنے لگے: "اے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! خوب دل کھول کر اپنے دین کی تبلیغ کیجئے، اہلِ قریش آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکیں گے۔" (اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ھشام ص ۱۰۳،۱۰۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا! آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عزم واستقلال کس قدر زبردست تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو دعوتِ اسلام سے نہ ہٹا سکتی تھی۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی عَرَب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

بدنام کرنے کی سازِش

مَنْقُول ہے کہ اہلِ قُریش نے ایک اِجلاس کیا جس میں اِس بات پر اظہارِ تشویش کیا گیا کہ اب **حج** کا موسِمِ بہار آ رہا ہے اور لوگ دنیا کے گوشے گوشے سے یہاں آئیں گے، چُونکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **کُھلَّم کُھلا** نیکی کی دعوت دے رہے ہیں لہٰذا لوگ ان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو سُنیں گے اور سُنیں

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

گے تو مانیں گے بھی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس کی روک تھام کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم شاہِ خیرُ الْاَنام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو خوب بدنام کر دیں تا کہ لوگ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم سے مُتَنَفِّر ہو جائیں اور سرے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بات ہی نہ سُنیں اور ظاہر ہے جب بات ہی نہ سُنیں گے تو مائل بھی نہ ہوں گے۔ چُنانچہ اس مشورے کے بعد کفّارِ نابَکار نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مجنون، کاہن اور جادوگر مشہور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن قُربان جائیے! مبلِّغِ اعظم، نبیِّ مُکَرَّم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بُلند ہمّتی پر کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم ان کی واہیات و خُرافات سے ذرّہ برابر نہ گھبرائے مسلسل نیکی کی دعوت میں مشغول ہی رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے خِلاف بدنام کرنے کی باقاعِدہ مُہم چلائی گئی پھر بھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے پائے ثَبات کو ذرّہ برابر لغزِش نہ آئی، مسلسل نیکی کی دعوت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کا کام جاری ہی رکھا۔ اس سے ہمیں بھی یہ درس ملا کہ خواہ کوئی الزام ڈالے، مذاق اُڑائے، بد القابی سے پکارے، ہماری آواز کی نقل اُتارے، کیسا ہی ستائے مگر ہمیں سنّتوں بھرا **مَدَنی ماحول** نہیں چھوڑنا چاہیے، سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے دوسروں تک بھی **نیکی کی دعوت** پہنچاتے رہنا چاہیے۔ جو ہمّت ہارے بغیر جانبِ منزل رَواں دواں رہتا ہے بالآخر منزل پا ہی لیتا ہے۔

تمہیں اے مُبلّغ! یہ میری دعا ہے ۔۔۔ کئے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا جذبہ بڑھانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے۔ آپ کی ترغیب وتَحرِیص کے لئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیشِ خدمت ہے: **بابُ المدینہ** کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ

آپ کے دل کی دو نالیاں بند ہیں، اینجیو گرافی (ANGIOGRAPHY) کروا لیجئے۔ عِلاج پر ہزار ہا روپے کا خَرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر انفِرادی کوشِش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے وہاں دُعا مانگنے کی ترغیب دلائی ، چُنانچِہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے کے مسافر بنے، واپَسی پر طبیعت کو بہتر پایا۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رَپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں، آخر یہ کیسے ہوا ؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک (مُہ۔ لِک) مرض سے نَجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو — سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو

پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطَفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پرکثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

آہ! صد آہ! ہمارے دلوں کے تاجدار، دو عالَم کے سردار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اسلام کے پَرچار کی خاطِر کیسے کیسے مظالِم سہے، جَو رو جَفا کی تیز و تُند آندھیوں میں بھی کبھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنی جگہ سے نہ ہلے، کُفّارِ بدکار کے ظُلم و سِتَم کی ایک داستان پڑھیے اور تڑپئے:

کُفّار کے نَرغے میں......

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کُفّارِ نابَنجار نے ایک بار دو جہاں کے تاجدار، نبیوں کے سردار، مَحبوبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو گھیر لیا وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو گھسیٹتے اور دھکّے مارتے اور کہتے جاتے تھے کہ تم ہی وہ شخص ہو جو صِرف ایک معبود کی عبادت کا حکم دیتے ہو۔ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (جو کہ ان دِنوں کافی کم عمر تھے) فرماتے ہیں کہ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکرِ صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردانہ وار آگے بڑھے اور کُفّار کو مارتے، پیٹتے، گراتے، ہٹاتے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تک جا پہنچے اور سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ان ظالموں کے

نَرغے سے نکال لیا۔ اُس وقت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارَک زَبان پر پارہ 24 سورۃُ الْمُؤمن کی آیت نمبر 28 جاری تھی:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(ترجَمۂ کنزالایمان: "کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے لائے۔") اب کفّارِ بدکردار نے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا۔ ان کے سرِ اَقدس اور داڑھی مبارَک کے بَہُت سے بال نوچ ڈالے اور مار مار کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید زخمی کر دیا۔ (شرحُ الزُّرقانی علَی المَواهِبِ اللَّدُنِّیۃ ج ۱ ص ٤٦٨ ـ ٤٧٠)

بہرحال کفّارِ جفا کار نے بڑا زور لگایا، خوب دھمکیاں دیں کہ کسی طرح بھی سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسلام کے پَرچار سے باز آجائیں مگر ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دینِ اسلام کا کام کرتے ہی رہے۔ جُوں جُوں کام بڑھتا رہا تُوں تُوں کُفّار بداَطوار کے غَیظ و غَضَب میں بھی اِضافہ ہوتا رہا۔ وہ ہر ساعت ماہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اَذِیَّت پہنچانے کی

تاک میں رہتے تھے۔

چادر کا پھندا!

کفّارِ نابکار ایک بار کعبۂ پُرانوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور سرکارِ عالم مدار، دو جہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم (مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کے قریب) مشغولِ نماز تھے۔ عُقبہ بن اَبی مُعَیط نامی کافِر نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی گردن مبارک میں چادر کا پھندا ڈال کر سختی کے ساتھ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا مُبارَک گلا گھونٹنا شُروع کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ دوڑے آئے اور اسے (یعنی عُقبہ بن ابی مُعَیط کو) پیچھے ہٹایا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مبارَک زَبان پر پارہ 24 سورۃُ المُؤمِن کی آیت نمبر 28 جاری تھی:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف

سے لائے۔'') (صَحِیحُ البُخارِی ج۳ص۳۱٦حدیث٤٨١٥ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روز دوجہاں کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کاشانۂ اطہر سے باہَر تشریف لائے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راستے میں جو بھی کافر ملتا خواہ غلام ہوتا یا آزاد وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکلیف دیتا۔ (اَلسِّیرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لابن ھِشام ص ۱۱۳)

آہ! امامُ العابِدین، سلطانُ السّاجِدین، سیِّدُ الصّالِحین، سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی داستانِ غم نشان پر دل خون روتا ہے۔ اِس قدر مظالم سہنے کے باوُجود بھی ولولۂ تبلیغِ اسلام اور نمازوں کا اہتمام اللہ! اللہ! ؎

حَرم کی سرزمیں پر آپ پڑھتے تھے نماز اکثر
ہمیشہ اُس گھڑی کی تاک میں رہتے تھے بدگوہر
کوئی آقا کی گردن گھونٹتا تھا کس کے چادر میں
کوئی بدبخت پتھر مارتا تھا آپ کے سر میں

اونٹنی کا بچّہ دان

ایک دن حُضور سراپا نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کعبۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کے قریب **نَماز** پڑھ رہے تھے اور کفّارِ قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ تم ان کو دیکھ رہے ہو؟ پھر بولا: تم میں کون ایسا ہے جو فُلاں قبیلے سے ذَبح کردہ اونٹنی کا بچّہ دان اٹھا لائے اور جب یہ سَجدے میں جائیں تو ان کے کندھوں پر رکھ دے؟ اس پر بد بخت عُقبہ بن اَبی مُعیط اٹھ کر چل دیا اور بچّہ دان (یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچّہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لاکر **رَحمتِ عالمیان** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دونوں مبارَک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اسی حال میں رہے اور سرِ مبارَک سَجدے سے نہ اٹھایا اور وہ سب کے سب قَہقَہے مار کر ہنستے رہے، یہاں تک کہ **خاتونِ جنّت** سیِّدہ فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جن کی عمر اُس وقت بمشکل آٹھ سال تھی) آئیں اور انہوں نے حبیبِ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پُشتِ اطہر سے اس گندگی کو اُٹھا کر پھینکا۔ تب سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنا سرِ اقدس اٹھایا اور اپنے

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض گزار ہوئے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان قُریشیوں کو پکڑ۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو ابوجہل بن ہشام، عُتبہ بن رَبیعہ، شَیبہ بن ربیعہ، ولید بن عُتبہ، اُمَیّہ بن خَلَف اور عُقبہ بن اَبی مُعِیط کو پکڑ۔ اس حدیثِ پاک کے راوی حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو بدر کے روز مقتول (یعنی قتل شدہ) دیکھا۔ وہ **بدر کے کنویں** میں اوندھے منہ گرے ہوئے تھے۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۴۰)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم
کہ جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہو گا۔ (مشکاۃُ المَصابِیح ،ج١ ص٥٥ حدیث ١٧٥ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یانبیَّ اللہ “کے نو حُرُوف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتِظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار ج٩ ص٦٦٨) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰنا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج٩ ص٦٦٨، بہارِ شریعت حصّہ١٦ ص ٢٢٥، ٢٢٦) ﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخُن

کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخُن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے اَنگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۱۹۳) ﴿3﴾ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چُھنگلیاں سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) ﴿4﴾ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ﴿5﴾ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ﴿6﴾ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) ﴿7﴾ ناخُن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخُن) بَیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (اَیضاً)

﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہوجانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہوجائیں گے تو اس پر واجب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 22 صَفْحَہ 574، 685 ملاحظہ فرمالیجئے) ﴿9﴾ لمبے ناخُن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادۃ للزبیدی ج۲ ص۶۵۳) **طرح طرح** کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صَفْحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی مِیراث

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بازار میں تشریف لے گئے اور بازار کے لوگوں سے کہا تم لوگ یہاں پر ہو اور مسجد میں تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ سُن کر لوگ بازار چھوڑ کر مسجد کی طرف گئے اور واپس آ کر حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم نے میراث تقسیم ہوتے تو دیکھا نہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تم لوگوں نے کیا دیکھا؟ اُن لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے ایک گروہ دیکھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر اور تِلاوتِ کلامِ پاک میں مَصروف ہے اور علمِ دین کی تعلیم میں مَصروف ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی یہی تو میراث ہے۔

(مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۱ ص ۳۳۱ حدیث ۵۰۵)

بیان 5
چار سنسنی خیز خواب
تخریج شدہ
اصلاح کا راز (فرضی حکایت) 3
تڑپتا مُردہ 11
آگ کا ہار 13
خوفناک شیر 16
جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول 26
دُوسری منزل سے بچّہ گر پڑا!! 29
قبر سے بچّہ زِندہ برآمد ہوا!! 31
ورق الٹئے ۔۔۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

چار سنسنی خیز خواب[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (35 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے

اِن شاءَ اللہ عزوجل فکرِ آخِرت کا انمول خزانہ ہاتھ آئیگا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ (سارے وِرد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥)

---

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (٢٦ صفر المظفر ١٤٣٠ھ ۔2009) میں صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ـ مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

﴿1﴾ اصلاح کا راز (فرضی حکایت)

وَلید کو مَحلّے کی مسجِد کے اندر پہلی صَف میں باجماعت نمازیں ادا کرتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ اہلِ مَحَلّہ حیران تھے کہ آخِر اِس میں اس قَدَر اِنقِلاب کیسے آ گیا! دَراَصل ولید 23 سالہ ہٹّا کٹّا نوجوان تھا اِس کی وِڈیو کیسٹوں کی دُکان تھی، اِس کا کردار بَہُت گندا تھا، کیا اَہلِ خانہ اور کیا اَہلِ مَحَلّہ، سبھی اِس کی شَرانگیزیوں سے بیزار تھے۔ اِسے مسجِد میں دیکھ کر یوں بھی حیرت ہو رہی تھی کہ یہ جُمُعہ تو جُمُعہ عید کی نَماز میں بھی مسجِد میں نظر نہیں آتا تھا۔ آخِر ہِمّت کر کے اس کے ایک پڑوسی نے اِس عظیم مَدَنی اِنقِلاب پر مُبارَکباد دیتے ہوئے اس سے اس کی اِصلاح کا راز بھی پوچھ ہی لیا۔ اس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، برستی ہوئی آنکھوں سے بتایا کہ میری اِصلاح کا راز ایک سنسنی خیز خواب ہے۔

تھوڑے دنوں پہلے کی بات ہے، رات کو حسبِ معمول .V.C.R پر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

مار دھاڑ سے بھرپور ایک فلم دیکھنے کے بعد میں پلنگ پر لیٹ گیا۔ نہ جانے کیوں نیند اُچاٹ ہوگئی تھی! مار دھاڑ کے فلمی مناظِر میرے ذِہن کے پردے سے ہٹتے نہیں تھے۔ بہُت دیر تک کروٹیں بدلنے کے بعد جب کچھ اُونگھ آئی تو میں خواب کی دنیا میں پَہُنچ گیا۔ خواب ہی خواب میں سخت بُخار آ گیا حتّٰی کہ مجھے اسپتال میں داخِل کر دیا گیا۔ اِتنے میں ایک نہایت قد آور خوفناک کالا آدمی آیا جس کے جسم کے سارے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے، اس کی آنکھوں، کانوں، ناک کے نتھنوں اور منہ سے آگ کے شُعلے نکل رہے تھے! آتے ہی اُس نے مجھے اپنے فولادی ہاتھوں سے اُٹھا کر فضا میں اُچھال دیا، میں ایک کھَولتے ہوئے تیل کی دیگ میں جا پڑا اور میری روح قبض ہونے کا سلسلہ شُروع ہوگیا۔ اس دَوران مجھے طرح طرح کی اَذِیّتوں سے گزرنا پڑا، کبھی محسوس ہوتا کہ تیز چھری سے میری کھال اُدھیڑی جا رہی ہے تو کبھی میرے جسم سے کانٹے دار شاخیں اِنتہائی سختی کے ساتھ کھینچ کر نکالنے کا عمل ہو رہا ہے، کبھی ایسا لگتا کہ بہُت بڑی

قینچی سے میرے وُجُود کے ٹکڑے کئے جارہے ہیں، میرے ہر عُضْو (عُض۔و) بلکہ رُوئیں روئیں کو گویا باندھ دیا گیا تھا، نہ میں ہل سکتا تھا، نہ چیخ سکتا تھا، بَہُت دیر تک اس درد و کرب میں مبتلا رہا، بالآخر میری رُوح پرواز کرگئی! میرے گھر والوں نے رونا دھونا شروع کردیا، شور مچ گیا کہ ولید جیسے کڑیل جوان کا ایکا یک اِنتِقال ہوگیا! میرے غُسل و کفن اور نمازِ جنازہ کے مراحل طے ہوئے اور مجھے تاریک قبر میں اُتار دیا گیا۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا گھپ اندھیرا اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ لوگ دفنا کر چل پڑے اور میں ان کے قدموں کی چاپ سنتا رہا۔ اتنے میں قَبْر کی دیواریں ہلنا شروع ہوگئیں، لمبے لمبے دانتوں سے قَبْر کی دیوار چیرتے ہوئے خوفناک شکلوں والے دو فرشتے (منکر نکیر) میری قَبْر میں آپہنچے، ان کا رنگ سیاہ، آنکھیں کالی اور نیلی اور شعلہ زن تھیں، ان کے کالے کالے مُہیب (مُ۔ہیب یعنی ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے تھے، انہوں نے مجھے جَھنجھوڑا اور جِھڑک کر اٹھا دیا اور نہایت ہی سخت لہجے میں سُوالات

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

شروع کر دیئے۔ ہائے! میری بد نصیبی!! اتنے میں ایک آواز گونج اٹھی: ''اِس بے نَمازی کو کچل دو!'' بس پھر کیا تھا قَبْر کی دیواروں نے مجھے بھینچنا شروع کر دیا اور میری پسلیاں چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ ٹوٹنے اور ایک دوسرے میں پیوست ہونے لگیں، میرا کفن آگ کے کفن سے بدل گیا، میرے نیچے آگ کا بستر بچھ گیا۔ اِتنے میں قَبْر میں میری خالہ زاد بہن آ گئی، قریب ہی ایک بے رِیش لڑکا بھی کھڑا تھا، یک لخت ان دونوں کی شکلیں بے حد ڈراؤنی ہو گئیں اور ان کے ہاتھوں میں دیو ہیکل ڈرل مشینیں کپکپانے اور ان کی سلاخوں (RODS) سے آگ کی چنگاریاں اُڑنے لگیں۔ ایک گرجدار آواز گونج اٹھی...... ''ولید اپنی خالہ زاد بہن سے بے تکلُّف تھا[1] اور اس سے اپنی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتا تھا، بے رِیش خوبصورت لڑکوں میں دلچسپی لیتا تھا۔ لذّت کے ساتھ ان کو دیکھتا اور لذّت ہی

مدینہ

[1] دیگر نامحرم عورتوں کے ساتھ ساتھ خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، تایازاد، سالی اور بھابھی سے بھی مرد کا پردہ ہے۔ اسی طرح غیر مردوں کے علاوہ خالو، پھوپھا، بہنوئی، دیور و جیٹھ سے بھی عورت کا پردہ ہے۔

کے ساتھ ان سے ملاقات کرتا تھا۔ خود بھی فلمیں ڈِرامے دیکھتا اور دوسروں کو بھی دکھاتا تھا، اسے **بدنگاہی اور شہوت پرستی کا مزا چکھادو!"**

بس پھر کیا تھا ان دونوں نے ڈرِل مشین کی **آتشیں سلاخیں** میری آنکھوں میں گھونپ دیں جو گرَخت آواز کے ساتھ گھومتی ہوئیں **آنکھوں کو پھوڑتی** ہوئیں گُدّی سے آر پار ہوگئیں، ساتھ ہی ساتھ میرے ہاتھوں اور جسم کے ان حِصّوں پر بھی ڈرل مشینیں چلنے لگیں جن سے میں شہوت کو تسکین دیا کرتا تھا۔ اس قدر **خوفناک عذاب** کے باوُجُود نہ مجھ پر بیہوشی طاری ہوتی تھی نہ ہی نظر آنا بند ہوتا تھا۔ یہی عذاب کیا کم تھا کہ پھر آواز آئی: "یہ گانے باجے سننے کا شوقین تھا، جب کبھی دو آدمی خُفیہ بات کرنے کی کوشش کرتے تو یہ کان لگا کر ان کی باتیں سن لیا کرتا تھا۔" جوں ہی آواز بند ہوئی، ڈرل مشینوں نے میرے کانوں کا رخ کیا اور آہ! اب میرے کانوں میں بھی سلاخیں زور زور سے گھومنے لگیں۔ کافی دیر تک یہ **اَذِیّت ناک عذاب** ہوتا رہا کہ آواز گونج اٹھی: "یہ ماں

باپ کو ستاتا تھا...... مسلمانوں کے دل دکھاتا تھا...... جھوٹا تھا وعدہ نہ نبھاتا تھا...... جب غصہ آتا تو گالی گلوچ اور مار دھاڑ پر اُتر آتا تھا...... لوگوں پر طنز کرنا، ان کا مذاق اڑانا، اِدھر کی اُدھر لگانا، لوگوں کے عیب اچھالنا، تاش، شطرنج، لُوڈو اور وڈیو گیمز کھیلنا، نشہ کرنا اور پتنگ اڑانا یہ سب اس کے محبوب مشغلے تھے۔ لوگوں کا حق دبانا، ناجائز کمانا اور **حرام** کھانا اس کا وَتِیرہ تھا...... یہ **داڑھی بھی منڈاتا تھا**...... اس کے عذاب میں اضافہ کردو!'' چُنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے بہُت سارے لمبے لمبے کالے **بچھو** ڈنک اٹھائے میری طرف لپکے اور میری ٹھوڑی کی کھال کے اندر گھسنے شروع ہوگئے اور جہاں داڑھی ہوتی ہے اس حصے میں کھال اور گوشت کے درمیان داخل ہو کر مجھے ڈنک مارنے لگے۔ **خوفناک سیاہ سانپوں نے مجھے** بَھنْبھوڑنا (کاٹنا) شروع کردیا، میں دنیا میں جن جن چیزوں سے ڈرتا تھا وہ سب (مَثَلاً کُتّے، کن کھجورے، چھپکلیاں، چوہے وغیرہ) یکبارگی مجھ پر ٹوٹ پڑے، نیز میری قَبْر آگ کی بھٹّی بن گئی۔ اتنے میں کسی نے بہُت بڑے آتشیں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

ہتھوڑے سے مجھے ایک زوردار ضَرب لگائی اور میں گیند کی طرح اُچھلا، دھڑام سے گرا اور **میری آنکھ کُھل گئی!** میں اپنے پلنگ سے نیچے گر پڑا تھا، گھر والے گھبرا کر جاگ اٹھے تھے، دہشت کے مارے میرا بدن بُری طرح کانپ رہا تھا۔

جب حواس کچھ بحال ہوئے تو میں نے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی، ماں باپ اور دیگر افرادِ خانہ کو راضی کیا، راتوں رات عشاء کی نَماز ادا کی اور میں نے پانچوں وقت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نَمازِ باجماعت کا اہتمام شروع کر دیا ہے نَمازِ قضا عمری بھی ادا کر رہا ہوں اور ایک مٹھی داڑھی سجانے کا بھی عہد کر لیا ہے۔ وِڈیو کا کاروبار ختم کر دیا ہے، جن لوگوں کے حُقُوق پامال کئے تھے، ان سے صُلْح (صُلْ۔ حْ) کر لی ہے۔ جن کی رقمیں ذِمّے تھیں، ادا کر دی ہیں۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ایک اچّھے مسلمان کی حیثیت سے سنّتوں بھری زندگی گزاروں گا۔ میری اصلاح کا راز جس جس بے عمل مسلمان پر آشکار ہو، کاش! اُس کیلئے بھی وہ باعِثِ اصلاح بن جائے۔

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے ‏ ‏ کب تلک غفلت سحر ہونے کو ہے

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے ‏ ‏ خَتم ہر فردِ بَشَر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا دل ہلا دینے والی تصوُّراتی حِکایت پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہم سب کو اس میں سے **عبرت کے مَدَنی پھول** چُننے چاہئیں۔ اِس سے نصیحت حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تصوُّر ہی تصوُّر میں اِس واقِعہ کو اپنے اوپر گزرتا ہوا محسوس کریں اور پھر اپنے آپ کو خوب ڈرائیں کہ دیکھو ایک بار اور مُہلَت دے دی گئی ہے، اب گناہوں بھری زِندگی سے کَنارہ کَشی کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی ہے۔ ورنہ واقِعی جب موت کی سختیاں شُروع ہو جائیں گی اُس وَقت اپنی ایک نہ چلے گی۔ آہ! نَزع کی سختیاں برداشت نہیں ہو سکیں گی، نَزع کے مُتَعلِّق ایک ہوش رُبا رِوایت پڑھئے

اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیئے۔

مُردہ اگر بتا دے تو......

موت دنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے یہ آروں کے چیرنے سے، **قینچیوں** کے کترنے سے اور **ہانڈیوں** کے اُبالنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہو کر **موت کی سختیاں** لوگوں کو بتا دے تو ان کا عیش و آرام سب ختم ہو جائے اور ان کی نیند اُڑ جائے۔

(شَرحُ الصُّدور ص۳۳ مرکز اہلسنت برکات رضا الھند)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　　قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کو ہے دِکھانا ایک دن　　　اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

﴿2﴾ تڑپتا مُردہ

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے: ایک رات میں نے ایک **سنسنی خیز خواب**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دیکھا خواب ہی خواب میں، میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا، اُس میں مجھے تڑپتا مُردہ نظر آیا، چیخنے کے انداز میں مُنہ کھولنے کے باوُجُود اُس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی! کافی دیر کے بعد وہ ساکِن ہُوا (یعنی تڑپنا بند ہوگیا)۔ اتنے میں ایک شخص نے چابُک نُما چمکدار تار اُس کی پیشاب کی نالی کے سُوراخ میں داخِل کر دی! جس کی اذِیّت سے وہ مُردہ ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا۔ مُردے کی اِس اذِیّت ناک حالت پر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے عذاب دینے والے سے پوچھا: اِس مُردے کو یہ دردناک عذاب کیوں دیا جارہا ہے؟ اُس نے بتایا: ''یہ اپنی دُنیوی زندگی میں زانی تھا۔ اب جب سے مَرا ہے، اسے یہی عذاب دیا جارہا ہے۔'' مجھے اُس مُردے کی حالت پر بَہُت رَحْم آرہا تھا، اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لِٹا دیا اور ویسی ہی باریک سَلاخ میری پیشاب گاہ کے سُوراخ میں بھی داخِل کر دی! میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہیِ بے آب کی طرح تڑپنے لگا، کافی دیر کے بعد جب میری آنکھ کُھلی تو میں سخت تکلیف میں تھا میرا بستر گیلا تھا مجھے

محسوس ہوا کہ پیشاب نکل گیا ہے۔ مگر دیکھا تو بستر تکیے تک پسینے میں تَر بتَر تھا! میں نے جب اُٹھ کر پیشاب کیا تو خون کی طرح سُرخ تھا اور یہ **خون والا پیشاب** چھ ماہ تک جاری رہا، اس سے میں بہُت کمزور ہو گیا، ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ، گُردے مَثانے کے **X-RAY** وغیرہ کروائے، کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر نہ بیماری کی وجہ سامنے آئی نہ ہی مرض میں کمی ہوئی۔ اس دَوران میں نے ملازَمت سے لمبی چھٹی لے لی۔ جب ہر طرح کی دوا ناکام ہوگئی تو پھر میں نے دعا و اِستِغفار کی طرف رُجوع کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مصیبت سے نَجات بخشی۔ آج بھی جب وہ تڑپتا لاشہ یاد آتا ہے تو خوف کے مارے میرے رُونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آگ کا ہار

مذکورہ واقِعہ کہیں پڑھا تھا جسے قدرے تصرُّف کے ساتھ بیان کیا ہے، واقِعی اِس میں عبرت ہی عبرت ہے **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خداوندی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھیئے! زِنا اور اُس کے لَوازِمات یعنی آنکھوں کا زِنا، ہاتھوں کا زِنا، دل کا زِنا، ذِہن کا زِنا اور ہر طرح کے زِنا سے سچّی توبہ کرلیجئے۔

منقول ہے: جس نے اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی آنکھوں کو جہنَّم کی آگ سے پُر کریگا اور جس نے حرام کردہ عورت سے زِنا کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اُس کی قَبْر سے پیاسا، روتا ہوا غمگین اور سیاہ رُو (یعنی کالے چہرے والا) اُٹھائے گا اور اسے تاریکی (یعنی اندھیرے) میں کھڑا کریگا۔ اُس کی گردن میں آگ کا ہار ہوگا اور اس کے جِسْم پر قَطِران (یعنی رانگے) کا لباس ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس سے کلام فرمائیگا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ (قرۃُ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۸)

زانیوں کا انجام

مِعراج کی رات سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تَنُّور جیسے ایک سُوراخ کے پاس پہنچے تو اس کے اندر جھانک کر دیکھا، تو اس میں کچھ

ننگے مرد اور عورَتیں تھیں اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شُعلہ اٹھتا تو مَرد اور عورَتیں دھاڑیں مارتے اور ہائے ہائے کرتے۔ سرکارِ عالم مدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِسْتِفْسار پر سیِّدُنا جبرئیل اَمین علیہ السلام نے عرض کی: یہ زانی مرد اور زانیہ عورَتیں ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج۷ص۲۴۹ حدیث ۲۰۱۱۵ دارالفکر بیروت)

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مَرد مَرد سے حرام کاری کرے تو وہ دُونوں زانی ہیں اور جب عورَت عورَت سے حرام کاری کرے تو وہ دُونوں زانی ہیں۔

(السننُ الکبریٰ ج ۸ ص ۴۰۶ حدیث ۱۷۰۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

زانی کو شَرْمگاہ سے لٹکایا جائیگا

مروی ہوا کہ زَبُور شریف میں ہے: زانیوں کو ان کی شَرْمگاہوں کے ذَرِیعے جہنَّم میں لٹکایا جائے گا اور لَوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔ جب کوئی زانی اِس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرِشتے کہیں گے کہ تیری یہ

آواز اُس وَقت کہاں تھی جب تُو ہنستا تھا، خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دیکھتا اور نہ ہی اس سے حیا کرتا تھا۔ (کتابُ الکبائر ص ۵۵)

﴿3﴾ خوفناک شیر

ایک شخص نے خواب دیکھا، کہ وہ کسی جنگل میں چلا جارہا ہے اتنے میں پیچھے آہٹ محسوس ہوئی مُڑ کر دیکھا تو ایک خوفناک شَیر اُس کے تعاقُب میں چلا آرہا ہے، وہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، شَیر بھی پیچھے دوڑا، اتنے میں ایک گہرا گڑھا آڑے آ گیا، اس نے گڑھے میں جھانک کر دیکھا تو اندر ایک بَہُت بڑا سانپ منہ کھولے بیٹھا نظر آیا! اب یہ بَہُت ڈرا کہ کرے تو کیا کرے! آگے خطرناک سانپ ہے تو پیچھے خوفناک شَیر! اتنے میں اُسے ایک دَرَخت نظر آیا، یہ اُس کی ٹہنی سے لٹک گیا لیکن ایک نئی مصیبت کھڑی ہوگئی، وہ یہ کہ ایک سفید اور ایک سیاہ چُوہا دونوں مل کر اُس ٹہنی کی جڑ کو کُتَر رہے ہیں، اب تو یہ بہت گھبرایا کہ عنقریب یہ دونوں چُوہے ٹہنی کاٹ ڈالیں گے اور میں گر جاؤں گا اور پھر

شَیر اور سانپ کا لقمہ بن جاؤں گا۔ ابھی وہ اسی تَرَدُّد میں تھا کہ اُس کی نظر شہد کے چھتے پر پڑی اور وہ شہد پینے میں مشغول ہو گیا اور شہد کی لذّت میں کچھ ایسا گم ہوا کہ نہ شیر و سانپ کا خوف رہا، نہ ہی دُونوں چوہوں کا ڈر۔ اچانک ٹہنی جڑ سے کٹ گئی اور یہ دھڑام سے نیچے گرا، شَیر اُس پر جھپٹا اور اُس نے چیر پھاڑ کر گڑھے میں گرا دیا اور سانپ اُس کو نگل گیا۔ پھر آنکھ کُھل گئی۔

وہ ہے عَیش و عِشرت کا کوئی مَحَل بھی　　جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی

بس اب اپنے اِس جَہل سے تُو نکل بھی　　یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت میں دنیا کی لذّتیں خواب کی طرح ہیں جو اس کی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے وہ یقیناً غفلت کی نیند سویا ہوا ہے، موت آنے پر وہ جاگ اُٹھے گا۔ مذکورہ بالا خواب میں جنگل سے مُراد دنیا ہے اور

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خوفناک **شیر** موت ہے، جو پیچھے لگی ہوئی ہے، **گڑھا قبر** ہے جو آگے ہے، وہ **سانپ** بُرے اَعمال ہیں جو قَبْر میں ڈسیں گے اور **دو سفید و سیاہ چوہے** دن اور رات ہیں اور وہ ٹہنی زندگی ہے، جسے وہ کاٹ رہے ہیں اور شہد کا چھتّہ دنیا کی فانی لذّات ہیں، جن میں مشغول ہو کر انسان **شیر** (یعنی موت)، **گڑھا** (یعنی قَبر)، **سانپ** (یعنی سزائے اعمالِ بد) اور **سیاہ و سفید چوہوں** (یعنی دن اور رات) کو بھول جاتا ہے مگر وہ دونوں چوہے (یعنی دن اور رات) مل کر اُس کی زندگی کی ٹہنی کو برابر کُترتے رہتے ہیں، جُوں ہی اُس کی مُدّت پوری ہوتی ہے، وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

حسنِ ظاہر پر اگر تُو جائے گا عالَمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ مُنَقَّش سانپ ہے ڈس جائے گا رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

﴿4﴾ پُلْصراط کی دہشت

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز نے حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنّم کو دَہکایا گیا ہے اور اُس پر پُلْصراط رکھ دیا گیا ہے۔ اِتنے میں اُموی خُلَفاء کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ عبدُ الْمَلِک بن مَروان کو حکم ہوا کہ پُلْصراط سے گزرو، وہ پُلْصراط پر چڑھا، مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اُس کے بیٹے ولید بن عبدُ الْمَلِک کو لایا گیا، وہ بھی دوزخ میں جا گرا۔ اس کے بعد سُلیمان بن عبدُ الْمَلِک کو حاضِر کیا گیا اور وہ بھی اِسی طرح دوزخ میں گر گیا۔ ان سب کے بعد یا امیرَ الْمُؤمنین! آپ کو لایا گیا، بس اِتنا سننا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوفزدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا: یا امیرَ الْمُؤمنین! سُنئے بھی تو...... خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامتی کے ساتھ پُلْصراط کو عُبور کر لیا۔ مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ

تعالیٰ عنہ پُلصراط کی دہشت سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اسی عالم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (اِحْیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٣١ دار صادر بیروت)

پُلصراط تلوار کی دھار سے تیز تر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالانکہ غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حُجَّت نہیں۔ پھر بھی آپ نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پُلصراط پر گزرنے کے مُعاملے میں کس قدر حسّاس تھے۔ واقِعی پُلصراط کا مُعاملہ بڑا ہی نازُک ہے۔ پُلصراط بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز تر ہے اور یہ جہنّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خدا عزّوجلّ کی قسم! یہ سخت تشویشناک مَرحلہ ہے، ہر ایک کو اُس پر سے گزرنا ہی پڑے گا۔

صَحابی کا رونا

پُلصراط کا مَرحلہ آسان نہیں، ہمارے اَسلاف اس ضِمن میں بے حد مُتَفَکِّر (مُ۔تَ۔فَکْ۔کِر) اور مغموم رہا کرتے تھے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بار روتے دیکھ کران کی زَوجہ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ فرمایا: مجھے (پارہ 16 سورۂ مریم میں وارِد شدہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد آ گیا، وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (ترجمۂ کنزُالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو) یہ تو جان لیا کہ میں نے اس میں داخل ہونا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ میں اس سے نَجات بھی حاصل کرسکوں گا یا نہیں۔ (اَلْمُستَدرَك لِلحاكِم ج ٤ ص ٦٣١ حدیث ٨٧٤٨، اَلتَّخْوِيف مِنَ النَّار ص ٢٤٩)

وارِدُھا سے مراد

صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا خوفِ خدا عزوجل مرحبا! سورۂ مریم کی آیت نمبر 71 میں لَفظ ''وارِدُھا'' (یعنی دوزخ سے گزرنے کے بارے میں) حضرتِ سیِّدَتُنا حَفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیِّدُ نا عبد اللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے خیال میں بات یہ تھی کہ قرآنِ کریم کے ان الفاظ میں ''وَارِدُھَا'' کے معنیٰ دَاخِلُهَا

(یعنی دوزخ میں داخل ہونے) کے ہیں۔" (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۵۹۹ تحت الحدیث ۶۲۲۷، اَلتَّخویف مِنَ النّار ص ۲۴۹، البدور السافرۃ ص ۳۳۸)

پُلصراط پندرہ ہزار سال کی راہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے، پُلصراط کا سفر نہایت ہی طویل ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے: پُلصراط کا سفر ۱۵ پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، ۵ پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، ۵ پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور ۵ پانچ ہزار سال برابر کے۔ پُلصراط بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے اور وہ جہنَّم کی پُشت پر بنا ہوا ہے اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کمزور ونڈھال ہوگا۔

(البدور السافرۃ ص ۳۴۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پُلصراط سے گزرنے کا منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصوُّر کیجئے! اُس وقت کیا گزر رہی ہوگی جب

میدانِ قیامت میں سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، بھیجے کھول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دل اُبل کر گلے میں آگئے ہوں گے ایسے دردناک حالات میں **پُلصراط** سے گزرنے کا مرحلہ درپیش ہوگا۔ اِس سے گزرنے کیلئے دنیوی طاقتور باکسر، کڑیل نوجوان و پہلوان، تیز وطرّار اور سُبک رفتار، خلاباز و کراٹے باز، اور ہٹے کٹے مُسٹنڈے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ عافیت نشان کے مطابق **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے سبب کمزور وزار اور نحیف ونزار رہنے والے **پُلصراط** کو بآسانی پار کرلیں گے۔

ہر ایک پُلصِراط سے گزرے گا

اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حَفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے امّید ہے کہ جو غَزوۂ بدر اور حُدَیبیہ میں حاضِر تھے وہ آگ میں داخل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کیا **اللہ** تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ﴿۷۱﴾

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم ۷۱)

ترجمۂ کنزُالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمّے پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، کیا تُو نے نہیں سنا:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴿۷۲﴾

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم ۷۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

(سُنَن ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٥٠٨ حدیث ٤٢٨١ دارالمعرفة بیروت)

مُجرِمین جہنّم میں گر پڑیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ **خوفِ خدا** عزوجل رکھنے والے مؤمنین بچالئے جائیں گے اور مجرِمین وظالمین جہنّم میں گر پڑیں گے۔ آہ! آہ! آہ! انتہائی دشوار مُعاملہ ہے،

ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مغلوب شہا نفسِ بدکار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

اے ربّ (عزوجل) کے حبیب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) آؤ اے میرے طبیب آؤ

اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند **سنّتیں** اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جوتے بکثرت استِعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿3﴾ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں

(یعنی الٹی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے تا کہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦٥ حدیث ٥٨٥٥) **نزھۃُ القاری** میں ہے: مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجِد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وَقْت اِس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جُوتا نکال کر مسجِد میں داخل ہو۔ اور جب مسجِد سے باہَر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نُزہۃ القاری ج ٥ ص ٥٣٠ فرید بک اسٹال)

4 مَرد مردانہ اور عورت زنانہ جُوتا استِعمال کرے **5** کسی نے **حضرت** سیِّدتُنا عائِشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جُوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہے۔(اَبُو دَاوٗد ج٤ ص٨٤ حدیث٤٠٩٩) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضْع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضْع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مَرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ١٦ ص ٦٥ مکتبۃ المدینہ) ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جوتے کو دیکھنا اور اُس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زَوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اَوندھا پڑا رہا تو شیطان اُس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تَخْت ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور حصہ٥ ص٥٩٦) اِستعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ **طرح طرح کی ہزاروں** سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصل

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) : جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُوسری منزِل سے بَچّہ گر پڑا!

تَرغیب وتَحریص کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک انوکھی مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۲۵ھ میں میرے بھانجے کے ابّو **عاشقانِ رسول** کے ساتھ 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران ان کا دُو سالہ **مَدَنی مُنّا** عمارت کی دُوسری منزِل سے گر پڑا۔ مَحَلّے والے گھبرا کر دوڑ پڑے کہ اتنی بلندی پر سے گرنے والا بچّہ کہاں زندہ بچے گا۔ مگر لوگوں کی حیرت کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اُس وَقت انتِہا نہ رہی جب دیکھا کہ وہ مَدَنی مُنّا روتا ہوا صحیح سلامت کھڑا ہو گیا ہے! جب **مَدَنی مُنّے** کے ابّو **مَدَنی قافِلے** سے لوٹ کر گھر آئے اور اپنے **مَدَنی مُنّے** کو بِالکل ٹھیک ٹھاک پایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ ان کا یہ ذِہن بنا کہ یہ سب **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت ہے جو ایسا زِندہ کرِشمہ دیکھنے کو ملا۔ چُنانچِہ انہوں نے اُسی وَقت یہ نیّت کی کہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ماہ میں 12 دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔

رب حفاظت کرے اور کفایت کرے گا تَوَکُّل کریں قافِلے میں چلو
حادِثہ ہو کوئی عارِضہ ہو کوئی سب سلامت رہیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا عزوجل کے مسافروں کی تو کیا بات ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں کسی کو تنہا نہیں چھوڑتیں۔ اللہ کریم عزوجل کی قدرت بَہُت ہی عظیم ہے۔ دُوسری منزِل سے گرنے والے بچّے کا یوں سلامت

رہ جانا یقیناً کرشمۂ قدرت ہے۔ آیئے اِس سے بھی زیادہ حیرت انگیز حِکایت مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ

قَبْر سے بچّہ زِندہ بَر آمد ہُوا!

ایک شَخْص امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں اپنے بیٹے کے ساتھ آیا۔ بیٹے کی صُورت ہُو بَہُو اپنے والِد سے ملتی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نے ان باپ بیٹوں کے درمیان جتنی مُشابَہَت دیکھی اِس سے پہلے کبھی کسی اور میں نہیں دیکھی۔ والِد نے عرض کی: عالی جاہ! اِس بچّے کا واقِعہ نہایت ہی عجیب وغریب ہے۔ میں سفر پر جانے لگا تو یہ بچّہ ماں کے پیٹ میں تھا، بیوی نے کہا: تُم اِس کو کس کے سِپُرد کر کے جارہے ہو؟ میں نے کہا: "میں نے اس کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے سپُرد کیا۔" جب سفر سے لوٹ کر آیا تو گھر کو مُقفَّل (بند) پایا۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ بیوی کا اِنتِقال ہو چکا ہے، میں فاتحہ پڑھنے اُس کی قَبر پر گیا تو ایک روشن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

شُعلہ اُس کی قَبر پر دیکھا۔ میں نے سوچا بیوی تو نیک تھی یہ شُعلہ کیسا؟ میں ضَرور کھود کر دیکھوں گا۔ جب قَبر کھودی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس میں چاند سا مَدَنی مُنّا موجود ہے جو مَری ہوئی ماں کے اِرْد گِرد اُچھل کود کر کھیل رہا ہے! غیب سے آواز آئی: ''یہ وہ بچّہ ہے جس کو تُو نے سفر پر جاتے وَقْت ہمارے سِپُرد کیا تھا، لے اَمانت سنبھال، اگر بیوی کو بھی ہمارے سِپُرد کر جاتا تو وہ بھی تُجھ کو مل جاتی۔ (فُتوحاتُ الرَّبّانِیّہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار شفاعت فرمائیں گے

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے میری سنّت میں سے چالیس حدیثیں میری اُمت پر یاد کیں تو میں اسے قیامت کے روز اپنی شفاعت میں داخل فرماؤں گا۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۲۴ حدیث ۸۶۳۷)

طالبِ علمِ دین کو کُنویں کا مینڈک کہنا

سُوال: دینی طالبِ عِلم یا عالِمِ دین کو بَنظرِ حقارت **کُنویں کا مینڈک** کہنا کیسا ہے؟

جواب: کُفر ہے۔

''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے کسی بات پر حقارت کے ساتھ کہا: ''**مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!**'' اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: کفر ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں؟'' کہنا **کُفر** ہے (فتاوٰی رضویہ ج ١٤ ص ٢٤٤) جبکہ عُلَماء کی تحقیر مقصود ہو۔

''دین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے'' کہنا کیسا؟

سُوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دین کو آسان اُتارا تھا مگر

مولویوں نے مشکِل بنا دیا!"

جواب: یہ عُلَماء کی توہین کی وجہ سے **کلمۂ کُفر** ہے۔ کیونکہ **فُقَہائے کرام** رَحِمَهُمُ اللهُ السّلام فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ. یعنی اَشراف (ساداتِ کرام) اور عُلَماء کی تَحقیر (انہیں گھٹیا جاننا) **کُفر** ہے۔ (مَجمعُ الْاَنہُر ج۲ ص۵۰۹)

سنّی عالم کے بیان کی تحقیر

سُوال: قران وحدیث کی روشنی میں کئے جانے والے بدمذہبوں کے رَدّ پر مُشتمِل عُلَمائے اہلسنّت کے بیان کو بطورِ تحقیر "بَڑاہُوڑی" کہنا کیسا ہے؟

جواب: **کُفر** ہے۔ ہاں اگر صِرف اندازِ بیان کو نامناسب کہنا مقصود ہو تو **کُفر** نہیں۔

مولویوں والا انداز

سُوال: سُنّی عالمِ دین کی طرز پر قران وسنّت کے مطابق کئے جانے والے

کسی مبلّغ کے بیان کو حقارتاً ''مولویوں والا انداز'' کہنا کیسا؟

جواب: **کُفر** ہے۔ کیوں کہ اِس میں علُمائے حق کی **توہین** ہے۔

''عالم سارے ظالم'' کہنے کا حکمِ شرعی

سُوال: ''عالم سارے ظالم'' یہ مَقُولہ کیسا ہے؟

جواب: مُطلَقاً علُماءِ حقّہ کے بارے میں ایسا جملہ کہنا **کُفر** ہے۔

عالِم دین کو حَقارت سے مُلّا کہنا

سُوال: جو علُمائے کرام کو تحقیر کی نیّت سے ''مُلّا مُلّا'' یا ''مُلّا لوگ'' کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بَسَبَبِ علمِ دین علمائے کرام کی تحقیر کی نیّت سے کہا تو **کلِمۂ کُفر** ہے۔ چُنانچہ ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی فرماتے ہیں: ''جس نے (توہین کی نیّت سے) **عالم** کو عُوَیلِم یا علَوی (یعنی مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اولاد) کو علُیَوی کہا اُس نے **کفر** کیا۔

(مِنَحُ الرَّوض ص ٤٧٢) اُردو خواں "عُوَیلِم" یا "عُلَیوِی" نہیں بولتے۔

البتّہ بعض اوقات بے باکوں کی زَبانوں سے **مولوا، مُلّٹو** وغیرہ الفاظ سننا (سگِ مدینہ کو) یاد پڑتا ہے۔ بہر حال **عالِمِ دین کی بَسَبَبِ علمِ دین توہین کرنا یا علوی صاحِبان یا ساداتِ کرام کی شرافتِ** حَسَب نَسَب کے سبب کسی قسم کا توہین آمیز لفظ بولنا **کُفر** ہے۔

"مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے" کہنا

سُوال: "دُنیوی تعلیم حاصِل کرو گے تو عیش کرو گے، علمِ دین سیکھ کر مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے" یہ کہنا کیسا؟

جواب: اِس جملہ میں علمِ دین کی توہین کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے۔ قائل پر **توبہ وتجدیدِ ایمان** لازِم ہے اور اگر علم وعلماء کی توہین ہی مقصود تھی تو **قَطعی کفر** ہے قائل **کافر و مُرتَد** ہو گیا اور اُس کا نکاح بھی ٹوٹا اور پچھلے نیک اعمال بھی ضائع ہوئے۔

بیان 6

تخریج شدہ

سیاہ فام غلام

(12 مُعجِزات)

ورق اُلٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سیاہ فام غلام (12 مُعجِزات)

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (48 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دِل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ الْمُتَوَکِّلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: جِبرئیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عَرض کی کہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمّد! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رَحمتیں نازِل کروں اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۱۸۹، حدیث ۹۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے 12 ربیعُ النور شریف (۱۴۳۰ھ) کے اجتماعِ مِیلاد میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: رب کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ ملائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مصیبتوں سے سلامت رکھنا۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح ج ۲ ص ۱۰۲ ضیاء القرآن)

مصطفٰے جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۱﴾ سیاہ فام غلام

صَحْرائے عَرَب میں ایک قافِلہ اپنی منزِل کی طرف رَواں دَواں تھا۔ اثنائے راہ (یعنی راستے میں) پانی خَتْم ہوگیا۔ قافِلے والے شدّتِ پیاس سے بے تاب ہو گئے اور موت ان کے سَروں پر مَنڈلانے لگی کہ کرم ہوگیا۔

ناگہانی آں مُغِیثِ ہر دو کون
مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پیدا شُدہ از بہرِ عون

یعنی اچانک دونوں جہاں کے فریاد رَس میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

والہٖ وسلَّم ان کی اِمداد کے لیے تشریف لے آئے۔ اہلِ قافِلہ کی جان میں جان آ گئی!

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ سامنے جو ٹیلہ ہے اس کے پیچھے ایک سانڈنی سُوار (یعنی اونٹ سوار) **سیاہ فام حبشی غلام** سُوار گزر رہا ہے، اس کے پاس ایک مَشکیزہ ہے، اُسے سانڈنی سَمیت میرے پاس لے آؤ۔'' چُنانچِہ کچھ لوگ ٹیلے کے اُس پار پہنچے تو دیکھا کہ واقِعی ایک سانڈنی سُوار **حبشی غلام** جا رہا ہے۔ لوگ اس کو **تاجدارِ رسالت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں لے آئے۔ **شَہَنشاہِ خیرُ الانام** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُس **سیاہ فام غلام** سے مَشکیزہ لے کر اپنا دستِ بابَرَکت مَشکیزے پر پھیرا اور مَشکیزے کا منہ کھول دیا اور فرمایا:

''آؤ پیاسو! اپنی پیاس بجھاؤ۔'' چُنانچِہ اہلِ قافِلہ نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے برتن بھی بھر لئے۔ وہ **حبشی غلام** یہ مُعجِزہ دیکھ کر **نبیوں کے سرور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دستِ انور چومنے لگا۔ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے

اپنا دستِ پُر انوار اُس کے چہرے پر پھیر دیا۔

شُد سپَید آں زِنگی زادۂ حَبَش
ہمچو بدر و روزِ روشن شُد شَبَش

یعنی اُس حبشی کا سیاہ چہرہ ایسا سفید ہوگیا جیسا کہ چودھویں کا چاند اندھیری رات کو روزِ روشن کی طرح منوّر کر دیتا ہے۔ اُس حبشی کی زَبان سے کلمۂ شہادت جاری ہوگیا اور وہ **مسلمان** ہوگیا اور یوں اُس کا دل بھی روشن ہوگیا۔ جب مسلمان ہو کر وہ اپنے مالِک کے پاس پہنچا تو مالِک نے اسے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا۔ وہ بولا: میں وُہی آپ کا غلام ہوں۔ مالِک نے کہا: وہ تو **سیاہ فام غلام** تھا۔ کہا: ٹھیک ہے مگر میں **مَدَنی حُضور سراپا نور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر ایمان لا چکا ہوں۔ میں نے ایسے **نُورِ مُجسّم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی غلامی اختیار کر لی ہے کہ اُس نے مجھے بدرِ مُنیر (یعنی چودھویں کا روشن چاند) بنا دیا، جس کی صُحبت میں پہنچ کر سب رنگ اُڑ جاتے ہیں، وہ تو کفر و معصیَت کی سیاہ

رنگت کو بھی دُور فرما دیتے ہیں، اگر میرے چہرے کا سیاہ رنگ اُڑ گیا تو اِس میں کون سی تعجُّب کی بات ہے! (مُلَخَّص از مثنوی شریف مُتَرجَم، ص ۲۶۲)

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دو جہان کے سلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان پر میری جان قربان! اَللّٰہ اَللّٰہ! پہاڑ کے پیچھے گزرنے والے آدمی کی بھی کس شان سے خبر دیں کہ اُس کا رنگ کالا ہے اور وہ سانڈنی پر سوار ہے اور اُس کے پاس مشکیزہ بھی ہے، پھر عطائے الٰہی عزوجل سے ایسا کرم فرمایا کہ مشکیزہ کے پانی نے سارے قافِلے کو کفایت کیا اور مشکیزہ اُسی طرح بھرا رہا، مزید سیاہ فام غلام کے منہ پر **نورانی ہاتھ** پھیر کر کالے چہرے کو نور نور کر دیا حتّٰی کہ اُس کا دل بھی روشن ہو گیا اور مشرَّف بہ اسلام ہو گیا۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نور والا آیا ہے نور لیکر آیا ہے

سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿2﴾ روشنی بَخْش چہرہ

حضرتِ سیِّدُنا اُسید بن اَبی اُناس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(الخصائِصُ الکُبری لِلسُّیُوطی ج۲ ص۱۴۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ،تاریخ دمشق ج۲۰ ص۲۱)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿3﴾ سراپا نور کی روشنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی کے چہرے اور سینے پر دستِ پُر انوار پھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے تو خود حُضُور سراپا نُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنی نورانیت کا کیا عالم ہوگا! ''دارِمی شریف'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جب **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گفتگو فرماتے تو دیکھا جاتا گویا حُضُور پُر نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اگلے مبارَک دانتوں کی مقدّس کھڑکیوں سے **نور** نکل رہا ہے۔''

(سُنَنُ الدّارِمیّ ج ۱ ص ٤٤ رقم ٥٨، دارالکتاب العربی بیروت)

ہیبتِ عارِض سے تھرّاتا ہے شُعلہ نور کا

کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گُپھا نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿4﴾ دیواریں روشن ہو جائیں

"**شِفاءِ شریف**" میں ہے: جب رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **مُسکراتے تھے تو دَرو دِیوار روشن ہو جاتے۔**

(اَلشِّفا ص ٦١ ، مرکز اھل سنت برکات رضا، ھند)

اب مسکراتے آیئے سُوئے گناہ گار
آقا اندھیری قبر میں عطّار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ گُمشدہ سُوئی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: میں سَحَری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک **سُوئی** ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چَراغ بھی بُجھ گیا۔ اِتنے میں **مدینے کے تاجدار**، مَنْبَعِ انوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم گھر میں داخل ہوئے اور سارا گھر مدینے کے تاجور صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور کے نور سے روشن ومنوّر ہوگیا اور گمشدہ سُوئی مل گئی۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۳۰۲ موسسة الریان بیروت)

سُوزَنِ[1] گُمشدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمّد

سبحٰنَ اللّٰه ! حضور پُرنور، سراپا نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شانِ نورٌعلیٰ نور کی بھی کیا بات ہے! **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نوری بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔

(رِسالہ نورمع رسائل نعمیہ ص ۳۹، ۴۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

مدینہ

[1] سُوزَن یعنی سوئی

سرکار کی بَشَرِیَّت کا انکار کرنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی حقیقت نور ہے مگر یہ یاد رکھئے کہ بَشَرِیَّت کے انکار کی اجازت نہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **بَشَرِیَّت کا مُطلَقاً انکار کُفر** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۴ ص ۳۵۸) لیکن آپ کی بَشَرِیَّت عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ آپ سیِّدُ البشر، افضلُ البَشَر اور خیرالبشر ہیں۔

پروردگار کا فرمانِ نور بار ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾

(پ ۶، المآئدہ ۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارَکہ میں نور سے مُراد حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

چُنانچہ سیِّدُنا امام محمد بن جَرِیر طَبَری علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتَوَفّٰی 310 ھجری) نے فرمایا: یَعْنِیْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم) یعنی نور سے مُراد محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہیں۔ (تَفْسِیْرُ الطَّبَرِیْ ج۴ ص۵۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جلیلُ القدر، حافِظُ الحدیث امام ابوبکر عبدالرَّزّاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ''اَلْمُصَنَّف'' میں حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)! میرے ماں باپ حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) پر قربان! مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟'' فرمایا: اے جابر! بے شک بالیقین، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔'' (فتاوی رضویہ ج۳۰ ص۶۵۸، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف، لِعبدالرَّزّاق، ص ۶۳ رقم ۱۸) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرا مشورہ ہے کہ ''نور'' کے مسئلہ پر تفصیلی معلومات کیلئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت،

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کا ''رسالہ نور'' کا مُطالعہ فرمائیے۔

مرحبا آیا ہے کیا موسم سُہانا نور کا بُلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا

نور کی بارش چھما چھم ہوتی آتی ہے اسیر لو رضا کے ساتھ بڑھ کر تم بھی حصہ نور کا

﴿6﴾ قُوّتِ حافظہ عطا فرمادی

سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! میں آپ سے ارشادِ گرامی سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلادی تو مالِک جنّت، قاسِمِ نعمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے دستِ رحمت سے چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا: ''اے ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اِسے اٹھالو اور سینے سے لگالو۔'' میں نے حکم کی تعمیل کی۔ اِس کے بعد (میرا حافِظہ اِس قدر مضبوط ہوگیا کہ) میں کوئی بھی چیز نہیں بھولا۔

(صَحِیحُ البخاریّ ج۱ ص۲۰۱، حدیث۱۱۹، ۲۳۵۰، ۹٤٦۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علی محمَّد

سُنتوں بھرے بیانات سُنتے رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، **اللّٰہُ غفّار** عَزَّوَجَلَّ نے مَدَنی سرکار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو بے شمار اِختیارات سے نوازا ہے۔ بے شک مادّی چیزیں دینا بھی اپنی جگہ مگر ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے تو نظر نہ آنے والی شے **قوّتِ حافظہ** بھی اپنے غلام اور ہمارے آقا حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دی!

میری مَدَنی التجاء ہے کہ اس طرح کے ایمان افروز بیانات سننے کیلئے عشقِ رسول سے بھر پور **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمتوں اور سنّتوں بھرے بیانات بھی سننے کو ملیں

گے اور عاشقانِ رسول کی صُحبت سے ایمان کو تازگی بھی ملتی رہے گی۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتے رہئے، مَدَنی قافِلوں کے مسافر بنئے، ہو سکے تو روزانہ مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ کم از کم ایک عدد رسالہ پڑھ لیجئے اور سنّتوں بھرے بیان کی ایک آڈیو یا وِڈیو کیسٹ بھی سُن لیجئے، اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ دین و دنیا کی بَرَکتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

میں گمراہی سے کیسے نکلا!

آپ کی ترغیب وتحرِیص کیلئے کیسٹ سننے کے تعلُّق سے ایک مَدَنی بہار اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں: تنظیمی ترکیب کے مطابق ھند بغدادی کے ایک شہر ملکا پور کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں نے تقریباً پانچ سال مُلک سے باہَر گزارے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت رہی جس کی نُحوست سے میرے صاف ستھرے رحمت بھرے اسلامی عقائد میں بگاڑ آنے لگا۔ اس دَوران ہند واپسی ہوئی، بُرے عقائد پر مبنی 30 آڈیو اور وِڈیو کیسٹیں بھی ساتھ لیتا آیا۔ خدا کا کرنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) :مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایسا ہوا کہ ایک **سبز سبز عمامہ شریف** والے اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوگئی، انہوں نے پیار بھرے انداز میں مجھ پر **انفرادی کوشش** فرمائی اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ ایک V.C.D. تحفۃً پیش کی[1]۔ گھر آ کر میں نے V.C.D. چلادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُوں جُوں V.C.D. چلتی رہی تُوں تُوں میرے دل سے گمراہی کی سیاہی دُھلتی رہی، V.C.D. ختم ہوگئی، میرا دل بے ساختہ پکار اُٹھا کہ یقیناً یہ **V.C.D. اہلِ حق** کی ہے یہ چہرے جھوٹوں کے چہرے نہیں ہیں۔ میں نے عہد کرلیا ہے کہ اس V.C.D. والوں کے عقائد کو عمر بھر نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے جوش کے عالم میں ساتھ لائی ہوئی گمراہ کُن 30 آڈیو اور وِڈیو کیسٹیں ضائع کردیں کہ کہیں انہیں سُن یا دیکھ کر کوئی دوسرا مسلمان گمراہ نہ ہوجائے۔

[1] اس V.C.D. کا نام "دیدارِ امیرِ اہلسنّت" ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کرلیجئے یا انٹرنیٹ پر ویب سائٹ www.dawateislami.net پر مُلاحظہ فرمالیجئے۔ ۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اللہُ غفار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو علمِ غیب حاصل ہے اور سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے بھی ہیں۔ اِس ضمن میں ایک ایمان افروز روایت پڑھئے اور جھومئے:

﴿7﴾ غیبی خبر

حضرتِ سیِّدَتُنا اُنَیسہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: مجھے میرے والدِ محترم نے بتایا: میں بیمار ہوا تو **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میری عِیادت کے لئے تشریف لائے دیکھ کر فرمایا: تمہیں اس بیماری سے کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن تمہاری اُس وقت کیا حالت ہوگی جب تم میرے وِصال کے بعد طویل عمر گزار کر **نابینا** ہوجاؤ گے؟ یہ سن کر میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میں اس وقت حُصولِ ثواب کی خاطر **صَبْر** کروں گا۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گے تو بغیرِ حساب کے جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔ چُنانچِہ صاحِبِ شیریں مَقال، شَہَنشاہ خوش خِصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ظاہِری وصال کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی، پھر ایک عرصہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بینائی لوٹا دی اور ان کا انتِقال ہو گیا۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّة لِلْبَیْهَقِی ج٦ ص٤٧٩، دار الکتب العلمیة بیروت)

اے عَرَب کے چاند چمکا دے مری لوحِ جَبیں
ہو ضِیاء کو پھر مدینے میں نظارہ نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی بے شمار آیاتِ مبارَکہ سے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے علمِ غیب کا ثُبوت ملتا

ہے۔ یہاں صرف ایک آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے چُنانچہ پارہ 30 سورۃ التَّکویر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر ۲٤)

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائقِ بخشش)

بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت آئے یا مسلمان معذور ہو جائے تو اسے صَبْر کرکے اَجْر کا حقدار بننا چاہیے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صَبْر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنّت دوں گا۔"

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج٤ ص٦ حدیث ٥٦٥٣، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
شِکوہ نہ عاشِقوں کی زبانوں پہ آسکے

﴿9﴾ دیو پیکر اُونٹ

مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیمًا میں ایک تاجر آیا۔ اس سے ابوجَہل نے مال خرید لیا مگر رقم دینے میں پَس وپَیش کی۔ وہ شَخْص پریشان ہو کر اہلِ قُریش کے پاس آکر بولا: آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھ غریب اور مسافر پر رحم کھائے اور ابوجَہل سے میرا حق دلوائے؟ لوگوں نے مسجِد کے کونے میں بیٹھے ہوئے **ایک صاحِب** کی طرف اشارہ کر کے کہا: ان سے بات کرو، یہ ضَرور تمہاری مدد کریں گے۔ اہلِ قریش کے ''ان صاحِب'' کے پاس بھیجنے کا منشا یہ تھا کہ اگر یہ صاحِب ابوجَہل کے پاس گئے تو وہ ان کی توہین کرے گا اور یہ لوگ (یعنی بھیجنے والے) اس سے حَظ (یعنی لُطف) اُٹھائیں گے۔ مسافر نے اُن صاحِب کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا اَحوال سنایا۔ وہ اٹھے اور ابوجَہل کے دروازے پر تشریف لائے اور دستک دی۔ ابوجَہل

نے اندر سے پوچھا: کون ہے؟ جواب ملا: **محمد** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ۔ ابوجَہل دروازے سے باہَر نکلا، اُس کے چہرے پر ہَوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ بے کسوں کے فریاد رَس **محمدِ عَرَبی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس کا حق کیوں نہیں دیتا؟ عرض کی: ابھی دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گیا اور رقم لاکر مسافر کے حوالے کر دی اور اندر چلا گیا۔ دیکھنے والوں نے بعد میں پوچھا: ابوجَہل! تم نے بَہُت عجیب کام کیا۔ بولا: بس کیا کہوں، جب **محمدِ عَرَبی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنا نام لیا تو ایک دم مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ جُونہی میں باہَر آیا تو ایک لرزہ خیز منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دیو پیکر اُونٹ کھڑا ہے۔ اتنا خوف ناک اونٹ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چُپ چاپ بات مان لینے ہی میں مجھے عافِیَت نظر آئی ورنہ وہ اُونٹ مجھے ہڑَپ کر جاتا۔ (الخصائص الکُبریٰ لِلسُّیُوطی ج ۱ ص ۲۱۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

والله! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ!" کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عَزَّوَجَلَّ میرے سردار، میرے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ حمایت نشان بھی کیا خوب ہے! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کس طرح دُکھیاروں اور غم کے ماروں کی اِمداد فرماتے اور مظلوموں کے حُقوق دِلواتے تھے۔ اور اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے محبوب پر کس قدر مہربان ہے اور دشمن کے مقابلے میں کس طرح آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مدد فرماتا ہے! ابوجہل جو کہ ازلی کافِر اور سدا کیلئے ایمان سے محروم تھا، اِتنا عظیم الشّان مُعجِزہ آنکھوں سے دیکھنے کے باوُجود بھی بے ایمان ہی رہا! بس نصیب اپنا اپنا ؎

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿9﴾ شیر آگئے!

اللہ مُجیب عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ایک اور عظیم الشان مُعجِزے اور بد نصیب ابوجَہْل کی گوربا طِنی یعنی باطِن کے اندھے پن کی حِکایت سَماعت فرمایئے: **ہمارے میٹھے میٹھے** آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم چُونکہ لوگوں کو نیکی کی دعوت ارشاد فرمایا کرتے تھے لہٰذا کفارِ قریش آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دشمن ہو گئے تھے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو طرح طرح سے ایذائیں پہنچاتے تھے۔ ایک بار **شَہَنْشاہِ ابرار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم وادیٔ حَجُون کی طرف تشریف لے گئے۔ موقع پاکر ایک دشمنِ سِتمگر نضر (نامی کافر) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو شہید کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا۔ جونہی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے قریب پہنچا ایک دم خوف زدہ ہو کر پلٹا اور سر پر پاؤں رکھ کر شہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جب ابوجَہْل نے یہ حالت دیکھی تو ماجرا دریافت کیا۔ کہنے لگا: "میں نے آج بارادۂ قتلِ مُحَمَّدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیچھا کیا تھا، جب میں قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مُنہ کھولے، دانت کچکچاتے ہوئے چند شیر میری طرف بڑھے چلے آرہے ہیں! لہٰذا بھاگتے ہی بنی۔ اتنا عظیم الشان معجزہ سن کر بھی بدنصیب ابوجَہل بولا: یہ بھی محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جادو ہی کا کارنامہ ہے۔ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔"

(الخصائصُ الکُبریٰ لِلسُّیوطی ج۱ ص۲۱۵)

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصُّب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ اپنے والِدَینِ کریمَین کو زندہ کیا

ہر ایک کو اپنے ماں باپ پیارے ہوتے ہیں پھر ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کیوں پیارے نہ ہوں گے! اپنے والِدَینِ کریمَین کو اپنی پیاری اُمّت کے ساتھ شُمُولیت کی خاطِر عطائے ربِّ قادِر عَزَّوَجَلَّ سے کیسا عظیم الشّان

مُعجِزہ دکھایا۔ آپ بھی سنئے اور جھومئے: **اِمام ابو القاسِم عبدُالرَّحمٰن سُہَیلی** (مُتَوَفّٰی 581ھجری) **''اَلرَّوْضُ الْاُنُف''** میں نَقل کرتے ہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت کرتی ہیں، **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے دعا مانگی: **''یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ماں باپ کو زندہ کردے۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **حبیب** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی دعا کو شَرَفِ قَبولیَّت بخشتے ہوئے **دونوں کو زندہ کردیا** اور وہ دونوں سلطانِ دو جہان صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پر ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مزاراتِ طیِّبات میں تشریف لے گئے۔

(اَلرَّوْضُ الاُنُف ج۱ ص۲۹۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والدینِ کریمین توحید پر تھے

ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ابھی اپنی اَمّی جان سیِّدَتُنا آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارَک پیٹ میں تھے کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے والدِ ماجِد حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا سے پردہ فرمالیا اور جب مکّی مدنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی عمر شریف 5 یا 6 برس کی ہوئی تو والِدہ ماجِدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں اور محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، صاحبِ جُودونَوال، سرکارِ خوش خِصال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے چالیس سال کی عمر شریف میں اعلانِ نُبُوَّت (نُ۔بُو۔وَت) فرمایا۔ اِس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ سلطانِ دارَین، سرورِ کونین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والِدَینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حالتِ کفر میں فوت ہوئے تھے اور عذابِ قبر میں مبتَلا تھے اِس لئے سرکارِ دو جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا تاکہ عذاب سے

نجات پائیں۔ ہرگز ایسا نہیں تھا بلکہ وہ دونوں توحید پر قائم تھے اور زندگی میں کبھی بھی اُنہوں نے بُت پرستی نہیں کی تھی۔ محبوبِ ربُّ العزّت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے انہیں اپنی امت میں شامل کرنے کے لیے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔

مجھ کو اب کلمہ پڑھا جا میرے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

تیرا مجرم شہا دنیا سے چلا جاتا ہے

یونُس علیہ السّلام والی مچھلی جنّت میں جائیگی

حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "تفسیرِ روحُ البیان" میں نقل فرماتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین دن یا سات دن یا چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ لٰہذا وہ مچھلی جنّت میں جائے گی۔"

(روحُ البیان، ج۵ ص۲۲۶، ۵۱۸، کوئٹہ)

والدینِ کریمین جنّتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے نبی حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند دن رہیں وہ مچھلی جَنَّت میں جائے اور جس **بَطْنِ آمِنہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا میں حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے آقا، **محمد مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ **بی بی آمِنہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا **معاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کُفر پر دنیا سے جائیں اور عذابِ قبر میں مبتلا رہیں یہ کیوں کر ہوسکتا ہے۔ یقیناً **سلطانِ کونین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **والِدَین کریمین** رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حیاتِ طَیِّبہ کا ہر لمحہ توحید پر گزرا اور وہ **جنّتی** ہیں۔ بلکہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **تمام آباؤ اَجداد** اہلِ حق تھے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **فتاوٰی رضویہ جلد** 30 صَفْحہ 267 تا 305 کا مُطالَعہ فرمائیے۔

خدا (عزوجل) نے کیا ان کو بے مِثْل پیدا — نہیں دو جہاں میں مثالِ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

خدا (عزوجل) اور نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا ہے اُس پہ تو سایہ — جسے ہر گھڑی ہے خیالِ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

﴿11﴾ مُردہ بکری زندہ ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار نبیوں کے سردار، سرکارِ ذی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر ہوئے تو **مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے چہرۂ پُرانوار پر بھوک کے آثار دیکھے۔ گھر آکر زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: گھر میں کچھ کھانے کے لیے بھی ہے؟ عرض کی: گھر میں **ایک بکری** اور تھوڑے سے **جَو** کے دانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ **بکری** ذَبْح کر دی گئی، جَو پیس کر روٹیاں پکا کر سالن میں بِھگو کر ثَرِید تیار کیا گیا۔ **سیِّدُنا جابِر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ ثَرید کا برتن اٹھا کر **مدینے کے تاجور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں پیش کر دیا۔

رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے **مجھے** حکم دیا: ''اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جاؤ لوگوں کو بُلا لاؤ۔'' جب **صَحابۂ کرام** علیہم الرضوان حاضِر ہو گئے تو ارشاد ہوا: میرے پاس **تھوڑے تھوڑے** بھیجتے جاؤ۔ چُنانچہ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان حاضِر ہوتے اور کھانا تناوُل فرما کر چلے جاتے، جب سب کھانا کھا چکے تو میں نے دیکھا کہ

برتن میں ابتداءً جتنا کھانا تھا اُتنا ہی اب بھی موجود ہے۔ نیز **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کھانے والوں کو فرمار ہے تھے کہ ہڈی مت توڑنا۔ **سرکارِ دو جہاں** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے سب ہڈّیاں جَمْع کرنے کا حکم فرمایا۔ جب ہڈّیاں جَمْع ہو گئیں تو **سرورِ کائنات**، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ مبارک ہڈّیوں پر رکھ کر کچھ پڑھا۔ **ہڈّیوں میں حَرَکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اے جابر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ! **اپنی بکری** لے جاؤ۔ میں بکری لے کر جب گھر آیا تو زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: **یہ بکری** کہاں سے لائے؟ میں نے جواب دیا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **یہ وُہی بکری ہے** جو ہم نے ذَبْح کی تھی۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دعا سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمارے لیے زندہ کر دیا ہے۔

(الخصائصُ الکبریٰ ج۲ ص۱۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزاراس کا کتنا

تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿12﴾ فوت شُدہ مَدَنی مُنّے زِندہ ہو گئے!

مشہور عاشِقِ رسول حضرتِ علّامہ عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی روایت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حقیقی مَدَنی مُنّوں کی موجودَگی میں بکری ذَبْح کی تھی۔ جب فارِغ ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مَدَنی مُنّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا: آؤ! میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اِس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حَلْق پر چُھری چلا دی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھا لیا! جُونہی ان کی امّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چھت سے گرا اور فوت ہوگیا۔ اُس صابرہ خاتون نے چیخ وپکار اور کسی قسم کا واوَیلا نہ کیا کہ کہیں عظیم الشّان، مہمان، سلطانِ دوجہان، رَحْمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پریشان نہ ہو جائیں، نہایت صَبر واستِقلال سے دونوں کی ننّھی لاشوں کو اندر لاکر ان پر کپڑا اُڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچہ صدمے سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چِہرے کو تر وتازہ وشگُفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے اور کھانا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے آگے رکھا گیا۔ اِسی وقت جبرئیلِ امین علیہ السلام نے حاضِر ہوکر عرض کی: یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جابر سے فرماؤ، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شَرَف حاصِل کرلیں۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہر آئے اور زَوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حُضُورِ پُرنور

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ** کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زَوجہ رو پڑی اور بولی: اے جابر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آخر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زَوجہ نے اندر لے جاکر سارا ماجرا سُنایا اور کپڑا اُٹھا کر مَدَنی مُنّوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ننھی ننھی لاشوں کو لاکر حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اُس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ **اللہُ ربُّ العٰلَمِین** عزوجل نے جبرئیلِ امین علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا: اے جبرئیل! میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ **حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے دُعا فرمائی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے

دونوں مَدَنی مُنّے اُسی وَقت زِندہ ہوگئے۔ (شَواھِدُالنُّبُوَّۃ، ص ۱۰۵ مکتبۃ الحقیقہ ترکی مدارِجُ النبوّت حصہ ۱ ص ۱۹۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

قلب مُردہ کو مِرے اب تو جِلا دو آقا

جام اُلفت کا مجھے اپنی پلا دو آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بَہُت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوست پہن کر بِعَیْنِہٖ (بِ۔عَے۔نِ۔ہٖ) وُہی بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت شدہ دونوں حقیقی مَدَنی منّوں کو بھی بِاِذْنِ اللہ عَزَّوَجَلَّ زندہ کر دیا۔

مُردوں کو جِلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں

سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ایک منکِرِ شانِ رسالت کی شقاوت کی عبرتناک حِکایت سماعت فرمائیے اور دیکھئے کہ اللہُ السَّلام عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب کے دشمنوں سے کس طرح اِنتقام لیتا ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا اَنَس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃُ البقرہ اور سورۃ الِ عِمران پڑھ لی۔ پس وہ نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے کتابت کیا کرتا تھا، اس

کے بعد وہ (مُرتد ہو کر) دوبارہ نصرانی بن گیا اور بکا کرتا تھا: **مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ.** یعنی "**محمد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) وُہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لیے لکھ دیا ہے۔" تھوڑے ہی دنوں میں **اللہ** تعالیٰ نے اُس کی **گردن توڑ** دی یعنی اس کی موت غیر فطری طریقے سے ہوئی۔

اس کے آدمیوں نے گڑھا کھود کر اس کو دَفن کر دیا، لیکن صُبح کے وقت **زمین نے اس کو نکال کر باہَر پھینک دیا۔** وہ کہنے لگے کہ یہ **محمد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اوران کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قَبْر کھود ڈالی۔ **دوسری مرتبہ** اُنہوں نے اس کے لیے اور گہرا گڑھا کھودا، لیکن صُبح وہ پھر باہَر زمین پر پڑا ہوا تھا، کہنے لگے: یہ **محمد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) اوران کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، لٰہذا ہمارے ساتھی کی قَبْر کھود ڈالی۔ **تیسری دَفعہ** اُنہوں نے اس کے لیے جتنا گہرا کھود سکتے تھے اتنا گہرا گڑھا کھودا، لیکن صُبح کے وَقت اسے زمین

کے اُوپر پڑا ہوا پایا۔ اب اُنہوں نے جانا کہ ان کے ساتھ یہ سُلوک انسانوں کی جانب سے نہیں ہے، پھر اُنہوں نے اُس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

(صَحِیحُ الْبُخَارِیّ ج۲ ص۵۰٦ حدیث ۳٦۱۷ دار الکتب العلمیة بیروت، صَحِیح مُسلِم ص۱٤۹۷ حدیث ۲۷۸۱ دار ابن حزم بیروت)

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خُدا عزوجل کی قسم
کہ جس کو تُو نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِلْمِ مصطفٰے پر اِعتِراض میں ہلاکت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اُس بدقسمت نے کائنات کی سب سے بہترین صُحبت کی قدر نہ کی اور بدبختی کے سبب مُرتَد ہو کر اپنے رَحمت والے مُشفِق ومہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے عِلْمِ شریف پر اِعتِراض

کیا۔ اور نتیجۃً وہ ایسا تباہ و برباد ہوا کہ اُسے زمین نے بھی قبول نہیں کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے عِلْمِ مبارک پر اِعتِراض کرنا دونوں جہاں میں باعِثِ ہلاکت ہے۔ مومن شانِ رسالت اور عِلمِ مصطفٰے علیہِ التَّحِیَّۃُ وَ الثَّناء پر ہرگز اعتِراض نہیں کرسکتا یہ مُنافقین ہی کا حصّہ ہے۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے: اَلنِّفاقُ یُوْرِثُ الْاِعْتِراض یعنی مُنافقت اِعتِراض کو جنم دیتی ہے۔

کریں مصطفٰے کی اِہانتیں کُھلے بندوں اس پہ یہ جُرْأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں! ارے ہاں نہیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دو۲ مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں۲ ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں۲ ہاتھ ملانا سنّت ہے ﴿2﴾ رخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿3﴾ نبیِّ مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: جب دو۲ مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحَہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافْت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے ۹۹ رَحمتیں زِیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافْت کرنے والے کے

لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج٥ ص ٣٨٠ رقم ٧٦٧٢) ﴿4﴾ "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ٨٩٤٤ ج ٦ ص ٤٧١ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿5﴾ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿6﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مُلَخَّصًا مُسْنَد اِمام احمد بن حَنبل ج٤ ص٢٨٦ حدیث ١٢٤٥٤ دارالفکر بیروت) ﴿7﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿8﴾ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دُوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی

کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دُونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کَنزُ العُمّال ج۹ ص ۵۷) ﴿9﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿10﴾ دُونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مُصافَحَہ دو۲ ہاتھ سے کرنا سنّت ہے ﴿11﴾ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۵ ملخصاً) ﴿13﴾ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شَہوَت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوَت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸ دار المعرفۃ بیروت) ﴿14﴾ مُصافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ

شریعت حصہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' هِدیَۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دیدارِ مصطفٰے

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اختتام پر عاشقانِ رسول کے بے شُمار مَدَنی قافلے سنّتوں کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اِسی ضِمن میں بینَ الاُقوامی اجتماع (۱٤۲٦ ھ) سے آگرہ تاج کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک مسجد میں قِیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو مَدَنی قافلے میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بَہُت خوش ہوئے، دعوتِ اسلامی کی حقّانیّت کے دل و جان سے

مُعتَرِف ہو کر **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صُحبت کے تو کیا کہنے! اِسی طرح کی صحبت کی بَرَکت کی مزید ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے:

میں غیر مُلکی فِلموں کا شوقین تھا

ایک فوجی اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح لکھ کر دیا کہ میں بہُت ساری بُرائیوں کی اندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، غیر مُلکی گانوں کے سینکڑوں کیسٹ میرے پاس موجود تھے جن میں مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی گانے کفریات پر مشتمل تھے، غیر مُلکی فلمیں دیکھنا میرا محبوب مشغلہ تھا، نیز فلمی گانے اور مُزاحیہ چُٹکلے سننا، تاش

کھیلنا وغیرہ میرے معمولات تھے ، انتہائی غیر سنجیدہ اور والِدَین کا بھی حد دَرَجہ نافرمان تھا اَلْغَرَض وہ کون سی بُرائی تھی جو مجھ میں نہیں تھی۔ ایسے میں فوج میں ملازِم ہوگیا۔ راولپنڈی سے کوئٹہ تبادُلہ ہوا، سارے راستے ٹرین میں مسافروں کو خوب تنگ کرتا ہوا پہنچا وَہاں پہنچتے ہی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوگئی جو گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے میرے اوپر **انفرادی کوشش** کی اور مجھے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں لے جانا شُروع کردیا، اُن کے حُسنِ اَخلاق اور پیاری پیاری سُنّتوں بھری باتوں سے مُتَأَثِّر ہوکر میں نے سابِقہ تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور اب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مکمَّل طور پر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں، 30 دن کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت بھی ملی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت ایک شُعبے کی عَلاقائی مشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے نمازوں اور سنّتوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

نیکوں کی مَحَبَّت کب کارِ ثواب ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشِقانِ رسول کی صُحبت اور اچھوں کی مَحَبَّت نے ایک اَوباش آدمی کو کہاں سے کہاں پہنچادیا! آپ بھی ہمیشہ اچّھی صُحبت اختیار کرنے اور اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے کا ذِہن بنالیجئے، مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو ان دونوں نعمتوں کے حُصول کا بہترین موقع نصیب ہوجاتا ہے۔ اچھوں کی مَحَبَّت کے کیا کہنے! مگر اِس مَحَبَّت سے مقصود صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہو، دُنیاوی یا کاروباری مَفاد کی وجہ سے یا کسی کی دِلرُبا اداؤں، یا چٹپٹی باتوں یا حُسن و جمال یا دولت و مال کی وجہ سے کی جانے والی مَحَبَّت اللہ کیلئے نہیں کہلاتی یہاں تک کہ صرف خونی رشتے کے جوش کے سبب ماں باپ، اولاد یا کسی رِشتے دار سے مَحَبَّت کرنا بھی کارِ ثواب نہیں، جب تک رِضائے الٰہی عزوجل پانے کی نِیَّت نہ ہو۔ "اللہ عزوجل کی مَحَبَّت" کے مُتعلِّق وَضاحت کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کسی بندے سے صِرف اِس لیے مَحَبَّت کرے کہ ربِّ تعالیٰ

اِس سے راضی ہو جائے، اِس (مَحَبَّت) میں دُنیاوی غَرَض (اور) رِیا (یعنی دِکھاوا) نہ ہو۔ اِس مَحَبَّت میں ماں باپ، اولاد (اور) اہلِ قَرابت (یعنی رشتے دار) مسلمانوں سے مَحَبَّت سب داخل ہیں جب کہ رِضائے الٰہی (عزوجل) کے لیے (یہ مَحَبَّتیں) ہوں۔ حضراتِ اَولیاء (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی)، انبیاء (عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام) سے مَحَبَّت سبحٰنَ اللّٰہ! یہ تو حُبٌّ فِی اللّٰه (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مَحَبَّت) کا اعلٰی دَرَجہ ہے، خدا عزوجل نصیب کرے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٥٨٤)

"مَحَبَّتِ رسول" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مَحَبَّت رکھنے کے 8 فضائل

﴿1﴾ اللہ تعالٰی قِیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے تھے، آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا، آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں [1] ﴿2﴾ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے

[1] مُسلِم ص ١٣٨٨ حدیث ٢٥٦٦

پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہوگئی[1] ﴿3﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے مِنْبَر ہونگے۔ اَنْبیاء وشُہَداء اُن پر غِبْطہ (یعنی رَشک) کریں گے[2] ﴿4﴾ دو شَخصوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرِق میں ہے دوسرا مغرِب میں قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جَمع کریگا اور فرمائیگا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی[3] ﴿5﴾ جنّت میں یاقوت کے سُتُون ہیں اُن پر زَبَرجد کے بالاخانے ہیں، ان کے دروازے کُھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپَس میں ملتے ہیں[4] ﴿6﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عَرش کے گرد یاقوت کی کُرسی پر ہوں

---

[1] الموطا ج ۲ ص ۴۳۹ حدیث ۱۸۲۸ [2] ترمذی ج ٤ ص ۱۷٤ حدیث ۲۳۹۷، [3] شُعَبُ الایمان ج٦ ص ٤۹۲ حدیث ۹۰۲۲ [4] شُعَبُ الایمان ج٦ ص٤۸۷ حدیث ۹۰۲۲

گے [1] ﴿7﴾ جو کسی سے اللہ کے لیے مَحَبَّت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا [2] ﴿8﴾ دو شخص جب اللہ (عزوجل) کے لیے باہَم مَحَبَّت رکھتے ہیں، ان کے درمیان میں جُدائی اُس وَقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ [3] یعنی اللہ (عزوجل) کے لیے جو مَحَبَّت ہو اُس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جُدا ہو جائے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے پڑھئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 217 تا 222)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ

[1] المعجم الکبیر ج ٤ ص ١٥٠ حدیث ٣٩٧٣ [2] ابو داوٗد ج ٤ ص ٢٩٠ حدیث ٤٦٨١
[3] الادب المفرد ص ١٢١ حدیث ٤٠٦

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علی محمَّد

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿3﴾ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦٥ حدیث ٥٨٥٥) **نُزہۃُ القاری** میں ہے: مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ

ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجِد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجِد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری ج۵ ص۵۳۰ فرید بک اسٹال) **﴿4﴾** مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے **﴿5﴾** کسی نے **حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لَعنت فرمائی ہے۔ (اَبُو دَاوٗد ج٤ ص ٨٤ حدیث٤٠٩٩) **صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضْع اختیار کرنے (یعنی نقالی

کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضْع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مَرْد کی۔ (بہارِ شریعت حصہ ١٦ ص ٦٥ مکتبۃ المدینہ) ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اَوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنّی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱) اِستعمالی جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو لوٹنے رَحْمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُصیبت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکالیف پرشکوہ کرنے کے بجائے **صَبْر** کی عادت بنانی چاہئے کہ شکایت کرنے سے مُصیبت دُور نہیں ہوجاتی بلکہ بے صبری کرنے سے **صَبْر** کا اَجر ضائع ہوجاتا ہے۔بِلاضرورت مُصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں ۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عباس** رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ، **نُورِ مُجَسَّم** ، شاہِ بنی آدم ، **رسولِ مُحتَشَم** ، **شافِعِ اُمَم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں کو اس کی شکایت نہ کی تو اللہ** عزَّوَجَلَّ **پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔**

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرَانی ج ۱ ص ۲۱۴ حدیث ۷۳۷ دار الکتب العلمیة بیروت)

بیان 7

وُضو اور سائنس

ورق اُلٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وضو اور سائنس

صرف 32 صفحات پر مبنی یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ وُضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر دُرُود پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مُسند ابی یعلی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمّد

---

1 یہ بیان امیر اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے طلبہ کے دُوروزہ اجتماع (محرم الحرام ۱۴۲۱ھ) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

وُضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے، میں نے **بَیلْجِیَم** میں یونیورسٹی کے ایک طالبِ عِلْم کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومت رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسْح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عَرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا، **''اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصل ہو جاتا ہے۔''** یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسْح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مغرِبی جرمنی کا سیمینار

مغرِبی ممالِک میں مایوسی یعنی(DEPRESSION) کا مرض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغرِبی جرمنی میں ایک سَیمینار ہوا جس کا مَوضُوع تھا "مایوسی(DEPRESSION) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔" ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکِشاف کیا کہ "میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اِعتراف کرتا ہے، **مسلمانوں**

میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

وُضو اور ھائی بلڈپریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے وُثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے "**نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو ہے۔**" مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضو اور فالِج

وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہو جاتا

ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اسکے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب **فالج** کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

مسواک کا قَدرداں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضو میں مُتعدِّد سُنَّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخزنِ حکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے، ''سوئیزرلینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تُحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہوکر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایکدم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال

نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو اِنچ کا چھوٹا سا **مسواک** کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال کر اِس کو اِستعمال کر رہا تھا یہ خَتْم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عنایت فرما دی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کے ڈینٹِسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اِس **مسواک** کا اِستعمال شروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مرض دُور نہیں ہو سکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہو گی۔ میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

قُوّتِ حافظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مسواک میں بیشمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتعدَّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ "**حاشیۃُ الطَّحطاوِی**" میں ہے "**مسواک سے قوتِ حافِظہ بڑھتی، دردِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کوسکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعدہ دُرُست اور کھانا ہَضْم ہوتا ہے، عَقْل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔**"

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۶۹ باب المدینہ کراچی)

مسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔ (صَحیح مُسلم ج۱ ص۱۵۲ حدیث ٤٤ دار ابن حزم بیروت)

(۲) جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ص٥٤ حدیث ٥٧ دار احیاء التراث العربی بیروت) (۳) تم مِسواک کو لازِم پکڑلو کہ یہ مُنہ کو پاک کرنے والی اور ربّ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مُسند امام احمد ج۲ ص٤٣٨ حدیث ٥٨٦٩ دارالفکر بیروت)

مُنہ کے چھالے کا علاج

اَطِبّاء کا کہنا ہے، ''بعض اَوقات گرمی اور مِعدہ کی تیزابیّت سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اِس کیلئے منہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کے لُعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔''

ٹوتھ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق ''80 فیصد امراض مِعدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔'' عُموماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! "ٹُوتھ برش" مِسواک کا نِعْمَ الْبَدَل نہیں۔ بلکہ ماہرین نے اِعتِراف کیا ہے: (۱) جب برش کو ایک بار اِستِعمال کرلیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وَہیں نَشو ونُما پاتے رَہتے ہیں۔ (۲) برش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرَتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے (۳) برش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلاء (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اِس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جَنَم لیتے ہیں۔ اِس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے

مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مِسواک اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ "رسمِ مِسواک" ادا کرتے ہیں۔

"مسواک کرنا سنّت ہے" کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے مِسواک کے 14 مَدَنی پھول

(۱) مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو (۲) مِسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے (۳) اس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلاء (GAP) کا

باعِث بنتے ہیں (۴) مِسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرْم کر لیجئے (۵) اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلْخی باقی رہے (۶) دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے (۷) جب بھی مِسواک کرنا ہو کم از کم تین ۳ بار کیجئے (۸) ہر بار دھو لیجئے (۹) مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین ۳ اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو (۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے (۱۱) چِت لیٹ کر مِسواک کرنے سے تِلّی بڑھ جانے اور (۱۲) مُٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے (۱۳) مِسواک وُضُو کی سنّتِ قَبْلِیَہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳ رضا فاؤنڈیشن) (۱۴) مُسْتَعمَل (یعنی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

استعمال شُدہ) مِسواک کے رَیشے نیز جب یہ ناقابلِ اِستِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا سَمُندر میں ڈال دیجئے۔ (بہارشریعت ج ۱ ص ۲۹٤ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۱ ص ۲۵۰ دارالمعرفہ بیروت)

ہاتھ دھونے کی حِکمتیں

وُضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حکمتیں مُلاحَظہ ہوں۔ مُختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جُلد ہی ہاتھ ان جِلدی اَمراض میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں:۔ (۱) ہاتھوں کے گرمی دانے (۲) جِلدی سوزِش (۳) ایگزیما (٤) پھپھُوندی کی بیماریاں (۵) جِلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعائیں

(RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام مُتَحرِّک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سِمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسْن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جَراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مُتَعَدَّد اَمراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہلِک جراثیم نیز غذا کے اَجزاء ہمارے منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ چُنانچہ وُضُو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صَفائی ہو جاتی ہے۔ اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان اَمراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:۔ (۱) ایڈز کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے (۲) مُنہ کے کَناروں کا پھٹنا (۳) منہ اور ہونٹوں کی داد

قوبا (MONILIASIS) (٤) منہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سُنّت ہے۔ **اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے بَہُت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔**

ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جَراثیم، دُھوئیں اور گرد و غُبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی تَری ہو اور جس کا دَرَجۂ حرارت نَوّے دَرَجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہوا فَراہم کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مَرطوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔ صَفائی اور دیگر سخت کام نَتھنوں کے بال سَر اَنجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خُوردبینی (MICROSCOPIC) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

ذَرِیعے داخِل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُؤوں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے اِنگریزی میں LYSOZUIM کہتے ہیں، ناک اِس کے ذَرِیعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرونی غیر مَرئی رُؤوں کی کارکردَگی کو تقوِیَت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضو کی بَرَکت سے ناک کے بیشمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **دائمی نَزلہ اور ناک کے زَخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غُسل** (یعنی وُضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

چہرہ دھونے کی حِکمتیں

آج کل فَضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودَگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادّے سیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ

پر جما رَہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی اَمراض سے دوچار ہو جائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صِحّت (EYE,WATER, HEALTH) اِس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔'' چِہرہ دھونے سے مُنہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہِرینِ حُسن وصحت اِس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ ہر طرح کے CREAM اور LOTION وغیرہ چِہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر ''بیچر'' نے کیا خوب اِنکشاف کیا ہے کہتی ہے، **''مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضو سے اِنکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''** محکمۂ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، ''چہرے کی اِلرجی سے بچنے کیلئے اِس کو بار بار دھونا چاہئے۔'' اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صِرف وُضو کے

ذَرِیعے ہی ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مَساج ہوجاتا، خون کا دَوران چہرے کی طرف رَواں ہوجاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چِہرے کا حُسن دوبالا ہوجاتا ہے۔

اندھا پن سے تَحَفُّظ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجُّہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رُطُوبتِ اَصلِیَہ یعنی اصلی تری کم یا خَتْم ہوجاتی اور مریض آہِستہ آہِستہ اندھا ہوجاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابِق اگر بھَنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مَرَض سے تحفُّظ حاصِل ہوسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بَھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سُنیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے "منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

خِلال (کی سنّت ادا کرنے کی بَرَکت) سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید **داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پٹھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔"**

کُہنیاں دھونے کی حِکمتیں

کُہنی پر تین ۳ بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُمُوماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتَعَدَّد دِماغی اور اَعصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضو میں کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے** اور اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راست اِنسان کا تعلُّق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ اِس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کَل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مَسْح کی حکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبلُ الوَرِید'' یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مغز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضو کرنے والا گردن کا مَسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذَخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے میں فرانس میں ایک جگہ وُضو کر رہا تھا۔ ایک شَخْص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب وغریب سُوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا،

وُضُو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنل جاتے ہیں اور اَعْضاء کام کرتے ہیں ہمارا دِماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرنا) کر رہا ہے۔ اِس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (مُوصِل) بن کر ہمارے گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بُہت بڑھادیئے جائیں اور گردن کی پُشت کو خُشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (CONDUCTOR) میں خُشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشت کو دن میں دو چار بار ضَرور تَر کیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے

کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے۔ مزید یہ کہ **مَسح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔**

پاؤں دھونے کی حِکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصّہ سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گرد و غُبار اور جَراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لٰہٰذا وُضُو میں سنّت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خُشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

وُضُو کا بچا ہوا پانی

وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے میں شِفاء ہے۔ اِس سلسلے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے۔(۱) اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے۔(۲) اِس سے ناجائز شَہوت سے خَلاصی حاصل ہوتی ہے (۳) جگر، مِعدہ اور مَثانے کی گرمی دُور ہوتی ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُسْتَحَب ہے۔ (تبیین الحقائق ج۱ ص٤٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اِنسان چاند پر

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! **وُضُو اور سائنس** کا مَوضُوع چل رہا تھا اور آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُجحان (رُج۔حان) ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس مُعاشَرے میں پائے جاتے ہیں جو اِنگریز مُحَقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ

بَہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَر ٹکرا رہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج سے تقریباً 1434 سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وَراءُ الوَراء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جاچکے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عُرس شریف کے موقع پر دارُالعُلوم امجدِیہ عالمگیر روڈ بابُ المدینہ کراچی میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک مُشاعِرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ''مصرعِ طرح'' رکھا گیا تھا،

سَر وُہی سَر جو تِرے قدموں پہ قربان گیا

حضرتِ صدرُ الشَّرِیعہ مُصَنِّفِ بہارِ شریعت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد اَمجد علی اعظمی صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ

علّامہ عبدُ المصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس مُشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اُس کا ایک شِعر مُلاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی اِنسان گیا
عرشِ اعظم سے وَراء طیبہ کا سلطان گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

یعنی صِرف دعویٰ کیا جا رہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بہُت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شَہَنشاہِ زمین و آسمان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مِعراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہُت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقل دَنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

نور کا کھلونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ

کررہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تابعِ فرمان ہے۔ چُنانچِہ "دَلائِلُ النُّبُوَّہ" میں ہے، "سلطانِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچاجان حضرتِ سیِّدُنا عبّاس بن عبدُالمُطَّلِب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یارسولَ اللہ عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چُنانچِہ، "میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کررہے تھے اور جس طرف آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُنگلی سے اِشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہوجاتا تھا۔" سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ اِلٰہی عزَّوَجَلَّ کے نیچے سَجدے میں گرتا تھا۔"

(دَلائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَیْہَقِی ج ۲ ص ۴۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیٰحضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں:۔

چاند جُھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں   کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کِھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے:۔

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اِسلئے   یہ سراپا نور تھے وہ تھا کِھلونا نور کا

مُعجِزہ شَقُّ القَمَر

"بُخاری شریف" میں ہے: کُفّارِ مکّہ نے سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم سے مُعجِزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے انہیں چاند کے ۲ دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۲۸٤ حدیث ۸۰۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اللہ تبارَکَ وتعالیٰ پارہ 27، سورۃُ القَمَر کی پہلی اور دوسری ۲ آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝۱ وَ اِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَ یَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ۝۲

ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بُہت مہربان رَحمت والا۔ قریب آئی قیامت اور شَق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حصہ آیت وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ (ترجمۂ کنزُالایمان: اور شَق ہو گیا چاند) کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ایک بڑے مُعجِزہ شَقُّ القَمَر (یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے) کا ذِکر ہے۔ (نور العرفان ص ۶۳۵ نعیمی کتب خانہ گجرات پاکستان)

اِشارے سے چاند چیر دیا، چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصر کیا، یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضو کے طِبّی فوائد سُن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فَنِ طِبّ ظَنِّیّات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے اَحکامات اَٹَل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرف و صِرف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہئے۔ لہٰذا اِس لئے وُضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائِد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اِسلئے کرنا کہ آب وہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سکون ملے گا۔ یا دینی مُطالَعہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اِس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے

ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اس کے فوائد بھی حاصِل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحُوظ رکھتے ہوئے وُضُو بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہی کرنا چاہیے۔

باطِنی وُضو

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''وُضو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اُس وَقت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہری اَعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بِغیر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ظاہری وُضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب

وزینت پر اِکتِفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مَدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ وروغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حِصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ چُنانچِہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۱ ص۱۸۵ مُلَخَّصاً دار صادر بیروت)

سُنّت سائنسی تحقیق کی مُحتاج نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتِّباعِ سائنس نہیں اِتِّباعِ سنّت ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یُورپیَن ماہِرین برسہابرس کی عَرَق رَیزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مُسکراتی نور برساتی سُنّتِ مُصطفوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سَیر وسیاحت کیجئے، جتنا چاہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

عیش وعشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسّر نہیں آئے گی، سُکونِ قَلب صِرف وصرف یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ملے گا۔ دل کا چَین عشقِ سرورِکونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا وآخِرت کی راحتیں سائنسی آلات T.V. اور V.C.R اور INTER NET کے رُوبرُو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی نصیب ہوں گی۔ **اگر آپ واقعی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔** ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (مِشکاۃُ المَصابِیح ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان، مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عمامہ باندھنا سنّت ہے'' کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے عِمامے کے 17 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو

رَکعت نَماز بغیر عِمامے کی سترّ (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۲ ص ۲٦۵ حدیث ۳۲۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿2﴾ ٹوپی پر عِمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نُور عطا کیا جائے گا (اَلجامعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۵۳ حدیث ۵۷۲۵) ﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عِمامے والوں پر (اَلفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۱ ص ۱٤۷ حدیث ۵۲۹) ﴿4﴾ عِمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (ایضاً ج۲ ص ٤۰٦ حدیث ۳۸۰۵، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٦ ص ۲۲۰) ﴿5﴾ عِمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عِمامے کے سترّ (70) جُمعوں کے برابر ہے (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج۳۷ ص ۳۵۵ دارالفکر بیروت)

﴿6﴾ عِمامے عرب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عِمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (جَمعُ الْجوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص ۲۰۲ حدیث ۱٤۵۳٦) ﴿7﴾ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات کی کتاب، بہارِ شریعت حصہ 16 صَفحہ 303 پر ہے: عِمامہ

کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں ﴿8﴾ مناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۹۹) ﴿9﴾ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مبارَک عِمامے کا شَملہ عُمُوماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملہ کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے۔ (اشعۃ اللّمعات ج ۳ ص ۵۸۲) ﴿10﴾ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۲) ﴿11﴾ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبدالحق الدّھلوی ص ۳۸) ﴿12-13﴾ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) ﴿14-15﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال

جس سے صرف دو ایک پیچ آ سکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۷ ص ۲۹۹) ﴿16﴾ اگر ضرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائیگا (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۴) ﴿17﴾ مُحَقِّق عَلَی الِاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: دَستارِ مُبارَک آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم دَر اَکثَر سَفید بُوَد وگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ نبیِّ اکرم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔

(کَشْفُ الِالْتِباس فی استِحبابِ اللِّباس ص۳۸ دار احیاء العلوم باب المدینہ کراچی)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو   لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان 8

کراماتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ فاروقِ اَعظم [1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جذبۂ عقیدت ومحبّت کو فُزُوں تر ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابیَّت کے دَرَخْشاں ماہتاب، نِظامِ عَدل کے روشن آفتاب، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ سَلَّمَ) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری

---

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (17-12-09/۲۹ ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی دُعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تم اپنے نبیِ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶ دار الفکر بیروت)

حضرت علّامہ کفایت علی کافی علیہ رحمۃ الشّافی فرماتے ہیں: ؎

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف ۔۔۔ نہ ہووے حشر تلک بھی بر آور [1] حاجات

قبولیت ہے دُعا کو دُرود کے باعث ۔۔۔ یہ ہے دُرود کہ ثابت کرامت و برکات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 346 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "کَراماتِ صحابہ" صَفْحَہ 74 پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدالمصطفٰی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں

---

(1) بر آور کا معنٰی ہے پُورا ہونا۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین، حامیٔ دینِ متین، مُحِبُّ الْمُسلمین، غیظُ الْمُنافقین، اِمامُ الْعادِلین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک لشکر کا سِپہ سالار بنا کر سرزمینِ "نَہاوَنْد" میں جہاد کے لئے رَوانہ فرمایا۔ سِپہ سالارِ لشکرِ اسلامیہ حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کُفّارِ نابَنجار سے برسرِ پَیکار تھے کہ وزیرِ رسولِ انور حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسجدِ نبوِی الشّریف علٰی صاحِبِھا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مِنبرِ اَطہر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک اِرشاد فرمایا: "**یا سارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔" حاضِرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ لشکرِ اسلام کے سِپہ سالار حضرتِ سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے سینکڑوں میل دُور سرزمینِ "**نَہاوَنْد**" میں مصروفِ جِہاد ہیں، آج امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُنہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اِس اُلجھن کی تشفّی تب ہوئی جب وہاں سے فاتحِ نَہاوَنْد حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاصِد (یعنی نمائندہ) آیا اور اُس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا۔

کُفّارِ جَفا کار سے مُقابلے کے دوران جب ہمیں شِکَست کے آثار نظر آنے لگے، اِتنے میں آواز آئی: "**یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔" حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ تو امیرُ الْمُؤمِنِین، خلیفۃُ الْمُسلِمین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز ہے اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صَف بندی کا حُکْم دے دیا، اِس کے بعد ہم نے کُفّارِ بداَطوار پر زوردار یلغار کر دی تو ایک دم جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں اسلامی لشکر نے کُفّارِ نابَہنجار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عَساکِرِ اسلامِیہ (یعنی اسلامی فوجوں) کے قاہرانہ حملوں کی تاب نہ لاکر لشکرِ اَشرار میدانِ کارزار سے فِرار اِختیار کر گیا اور اَفواجِ اسلام نے فَتحِ مُبین کا پَرچم لہرادیا۔ (دَلائِلُ النُّبُوّۃ لِلْبَیْھَقِی ج٦ ص ٣٧٠ دار الکتب العلمیۃ بیروت، تاریخ دمشق لابن عساکر ج٤٤ ص٣٣٦ دار الفکر بیروت، تارِیخُ الْخُلَفاء ص٩٩، مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج٤ ص٤٠١ حدیث٥٩٥٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت، حجۃ اللہ علی العالمین ص ٦١٢، مرکز اھلسنت برکاتِ رضا الھند)

مُراد آئی مُرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی

مِلا حاجت رَوا ہم کو درِ سلطانِ عالَم سا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین، فاتحِ اَعظم حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اِس عالیشان کرامت سے عِلْم وحِکمت کے کئی **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں:

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین، مُحِبُّ الْمُسْلِمِین، ناصِرِ دینِ مُبِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مدینۂ طَیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے سینکڑوں میل کی دُوری پر **"نَہاوَنْد"** کے میدانِ جنگ اور اُس کے اَحوال و کیفیّات کو دیکھ لیا اور پھر عساکرِ اِسلامیہ کی **مشکلات کا حل بھی فوراً لشکر کے سِپہ سالار کو بتا دیا۔**

اِس سے معلوم ہوا کہ اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت (یعنی سننے اور دیکھنے کی طاقت) کو عام لوگوں کی قُوّتِ سَماعت وبَصارت پر ہرگز ہرگز قِیاس نہیں

کرنا چاہئے بلکہ یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ اللہ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب بندوں کے کانوں اور آنکھوں میں عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت رکھی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اَعضاء کی طاقت اِس قدر بے مِثل و بے مِثال ہے اور اُن سے ایسے ایسے کارہائے نُمایاں انجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ﴿2﴾ وزیرِ شہنشاہِ نُبُوَّت، رُکنِ قصرِ مِلَّت حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سینکڑوں مِیل دُور نِہاوَنْد کے مقام پر پہنچی اور وہاں سب اہلِ لشکر نے اس کو سُنا۔ ﴿3﴾ جانشینِ رسولِ مَقبول، گلشنِ صَحابیّت کے مہکتے پھول، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے اللہ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ (کراماتِ صَحابہ ص ۷۴ تا ۷۶، مِرقاۃُ المَفاتِیح ج ۱۰ ص ۲۹۶ تحتَ الحدیث ۵۹۵۴ مُلَخّصاً، دار الفکر بیروت) اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت

ھو۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا   کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم   اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طِلِسْم (1)   مُنْہَدِم (2) کس نے الٰہی عزوجل! قصرِ کسریٰ (3) کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم کا تعارُف

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اَطہر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کُنْیَت ''ابوحَفْص'' اور لقب ''فاروقِ اَعْظَم'' ہے۔ ایک رِوایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 39 مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال

(1) جادو (2) گرانا (3) بادشاہِ ایران کا محل۔

میں ایمان لائے، اسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی ''40 کا عدد پورا کرنے والا'' کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حضور رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ محترم میں اِعلانیہ نَماز ادا فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسلامی جنگوں میں مُجاہدانہ شان کے ساتھ کُفّارِ نابَہَنجار سے برسرِ پَیکار رہے اور شاہِ خیرُ الانام، رسولِ عالی مقام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلْح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں وزیر و مُشیر کی حیثیَّت سے وفادار و رفیقِ کار رہے۔ مُحسنِ اُمّت، خلیفۂ اوّل، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مُنتَخب فرمایا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز ہو کر جانشینیِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی تمام ترذِمّے داریوں کو بطریقِ اَحسن سرانجام دیا۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نمازِ فجر میں ایک بد بخت ابولُؤلُؤہ فیروز نامی (مجوسی (یعنی آگ پوجنے والے) کافر) نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سیّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نبوّت سے فیضیاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیّدُنا عمر بن خطّاب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ مُبارکہ کے اندر حضرتِ سیّدُنا صِدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے جو کہ سرکارِ انام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مبارک پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیاض النضرة فی مناقِب العَشرة ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، تارِیخُ الخُلَفاء ص ۱۰۸ وغیرہ) اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

قُربِ خاص

حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دُنیوی حیات میں بھی اور بعدِ مَمات بھی سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا **قُربِ خاص** عطا کیا گیا چُنانچہ عاشقِ مصطفٰے، فِدائے جملہ صَحابہ، مُحِبِّ اَولیاء و اَصفیا شاہ امام احمد رضا عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الوَرا فرماتے ہیں:

محبوبِ ربِّ عَرش ہے اس سبز قُبّے میں — پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی ہے
سَعدَین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں — جُھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے[1]

اور کسی مَحبّت والے نے کہا ہے:

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں
مزار اب ہے قریبِ مصطفٰے فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا

(1) سعدین دو سعید سیاروں کے نام ہیں۔ یہاں سعدین سے مراد حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ و قمر یعنی چاند رسول ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اور تارے 70 ہزار ملائکہ ہیں جو مزارِ پُراَنوار پر چھائے ہوئے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صاحبِ کرامات

بارگاہِ نُبُوَّت سے فیضیاب، آسمانِ رِفعت کے دَرَخشاں ماہتاب حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَفضل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صَاحِبُ الْکَرَامات اور جَامِعُ الْفَضَائِلِ وَالْکَمَالات ہیں۔ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر خُصُوصِیّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کَرامات کا تاجِ فضیلت دے کر دوسروں سے مُمتاز فرمادیا۔

کَرامَت حق ھے

زمانۂ نُبُوَّت سے آج تک کبھی بھی اِس مَسئلے (مَس۔ءَ۔لے) میں اہلِ حق کے درمیان اِختِلاف نہیں ہوا سبھی کا مُتَّفِقہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیاءِ عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اللہ والوں کی کرامات کا صُدور و ظُہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ مُنقطع (مُن۔ق۔طع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اَولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہ سے کرامات صادِر و ظاہِر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَرامت کی تعریف

اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَنبعِ عِلم وہُنَر حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مزید چند کرامات بیان کی جائیں گی مگر پہلے کرامت کی تعریف سُن لیجئے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفحہ 58 پر صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کرامت کی تعریف کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں: "ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔" (بہارِ شریعت)

اَفضَلُ الاَولِیاء

عُلَماء و اکابرینِ اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا اِس پر اِتِّفاق ہے کہ تمام صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **"اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء"** ہیں۔ قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ اگرچہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزِل پر فائز ہو جائیں مگر ہر گز ہر گز وہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللّٰہ رَبُّ العِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ رسالت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلاموں کو وِلایت کا وہ بلند و بالا مقام عطا فرمایا اور اِن مقدّس ہستیوں رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں یعنی بزرگیوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے لئے اِس معراجِ کمال کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکِرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفضلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ بارگاہِ اَحدِیّت عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بلند سے بلندتر ہوگا۔ صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن چونکہ نِگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ ربِّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ میں اِن بُزُرگوں کو جو قُرب و تقرُّب حاصل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بہت کم کرامتیں مَنقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام سے حدِ دَرَجہ اَفضل و اَعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔

سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے ملاقات کا عالَم
عالَم میں ہے مِعراجِ کمالات کا عالَم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا عزوجل اِن سے ہے راضی عزوجل
کیا کہئے صَحابہ کی کرامات کا عالَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، "سوانحِ کربلا" صفحہ 56 تا 57 پر صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: جب مِصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رُسم ہے جب تک اس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا انہوں نے اِستفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اس کے والدین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پرانی واہیات رسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رسم مَوقُوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصد (یعنی اِرادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیرُ الْمُؤمِنین

خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنِین کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللّٰہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تو میں واحِدو قَہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتا ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔'' حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ رُقعہ دریائے نیل میں ڈالا ایک رات میں سولہ[16] گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مصر سے بالکل مَوقُوف (یعنی ختم) ہوگئی۔

(العظمۃ لابی الشیخ الاصبھانی ص۳۱۸ حدیث ۹۴۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہوگا

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا کہ دریاؤں کی رَوانی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فرمانبردار تھی۔ نگاہِ نُبُوَّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت سے تربیّت یافتہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حُسنِ ایمان کی بَرَکات تھیں، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ مصر کو اِس بُری رَسْم سے نَجات عطا فرمائی۔

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی — آپ اپنے پہ قیامت کر لی
میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا — مِرے اللہ عزوجل نے رحمت کر لی (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناجائز رَسم ورواج اور مسلمانوں کی حالتِ زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے رَسمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بعض قبیح اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جا رہی ہیں اور یہ خلافِ شَرع رُسومات مسلمانوں

کو پستی و بربادی کے عَمیق گڑھے کی طرف دھکیلتی اور سنّتِ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور کرتی چلی جارہی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 170 صَفحات پر مُشتَمِل ایک زبردست کتاب "اِسلامی زندَگی" صَفحہ 12 تا 16 پر مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے بُری رُسومات اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کی جو کچھ کیفیات بیان فرمائی ہیں اُن کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: آج کون سا دَرد رکھنے والا دِل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ پستی اور اِن کی موجودہ ذِلّت وخواری اور ناداری پر نہ دُکھتا ہو اور کون سی آنکھ ہے جو اِن کی غربت، مُفلِسی، بے روزگاری پر آنسو نہ بہاتی ہو، حکومت اِن سے چھِنی، دولت سے یہ محروم ہوئے، عزّت ووقار اِن کا ختم ہو چکا، زمانہ بھر کی مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں، اِن حالات کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر دوستو! فقط رونے دھونے سے کام نہیں چلتا بلکہ ضَروری یہ ہے کہ اِس کے عِلاج پر غور کیا جائے۔ عِلاج کے لئے چند چیزیں سوچنی چاہئیں (1) اصل بیماری کیا ہے؟ (2) اِس کی وجہ کیا؟ مرض کیوں پیدا ہوا؟ (3) اِس کا علاج کیا

ہے؟ (4) اِس عِلاج میں پرہیز کیا کیا ہے؟ اگر اِن چار باتوں میں غور کرلو تو سمجھ لو کہ عِلاج آسان ہے۔ کئی لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ ملک نے اَقوامِ مسلِم کے عِلاج کا بیڑا اُٹھایا مگر ناکامی ہی ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جس کسی نیک بندے نے مسلمانوں کو اُن کا **صحیح عِلاج بتایا** تو بعض نادان مسلمانوں نے اُس کا مَذاق اُڑایا، اُس پر پھبتیاں کسیں، زبانِ طعن دراز کی، غرضیکہ صحیح طبیبوں کی آواز پر کان نہ دھرا۔

مسلمانوں کی بادشاہت گئی، عزّت گئی، دولت گئی، وقار گیا، صرف ایک وجہ سے وہ یہ کہ ہم نے شریعتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی چھوڑ دی، ہماری زندگی **اسلامی** زندگی نہ رہی۔ اِن تمام نُحوستوں کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شرم اور آخرت کا ڈر نہ رہا۔ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

دن لَہو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مسجدیں ہماری ویران، مسلمانوں سے سِنیما وتماشے آباد، ہر قسم کے

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عُیُوب مسلمانوں میں موجود، ناجائز رسمیں ہم میں قائم ہیں، ہم کس طرح عزّت پا سکتے ہیں، جیسے کسی نے کہا ہے:

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے اِحساسِ زِیاں جاتا رہا

3 بیماریاں

مسلمانوں کی اَصل بیماری تو اَحکامِ خدا وسُنّتِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو چھوڑنا ہے، اب اِس مَرَض کی وجہ سے اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی تین بیماریاں ہیں: **اوّل** روزانہ نئے نئے مذہبوں کی پیداوار اور ہر آواز پر مسلمانوں کا آنکھیں بند کر کے چل پڑنا۔ **دوسرے** مسلمانوں کی آپس کی ناچاقیاں، عداوتیں اور مُقدَّمہ بازیاں۔ **تیسرے** جاہل لوگوں کی گھڑی ہوئی خِلافِ شرع یا فُضول رَسمیں، اِن تین قِسم کی بیماریوں نے مسلمانوں کو تباہ کر ڈالا، برباد کر دیا، گھر سے بے گھر بنا دیا، مقروض کر دیا غرضیکہ ذِلّت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔

مذکورہ بیماریوں کا عِلاج

پہلی بیماری کا عِلاج یہ ہے کہ ہر بد مذہب کی صُحبت سے بچو، اُس عالمِ حق اور سُنّیُ المذہب شخص کے پاس بیٹھو جس کی صُحبتِ فیض اثر سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا عشق اور اِتّباعِ شریعت کا جذبہ پیدا ہو۔

دوسری بیماری کا علاج یہ ہے کہ اکثر فتنہ وفساد کی جڑ دو چیزیں ہیں: ایک غصہ اور اپنی بڑائی اور دوسرے حقوقِ شرعیہ سے **غفلت**۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں سب سے اونچا رہوں اور سب میرے حقوق ادا کریں مگر میں کسی کا حق ادا نہ کروں اگر ہماری طبیعت میں سے غُرور وتکبُّر نکل جائے، عاجزی اور تواضُع پیدا ہو جائے، ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے حُقوق کا خیال رکھے تو اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے۔

تیسری بیماری کہ ہمارے اکثر مسلمانوں میں بچّے کی پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف موقعوں پر ایسی تباہ کن رسمیں جاری ہیں جنہوں نے مسلمانوں

کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں۔شادی بیاہ کی رسموں کی بدولت ہزاروں مسلمانوں کی جائیدادیں، مکانات، دُکانیں سُودی قرضے میں چلی گئیں اور بہت سے اَعلیٰ خاندانوں کے لوگ آج کرایہ کے مکانوں میں گزر کررہے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔اپنی قوم کی اس مصیبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔ طبیعت میں جوش پیدا ہوا کہ کچھ خدمت کروں۔روشنائی کے چند قطرے حقیقت میں میرے آنسوؤں کے قطرے ہیں خدا کرے کہ اس سے قوم کی اِصلاح ہو جائے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ بہُت سے لوگ اِن شادی بیاہ اور دیگر فُضول رَسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادَری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہوسکتا ہے قرض لے کران جاہلانہ رَسموں کو پورا کرتے ہیں۔کوئی تو ایسا مردِ مُجاہد ہو جو بلا خوف وخَطر ہر ایک کے طعنے برداشت کرکے تمام ناجائز وحرام رَسموں پرلات ماردے اور سنّتِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو زندہ کرکے دکھادے کہ جو شخص سُنّت کو زندہ کرے اُس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملتا

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ہے۔ کیونکہ شہید تو ایک دفعہ تلوار کا زخم کھا کر دنیا سے پردہ کر جاتا ہے مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ عمر بھر لوگوں کی زبانوں کے زخم کھاتا رہتا ہے۔ واضح رہے کہ مُرَوَّجہ رَسمیں دو قسم کی ہیں: ایک تو وہ جو شرعاً ناجائز ہیں دوسری وہ جو تباہ کُن ہیں اور بَہُت دفعہ اُن کے پورا کرنے کے لئے مسلمان سُودی قرض کی نُحوست میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سُود کا لین دین گناہِ کبیرہ ہے اور یوں یہ رُسُومات بَہُت ساری آفات میں پھنسا دیتی ہیں، اِن سے دُوری ہی میں عافیت ہے۔

(اِسلامی زندگی ص۱۲تا ۱۶ بتصرف، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(غلط و قبیح رسومات کے نقصانات جاننے اور اِن کے عِلاج کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے "مکتبۃُ المدینہ" کی کتاب "اسلامی زندگی" ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے)۔

شادیوں میں مت گنہ نادان کر | خانہ بربادی کا مت سامان کر

چھوڑ دے سارے غلط رَسم و رواج | سنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج

خوب کر ذِکرِ خدا و مصطفےٰ | دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

قَبْر والے سے گفتگو

مُدَّعائے رسول، رفیقِ رسول، مُشیرِ رسول، جاں نثارِ رسول، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ ایک صالح (یعنی نیک پرہیزگار) نوجوان کی قَبْر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷ الرّحمٰن:۴۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

اے نوجوان! بتا! تیرا قَبْر میں کیا حال ہے؟ اُس صالح (یعنی باعمل) نوجوان نے قَبْر کے اندر سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام لے کر پکارا اور باآوازِ بلند دو مرتبہ جواب دیا: قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ. میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے یہ دونوں جنّتیں مجھے عطا فرمادی ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۵ ص ۴۵۰)

دے خوفِ خدا بہرِ صِدّیق و فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما
دے عشقِ شہِ بحروبر یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! کیا شان ہے فاروقِ اَعظم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کہ بعطائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اہلِ قبر کے اَحوال معلوم کر لئے۔ اِس رِوایَت سے یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندَگی گزارے گا اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزاں و ترساں رہے گا، بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا ہونے سے ڈرے گا، وہ اللّٰہ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ کی رحمتِ کامِلہ سے دو جنّتوں کا حقدار قرار پائے گا۔ جوانی میں عِبادت کرنے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کو مبارَک ہو کہ بروزِ قیامت جب سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، سایۂ عرش کے عِلاوہ اُس جاں گُزا (یعنی جان کو تکلیف میں ڈالنے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذَرِیعہ نہ ہوگا تو اللّٰہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ایسے خوش قسمت

مسلمان کو اپنے عرشِ پناہ گاہِ اہلِ فرش کا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جیسا کہ

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 88 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟" صَفحہ 20 پر حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابُوالدَّرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھا کہ اِن صِفات کے حامِل مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے: (اُن میں سے دو یہ ہیں) (۱)......وہ شخص جس کی نَشو ونُما اِس حال میں ہوئی کہ اُس کی صُحبت، جوانی اور قوت اللہ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی پسند اور رِضا والے کاموں میں صَرف ہوئی اور (۲)......وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج۸ ص۱۷۹ حدیث۱۲ دارالفکر بیروت)

یارب عزوجل! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم

دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ جنابِ صادقِ وامین، سیّدُ الخائفین، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعی جنّتی ہونے کے باوُجود خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گریہ کُناں رہتے بلکہ خشیّتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے رونے کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ پُر انوار پر دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبُوعہ 217 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد اوّل، پہلی قسط، صَفحَہ 129 پر حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندگی کے ایک حسین اور لائقِ تقلید گوشے کا ذِکر ہے: حضرتِ عبدُاللہ بن عیسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سے رِوایت ہے کہ صاحِبِ خوف وخشیَت، نجمِ راہِ ہدایَت، منبعِ عِلْم وحکمت حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ اَقدس پر بہُت زیادہ رونے کی وجہ سے دو کالی لکیریں پڑ گئی تھیں۔

(الزھد للا مام احمد بن حنبل، حدیث۶۳۸، ص۱۴۹ دار الغد الجدید)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

ذِکرِ مَحبّت عام ہے لیکن سوزِ مَحبّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اَعظم کا جنّتی مَحَل

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوبِ ربُّ العِزَّت، رسولِ رَحمت، مالکِ جنّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بشارت کے مطابِق عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں شامل قطعی جنّتی ہیں چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ رحمٰن، نبیِّ غیب دان، رسولِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ

وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا، وہاں میں نے ایک مَحَل دیکھا میں نے اِستِفسار کیا: یہ مَحَل کس کا ہے؟ فِرشتے نے عرض کی: حضرتِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اندر داخِل ہو کر اسے دیکھوں لیکن (اے عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر قربان، کیا میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر غیرت کرسکتا ہوں؟ (بُخارِی ج ۲ ص ۵۲۵ حدیث ۳۶۷۹) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملَّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا ۔۔۔ بٹتی ہے کونَین میں نعمت رسولُ اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا ۔۔۔ جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

پہلے شِعر کا مطلب ہے: عَرشِ اَعظم کے پیدا کرنے والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کسی کو جو کچھ ملا ہے سرکارِ والا تبار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے در

سے ملا ہے، کیونکہ دونوں جہاں میں حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔ دوسرے شعر کے معنیٰ ہیں: عشقِ رسول کی آگ میں جل کر راکھ ہونے والوں کو (مرنے کے بعد) چین کی نیند مُیَسَّر ہوتی ہے کیونکہ روح وجان کے لئے محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت اِکسیر یعنی نہایت مؤثّر اور مفید دوا کا درجہ رکھتی ہے۔

دُرّہ پڑتے ہی زلزلہ جاتا رہا

ایک مرتبہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں زَلزَلہ آگیا اور زمین زور زور سے ہلنے لگی۔ یہ دیکھ کر کرامت وعدالت کی اعلیٰ مثال، صاحبِ عَظَمت وجلال، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آگئے اور زمین پر ایک دُرّہ مار کر فرمانے لگے: قِرِّیْ اَلَمْ اَعْدِلْ عَلَیْکِ (یعنی اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل وانصاف نہیں کیا؟) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہو گئی (یعنی ٹھہر گئی) اور زَلزَلہ ختم

ہوگیا۔ (طبقات الشّافعية الكبرى للسبكی ج۲ ص۳۲٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کو کتنی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس قدر بلند شان کے حامل ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جو خدا عَزَّوَجَلَّ کے ہو جاتے ہیں **خدائی اُن کی ہو جاتی ہے۔** خُصوصاً حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ باعظمت شخصِیَّت ہیں جن کی شانِ رِفعت نشان خود رسولِ ذیشان، سرورِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے بیان فرمائی چُنانچہ

"عُمَر فاروق" کے 8 حُرُوف کی نسبت سے 8 فضائلِ حضرتِ عُمَر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

﴿1﴾ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ یعنی حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طُلوع نہیں ہوا۔

(سُنَنِ تِرمذی ج۵ ص۳۸٤ حدیث۳۷۰٤)

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

﴿2﴾ آسمان کے تمام فرشتے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عزّت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے۔ [1] ﴿3﴾ **لَا یُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ** یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مومن مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنافق ان سے بُغض رکھتا ہے۔ [2] ﴿4﴾ **عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** یعنی حضرت عُمَر بن خطّاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہلِ جنّت کے چَراغ ہیں۔ [3] ﴿5﴾ **ھٰذَا رَجُلٌ لَا یُحِبُّ الْبَاطِلَ** یعنی یہ (حضرت عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وہ شخص ہے جو باطل کو پسند نہیں کرتا۔ [4] ﴿6﴾ تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا تو حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے۔ [5] ﴿7﴾ **رِضَا اللّٰہِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللّٰہِ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسند حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پسند ہے اور حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پسند **اللہ** تعالیٰ کی

---

(1) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٨٥ (2) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٢٢٥ (3) مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ٩ ص ٧٧ حدیث ١٤٤٦١ دار الفکر بیروت (4) (مُسند اِمام احمد ج ٥ ص ٣٠٢ حدیث ١٥٥٨٥ دار الفکر بیروت (5) تِرمذی ج ٥ ص ٣٨٨ حدیث ٣٧١٤

پسند ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٤ ص٣٦٨ حدیث ١٢٠٥٦ دار الکتب العلمیة بیروت) ﴿8﴾

اِنَّ اللّٰـهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج٥ ص٣٨٣ حدیث ٣٧٠٢) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور زبان سے جو بولتے ہیں وہ حق بولتے ہیں۔ (مراۃ ج٨ ص٣٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں حضرتِ عُمر سے پیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعٰلَمِیْن، وزیرِ سَیِّدُ الْمُرْسَلِین، مُحِبُّ الْمُسْلِمِین، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ نے عالیشان مرتبہ عطا فرمایا اور بہُت زیادہ عزّت وشرافت اور فضائل وکرامات سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ رِفعت نشان کو تسلیم کرنا،

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برحق جان کر راہِ ہدایت کا روشن مینار سمجھنا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَحَبَّت وعقیدت رکھنا بہُت ضروری ہے جیسا کہ جلیلُ القدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ دو جہان، شاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ توجُّہ نشان ہے: مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جس شخص نے حضرت عُمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے حضرت عُمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے محبت کی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ٥ ص ١٠٢ حدیث ٦٧٢٦ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

وہ عُمر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر — وہ عُمر خاصۂ ہاشمی تاجور
وہ عُمر کھل گئے جس پہ رحمت کے در — وہ عُمر جس کے اَعداء پہ شیدا سَقَر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

جس سے مَحَبَّت، اُسی کے ساتھ حشر

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: خادِمِ بارگاہِ رِسالت حضرتِ

سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ رَحمت، شَفیعِ روزِ قِیامت، مُخبِرِ احوالِ دُنیا و آخِرت سے پوچھا کہ قِیامت کب آئے گی؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے اِس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گُزار ہوئے: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میرے پاس تو کوئی عمل نہیں، سوائے اِس کے کہ میں اللہ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اِتنا خوش نہیں کیا جتنا حُضُورِ نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ مَحبّت نشان نے کیا کہ تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ پھر حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں حُضُورِ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے مَحَبَّت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کرتا ہوں اور حضرات ابوبکر و عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی، لہٰذا اُمّید وار ہوں کہ اِن کی مَحَبَّت کے باعث اِن حضرات کے ساتھ ہوں گا اگر چہ میرے اَعمال اِن جیسے نہیں۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۵۲۷ حدیث ۳۶۸۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ہم کو بُو بَکر و عُمر سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پیارے، آسمانِ ہدایت کے چمکتے دَمکتے سِتارے، دکھی دل کے سہارے، غلامانِ مصطفٰے کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا ابوحَفْص عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اور اُن سے مَحَبَّت کرنے کا اِنعام آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَحَبَّت کرنا گویا رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بُغض و عداوت تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

بُغض وعداوت کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے، جس کا نتیجہ دنیا وآخرت کی ذِلّت وذُلالت ہے۔

عَظَمتِ صَحابہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، "سوانحِ کربلا" صفحہ 31 پر حدیثِ پاک مَنقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، محبوبِ ربُّ الْعِباد عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! اِنہیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اِنہیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے اِن سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا، جس نے اِنہیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی بیشک اُس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے گرِفتار کرے۔ (سُنَنِ ترمذی ج ٥ ص٤٦٣ حدیث٣٨٨٨)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے ان شاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الہَادِی فرماتے ہیں: ''مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادَب رکھے اور دل میں اُن کی عقیدت ومَحَبَّت کو جگہ دے۔ اُن کی مَحَبَّت حُضُور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔'' (سوانحِ کربلا ص ۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور

نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش)

اس شعر کا مطلب ہے کہ اَہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیونکہ صَحابۂ کرام عَلَیہِم

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

الرِّضوان اِن کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضوان کشتی کی طرح ہیں۔

مُردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، "عُیُونُ الْحِکایات" حصّہ اوّل صَفْحہ 246 پر حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بِن تَمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْخُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کا بَیان ہے کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر "ایران" کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے میرے مزدور نے بتایا کہ فُلاں مسافر خانے میں ایک لاش بے گور وکفن پڑی ہے، کوئی دفنانے والا نہیں۔ یہ سن کر مجھے اُس مرنے والے کی بے کسی پر ترس آیا اور

خیر خواہی کی نیت سے تَجہِیز وتَکفِین کا اِنتِظام کرنے کیلئے میں مسافر خانے پہنچا تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے جس کے پیٹ پر کچی اینٹیں رکھی ہیں۔ میں نے ایک چادر اُس پر ڈال دی، اُس لاش کے قریب اُس کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہُت عِبادت گزار اور نِکوکار تھا، ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم اِس کی تَجہِیز وتَکفِین کا اِنتِظام کر سکیں۔ یہ سُن کر میں نے اُجرت پر ایک شخص کو کفن لینے اور دوسرے کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم لوگ مِلکر اُس کی قبر کے لئے کچی اِینٹیں تیار کرنے اور اُسے غُسل دینے کے لئے پانی گرم کرنے لگے۔ ابھی ہم اِنہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکا یک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا، اینٹیں اُس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! اُس کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن میں ہمّت کرکے اُس کے قریب گیا اور

بازو پکڑ کر اُسے ہلایا اور پوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں کوفے کا رہائشی تھا اور بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اُن کی بری صُحبت کی وجہ سے میں بھی اُن کے ساتھ مل کر شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیتا اور اُن سے نفرت کرتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْخَصِیب بشیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القدیر فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے توبہ و اِستغفار کی اور اُسے کہا: اے بدبخت! پھر تَو تُو واقِعی سخت سزا کا مُستَحِق ہے لیکن یہ تُو بتا کہ تُو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہو گیا؟ تو وہ کہنے لگا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ **صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف لے جایا گیا** اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا اور کہا گیا: ”اب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ

ساتھیوں کو اپنے دردناک اَنجام کی خبر دے اور اُنہیں بتائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنے والا آخرت میں کس قدر دردناک عذاب کا مُستَحِق ہے۔ جب تُو اُن کو اپنے بارے میں بتا چکے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنّم) میں ڈال دیا جائے گا۔'' بس! یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اِس عبرت ناک حالت سے گستاخانِ صَحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو اِن حضراتِ قُدسِیّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی کرے گا اُس کا اَنجام بھی میری طرح ہوگا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہو گیا۔ اِتنی دیر میں قَبْر کھودی جاچکی تھی اور کفن کا اِنتِظام بھی ہو چکا تھا لیکن میں نے کہا: میں ایسے بدبخت کی تَجْہِیز وتکْفِین ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ ہو اور میں تو اِس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے واپَس چل دیا۔ بعد میں مجھے کسی

نے خبر دی کہ اُس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اُس کو غُسل دیا اور نمازِ جنازہ پڑھی۔ اُن کے عِلاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کی۔ حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بِن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ العَظِیم فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوالخُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القدیر سے پوچھا: کیا آپ اس واقِعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اُس بد بخت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اُس کی باتیں سُنیں۔ یہ واقِعہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بِن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ العَظِیم نے فرمایا: اب میں گستاخانِ صَحابہ کے اِس عبرت ناک اَنجام کی خبر لوگوں کو ضرور دوں گا تاکہ وہ عبرت پکڑیں اور اپنی عاقِبت کی فکر کریں۔ (عیون الحکایات (عربی) ص۱۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رَبُّ الْاَنَام عَزَّوَجَلَّ ہمیں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظمت نشان میں گستاخی و بے ادَبی سے محفوظ رکھے اور تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی مَحَبَّت اور اُن کی خوب خوب تعظیم کرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، ہمیں بے اَدبوں اور گستاخوں سے ہمیشہ محفوظ و مامون رکھے اور ہم سے کبھی ادنیٰ سی گستاخی بھی سرزد نہ ہو۔

محفوظ سدا رکھنا خدا عزوجل بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ربُّ الْاُکرم عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گستاخوں کا اَنجام بڑا دردناک وعبرتناک ہوتا ہے۔ ایسے نامراد زمانے بھر کے لئے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بارگاہوں میں نازیبا کلمات کہتے یا صَحابۂ کرام واَولیاءِ عُظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُبارَک شان میں مُزخرفات (مُ۔زَخْ۔رَ۔فات۔یعنی گالیاں) بکتے ہیں آخرت میں تو تباہی وبربادی اُن کا مقدَّر ضرور بنے گی مگر وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہو کر زمانے بھر کے لئے نشانِ

عبرت بن جاتے ہیں اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اُن کے عقائد و اعمال کی پیروی نہیں کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہمیشہ باادب رہنے اور باادب لوگوں یعنی عاشقانِ رسول کی صُحبت اِختیار کرنے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرمائے اور بے ادبوں اور گستاخوں کی صُحبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

از خدا جُوئیم توفیقِ ادب　　بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

(یعنی اپنے رب عزوجل سے توفیقِ ادب طلب کرو، بے ادب فضلِ رب سے محروم پھرتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

فاروقِ اعظم کے مُتَعَلِّق عقیدۂ اہلسنّت

حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُتَعَلِّق اہلِ سنّت و جماعت کا کیا عقیدہ ہے؟ اِس کو بھی جاننا ضروری ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 241 پر ہے: ''بعدِ اَنبیا و مُرسلین (عَلَیۡہِم

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم)، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلَک (یعنی فِرِشتوں) سے اَفضل صدِّیقِ اَکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہم، جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو صِدِّیق یا فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتائے گمراہ، بدمذہب ہے۔" (بہارِ شریعت)

صَحابہ میں ہے اَفضل حضرتِ صِدِّیق کا رُتبہ
ہے اُن کے بعد اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظم کا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قراٰن، "کنزالایمان مع خزائنُ العرفان" صَفحہ 974 پر اللہ المَجِید عَزَّوَجَلَّ سُوْرَۃُ الحَدِیْد پارہ 27، آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۠ (۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ فَضل اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑے فَضل والا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بدمَذہبیّت سے نفرت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' (مکمّل) صَفحہ 302 پر ہے: حضرتِ عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرِب پڑھ کر مسجِد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ الْمُؤمِنِین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زَبان سے ایسا نکلا جس سے ''بدمذہبی کی بُو'' آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸٤ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فارِقِ حق و باطِل امامُ الھُدیٰ
تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شِعر کا مطلب ہے: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق و

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

باطل میں فرق کرنے والے، ہدایت کے امام اور اسلام کی حمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" (مکمّل) صفحہ 277 پر اَمامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا حکم پوچھا گیا تو اِرشاد فرمایا: "(بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بدمذہب ہوجانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہرِ قاتل۔ رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی انھیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدمہ صحیح مُسلم حدیث۷ ص ۹ دار ابن حزم بیروت) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجّال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور

پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں جا کر وَیسے ہی ہو جائیں گے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج٤ ص١٥٧ حدیث ٤٣١٩) حدیث میں ہے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حَشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٥ص١٩ حدیث ٦٤٥٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانے، دل میں صَحابۂ کرام واولیاءِ عُظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی مَحَبَّت جگانے، نیک صُحبتوں سے فیض اُٹھانے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، **عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَریعے **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے

اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّبِین وصالِحین کی مَحَبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکَرَم سے اِن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا فیضان اور اِن کی نظرِ شفقت شاملِ حال ہوگی۔ ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچہ

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبُلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلّغ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعُبید قاری حاجی مشتاق احمد عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البَارِی کی وفات سے چند ماہ قَبل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بقسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا، جالی مبارک میں بنے ہوئے تین سوراخ میں سے ایک سوراخ میں

جب جھانکا تو ایک دِلرُبا منظر نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شیخینِ کریمین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا **عُمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں **حاجی مُشتاق عطّاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی **بارگاہِ محبوبِ باری** عزّوجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کُھل گئی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے

آرزو کب آئے گی بَر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا۔

رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (مِشکاۃُ المَصابِیح ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان، مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ'' کے بارہ حُروف کی نسبت سے پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۳۵۲

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

حدیث ۱۸۹۲) ﴿2﴾ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنع فرمایا ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۳ ص ٤٧٤ حَدیث۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج٦ص ٧٧) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿3﴾ پینے سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھ لیجئے ﴿4﴾ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ سے پیجئے بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿5﴾ پانی تین سانس میں پیجئے ﴿6-7﴾ سیدھے ہاتھ سے اور بیٹھ کر پانی نوش کیجئے ﴿8﴾ لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مَرَض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج٤ص ٥٧٥ ج ٢١ ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں **﴿9﴾** پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دِہ چیز وَغیرہ تو نہیں ہے۔ (اِتحاف السّادۃ للزّبیدی ج ٥ ص ٥٩٤) **﴿10﴾** پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے **﴿11﴾** حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بسم اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٢ ص ٨ دارصادر بیروت) **﴿12﴾** گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ اِستعمال ہونے کے باوُجُود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجاھد فی سبیل اللّٰہ

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو مسجد میں اس لیے آیا تاکہ نماز پڑھے گا، ذِکرُ اللہ عزوجل کرے گا، بھلائی کی باتیں سیکھے گا یا دوسروں کو سکھائے گا تو وہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(حلیۃُ الاولیاء ج ٦ ص ١٦ رقم ٧٦٥٥)

ورق اُلٹئے ---

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میٹھے بول[1]

غالِباً شیطان یہ بیان پورا (48صَفحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ اس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

قَبْر میں سزا کا ایک سبب

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیع" میں نَقْل ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے سنتوں بھرے اجتماع (ربیعُ النور شریف ۱۴۳۰ھ۔2009ء) میں بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔

میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ! اتنے میں آواز آئی: **"دنیا میں زبان کے غیر ضَروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزادی جارہی ہے۔"** اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور اُنہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: **تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامُور کیا گیا ہے۔**

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۰ مؤسسۃ الرّیان بیروت)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم)
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر

میں جب فِرِشتہ آسکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا تنہا ۔۔۔ امداد مری کرنے آجانا مرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

روشن مری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا عزوجل ۔۔۔ جب نَزْع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہ تعالیٰ علٰی محمَّد

خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ''تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقْت ہلاکو خان کا بیٹا تگودار خان بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلِّغ کو دیکھ کر اسے مَسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچہ غُصّہ دلانے والی تھی مگر چُونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالق و مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے۔'' چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے غیبت و چُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زبان ذِکرُ اللہ عزوجل سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لٰہذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تکودار خان کے دل میں پیوست ہوگئے کہ جب اُس نے اپنے ''زَہریلے کانٹے'' کے جواب میں اس باعمل مبلِّغ کی طرف سے ''خوشبودار مَدَنی پھول'' پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیے۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس مُقیم ہوگئے۔ تکودار خان روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ کی سَعیِ پیہم نے تکودار خان کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کردیا! وُہی **تکودار خان** جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلِّغ** کے ہاتھوں تکودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

''احمد'' رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلِّغ ہو تو ایسا! اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصہ دلائے ہمیں اپنی **زَبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زَبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسانِ بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے ناوانی میں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچِہ بظاہِر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رَحمٰن عزوجل کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ **زَبان** کا دُرُست استِعمال جنّت میں داخِل اور غلط استِعمال جہنَّم سے واصِل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ **زَبان** سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی **زَبان** سے نکلا ہوا یہ کَلِمۂ طیِّبہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے اس کلمۂ پاک کے باعِث وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقِلاب دل کی تائید کے ساتھ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زَبان کا صحیح استِعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ و رسول

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی کے مطابِق اگر زَبان کو چلایا جائے تو جنّت میں گھر تیّار ہو جائیگا۔ اِس زبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذِکرُ اللہ عزوجل کریں، دُرُود و سلام کا وِرْد کریں، خوب خوب **نیکی کی دعوت** دیں تو اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ **مُکاشَفَۃُ القُلوب** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل جو اپنے بھائی کو بلائے اور اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ''میں اس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔'' (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی بَرَکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے، گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر **انفرادی کوشش** کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی اِن شآءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی انفرادی کوشش سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی شُروع کردی پھر تو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آیئے اِس ضِمن میں اِنفرادی کوشش کی ایک مَدَنی بہار سنتے چلیں چُنانچِہ شہر قَصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بِالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: "میں اُن دنوں میٹرِک کا طالِبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث زندگی گناہوں میں بَسَر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی عادتِ بد اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والِد صاحِب کُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک "مَدَنی قافِلہ" ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں آ پہنچا، خدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے میٹھے بول نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اُنہوں نے دَرْس کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی

روز بعد صحرائے مدینہ مدینۃُ الاَولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین۳ روزہ بینَ الاَقوامی سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے دَرس نے مجھ پر بہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضِر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' سُن کر میں تھرّ ا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداَخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقِلاب سے مُتأَثِّر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اُس اکلوتی بہن نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ

عالیہ قادِریّہ رضویّہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس انفرادی کوشش کرنے والے میرے مُحسن اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی بَرَکت سے مجھ پر **اللّٰہُ** اعظم عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے **قرانِ پاک** حِفظ کرنے کی سعادت حاصِل کرلی اور درسِ نِظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت دَرَجۂ ثالِثہ یعنی تیسری[۳] کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔ میری نیّت ہے کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شعبانُ المُعظّم ۱۴۲۷ ھ سے یکمشت **12** ماہ کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حِفظ، قران ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مغفِرت کی بِشارت

اِس زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

حاصِل کیجئے۔ چُنانچہ ''رُوحُ الْبیان'' میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بَخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۹ دار احیاء التراث العربی بیروت) ملانے کا مزید واضِح طریقہ سماعت فرمالیجئے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْ۔مِلْ۔حَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن..... (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم کہہ لیجئے اور جنّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچہ ''رَوضُ الرَّیاحِین'' میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی

دکھادے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شق ہوئی اور اُس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ **حُور** برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنّت میں مجھ جیسی **۱۰۰ سو حوریں** عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی ۱۰۰ سو ۱۰۰ سو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی ۱۰۰ سو ۱۰۰ سو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر ۱۰۰ سو ۱۰۰ سو ناظمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو **جنّت** میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح و شام **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيم** پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوْضُ الرِّیاحِین ص ۵۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

دیوانے ہو جاؤ!

اِس زَبان کو ہر وَقت ذِکْرُ اللہ عزوجل سے تَر رکھئے اور **ثواب** کا خزانہ لُوٹئے، سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذِکْرُ اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ **دیوانہ** کہنے لگیں۔

(اَلْمُستَدرَك لِلحاکِم ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفة بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ عزوجل کا اتنی کثرت سے ذِکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکبیرُ لِلطّبرانی ج۱۲ ص۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخْت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچہ ''ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پَودا لگا رہے ہیں۔ اِسْتِفْسار فرمایا: ''کیا کر رہے ہو؟'' عرض کی: دَرَخْت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: ''میں بہترین دَرَخْت لگانے کا طریقہ بتادوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوض (عِ۔وَض۔یعنی بدلے) جنّت میں ایک دَرَخْت لگ جاتا ہے۔'' (سُنَن ابنِ ماجہ ج٤ ص٢٥٢ حدیث ٣٨٠٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللّٰہ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿4﴾ اَللّٰہُ اَکْبَر یہ چاروں کَلِمات پڑھیں تو جنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

عُمر را ضائع مَکُن در گفتگو　　ذِکرِ اُو کُن ذکرِ اُو کُن ذکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذِکرُ اللہ کر، ذِکرُ اللہ کر، ذِکرُ اللہ کر)

80 برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک استِعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود و سلام پڑھتے رہئے اور گُناہ بخشواتے رہئے جیسا کہ دُرِّ مُختار میں ہے: ''جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اَسّی (80) برس کے گُناہ مٹا دے گا۔'' (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸٤ دار المعرفة بیروت)

بسمِ اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں: ''بِسمِ اللّٰہ کیجئے!'' ''آؤ جی بِسمِ اللّٰہ!'' ''میں نے بِسمِ اللّٰہ کر ڈالی''، تاجر حضرات جو دن میں پہلا

سودا بیچتے ہیں اُس کو عُموماً ''بونی'' کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ''بِسمِ اللّٰہ'' کہتے ہیں، مَثَلاً ''میری تو آج ابھی تک بِسمِ اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!'' جن جُملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اِسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے: آیئے! آپ بھی کھالیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ''بِسمِ اللّٰہ'' یا اس طرح کہتے ہیں: ''بِسمِ اللّٰہ کیجئے!'' مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 22 پر ہے کہ ''اِس موقع پر اِس طرح بِسمِ اللّٰہ کہنے کو عُلَماء نے بَہُت سَخْت ممنوع قرار دیا ہے۔'' ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بسمِ اللہ کہنا کب کفر ہے

حرام و ناجائز کام سے قبل بِسمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرامِ قَطْعی کام سے پہلے بسمِ اللہ پڑھنا کُفر ہے چُنانچہ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:

شراب پیتے وَقت، زِنا کرتے وَقت یا جُوا کھیلتے وَقت بسمِ اللہ کہنا کُفر ہے۔" (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

کب ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زَبان سے ذکر و دُرُود باعِثِ اَجر و ثواب بھی ہے اور بعض صورَتوں میں ممنوع بھی مَثَلاً "مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفحہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجر کا اِس غَرَض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سُبْحٰنَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدگی خریدار پر ظاہِر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اِس نیّت سے دُرُود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اِس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج۲ ص۲۸۱ دارالمعرفۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی جُزْیئے کے پیشِ نظر میں اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر "اللہ اللہ" کی صدائیں بُلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذِکرُ اللہ نہیں اِستِقبال مقصود ہوتا ہے۔

کھچڑے کو حلیم کہنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام **حَلِیم** بھی ہے لہٰذا کھانے کی چیز کو حلیم کہنا اگرچہ جائز ہے مگر مجھے (سگِ مدینہ عفی عنہ کو) اچّھا نہیں لگتا۔ اِس غِذا کو اُردو میں **کھچڑا** بھی کہتے ہیں لہٰذا حتَّی الْوَسْع میں یہی لفظ استِعمال کرتا ہوں، **تذکرۃ الاولیا** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بسطامی** قُدِّسَ سرُّہُ السّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''یہ بہُت **لطیف** ہے۔'' غیب سے آواز آئی: ''ہمارا نام **سیب** کیلئے استِعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب سے نکال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) بسطام (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ١٣٤) دیکھا آپ نے! ''**لَطِیف**'' کا ایک لفظی معنیٰ ''عُمدہ'' بھی ہے مگر چُونکہ ''**لَطِیف**'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے اس لئے سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی کو تنبیہ کی گئی۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

لاکھ گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنی زَبان کا دُرُست استِعمال کریں تو وقتاً فوقتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قیامت میں نور ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِیِّ ج۱ ص۴۱۲ حدیث ۵٦٧ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حمد وثنا، مُناجات ودعا، دُرُود وسلام، نعت، خُطبہ، دَرس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکرُ اللہ عزوجل" میں شامِل ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دے۔ جتنی دیر تک درس دیگا اُتنی دیر کا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بازار میں ذِکرُ اللہ عزوجل کرنے کا ثواب ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

حاجت روائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت

سبحٰنَ اللہ عزوجل! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی

بہنیں جو اپنی زَبان کو **نیکی کی دعوت**، سنّتوں بھرے **بیان** اور ذکر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلّی دینا بھی **زَبان** کا عظیمُ الشّان استِعمال ہے۔ چُنانچہ

عِیادت کا عظیمُ الشّان ثواب

شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پچھتّر ہزار ملائِکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فِرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں **غَوطہ زَن** رَہتا ہے اور جب وہ اِس کام سے فارِغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ایک **حج** اور ایک **عُمرے** کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے مریض کی **عِیادت** کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پچھتّر ہزار ملائکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے

ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رَحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپَس آنے تک رَحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۳ ص۲۲۲ حدیث ۴۳۹٦) جب کسی کا بچہ بیمار ہو جائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہو جائے، حادِثے کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہو جائے، اَلْغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہو جائے اُس کی دلجوئی کیلئے زَبان چلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچہ

جنّت کے دو جوڑے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزِیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے

گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزِیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو[2] ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔"

(اَلْمُعْجَمُ الاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲ دارالفکر بیروت)

زَبان مُفید بھی ہے مُضِر بھی

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل زَبان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شُمار فوائد ہیں اور اگر یہی زَبان اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمان بن کر چلی تو بہُت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے: انسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان میں ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۴ ص ۲۴۰ حدیث ۴۹۳۳)

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب

انسان صُبْح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعْضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: "ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تُو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج ٤ ص ۱۸۳ حدیث ۲٤۱٥ دار الفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: نَفْع نقصان راحت و آرام تکالیف و آلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تُو خراب ہو گی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہو گی ہماری عزّت ہو گی۔ خیال رہے کہ زبان دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مِراٰۃ ج ٦ ص ٤٦٥)

زَبان کی بے اِحْتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فسادات برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زبان سے اگر مرد اپنی مَدْخُولہ بیوی کو

طلاق طلاق طلاق کہہ دے تو طلاقِ مُغَلَّظہ واقع ہو جاتی ہے، اِسی زَبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طیش (یعنی غصہ) آگیا تو بعض اَوقات قتل وغارتگری تک نوبت پُہنچ جاتی ہے۔ اِسی زَبان سے کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنَّم کی حقداری ہے۔ ''طَبَرانی شریف'' کی رِوایت میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۳۸٦ حدیث ۳٦۰۷)

دائمی رِضا و ناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں، سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی انتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اُس کے لیے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اللہ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اسے ملیگا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۲ ص۱۹۳ حدیث ۴۸۳۳، سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: (بعض اَوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رب تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہوجاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ بُہت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بُہت سی باتوں سے بلال ابنِ حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں خاموش ہوجاتا ہوں۔ (مِراٰۃ ج ٦ ص ٤٦٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نتائج کا حامِل ہوسکتا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے ہی میں عافیّت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کرلیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زِیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت وچُغلی اور عَیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شَخص کیلئے بَہُت دشوار ہوتا ہے۔ بلکہ بک بک کا عادی بعض اَوقات مَعاذَاللہ عزوجل کُفرِیات بھی بک ڈالتا ہے!

دِل کی سختی کا اَنجام

اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رَحم فرمائے اور زَبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذِکرُ اللہ سے غافِل رہ کر فُضول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ اللہ عزوجل غنی کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۳ ص۴۰۶ حدیث۲۰۱۶)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکالدے تو سمجھ لو کہ **اس کا دل سخت ہے** اس میں حیا نہیں **سختی** وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ **اللہ** **رسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر **کافر** ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٦٤١)

زَبان کُچَل ڈالی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زِیادہ باتیں کرنا بے حد خطرناک ہے۔ کہ معاذَ اللہ عزوجل آدمی بسا اوقات **فُضُول** بولتے چلے جانے کے سبب **کُفر** کے غار میں گرسکتا ہے۔ **کاش!** ہم بَولنے سے پہلے تَولنے کے عادی ہو جائیں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اِس میں آخِرت کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر زہے نصیب! بات کرنے کے بجائے اُتنی دیر **دُرُود شریف** پڑھ لیں کہ اس طرح آخِرت کا **عظیم** فائدہ حاصل ہو جائے گا!۔ "**اَسرارُ الاولیاء** رحمہم اللہ تعالیٰ" میں ہے:

حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی زَبانِ پاک سے ایک مرتبہ ایک فُضُول بات نکل گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پشیمان ہو کر (بے خودی کے عالَم میں) **زَبان کو دانتوں تلے اِس زور سے دبایا کہ خون نکل آیا! اور اس ایک بے کار جُملے کے کفّارے میں بیس برس تک** (بلاضرورت) **کسی سے گفتگو نہیں کی!** (اسرار الاولیاء ص ۳۳ مُلَخَّصاً شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مُنہ سے فُضُول بات نکل جائے تو کیا کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصَم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے فُضُول بات کے صُدُور کے سبب صدمے سے چور ہو کر اپنی زَبان ہی کُچَل ڈالی! یہاں یہ مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ ہوش وحواس میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو اَذِیَّت دینے کی شریعت میں اجازت نہیں لہٰذا بُزُرگانِ

دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے اپنے آپ کو زخمی وغیرہ کر دینے کے واقِعات میں یہ تاویل کی جائے گی کہ انہوں نے بے خودی کے عالَم میں ایسا کیا کہ" ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے" بہر حال یہ اُنہیں کا حصّہ تھا۔ **کاش!** ہم صِرْف اتنا ہی کریں کہ فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں بطورِ کفّارہ 12 بار **اللہ اللہ** کہہ لیا کریں یا ایک بار **دُرُود شریف** ہی پڑھ لیں۔ اِس طرح کرنے سے ہوسکتا ہے کہ شیطٰن ہمیں اس خوف سے فُضول باتیں کرنے پر نہ اُبھارے کہ یہ لوگ کہیں ذکر و دُرُود کا وِرد کر کے مجھے پریشانی میں نہ ڈالدیں! جی ہاں **مِنْهَاجُ الْعَابِدِین** میں منقول ہے: شیطٰن کیلئے ذِکرُ اللہ عزوجل اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں آکِلَہ۔ (مِنهاجُ العابِدِین ص ٤٦ دارالکتب العلمیة بیروت) مرضِ آکِلہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتأثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جُدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

فُضُول جُملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچّھی صُحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی اچّھے نظر آنے

والے بھی بدقسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آرہے ہیں۔ کاش! ہم صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صِرف ضَرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ یاد رہے! ''بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضَرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتہ اسے چھوڑنا بہُت بہتر ہے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۴۳ دار صادر بیروت) غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جا پڑنے کا قوی اِمکان رَہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمِندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں اِحتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اِس طرح کے سُوالات ضَرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو فُضُول نہ ہوئے۔ اس طرح کے سُوالات کی مِثالیں پیشِ خدمت ہیں اگر ضَرورت ہے تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمِندگی یا گناہوں کے

خدشات سے بچایئے۔ مَثَلاً ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! ﴿2﴾ یار! آج کل دُعا دُعا نہیں کرتے! ﴿3﴾ ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ ﴿4﴾ یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! ﴿5﴾ یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ ﴿6﴾ کس سال کا ماڈل ہے؟ ﴿7﴾ آپ کے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ﴿8﴾ یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے ﴿9﴾ فُلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ ﴿10﴾ اُف! اتنی گرمی! ﴿11﴾ آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے ﴿12﴾ نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! ﴿13﴾ ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! ﴿14﴾ آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُموماً مُتَذَکَّرہ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَرَہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حُسنِ ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فُضول لگ رہی ہے اِس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ بالفرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مِثالیں

سفرِ مدینہ سے لوٹنے والے حاجیوں سے بھی اکثر دوست اَحباب طرح طرح کے غیر ضَروری سُوالات کرتے ہیں ان کی 13 مثالیں مُلاحَظہ فرمایئے: ﴿1﴾ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ بِھیڑ تو بَہُت ہوگی! ﴿3﴾ مہنگائی تو نہیں تھی؟ ﴿4﴾ مکان صحیح ملا یا نہیں؟ ﴿5﴾ گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ ﴿6﴾ وہاں موسم کیسا تھا؟ ﴿7﴾ زِیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ ﴿8﴾ روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ ﴿9﴾ کتنے عُمرے کئے؟ ﴿10﴾ مکّے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ ﴿11﴾ مِنیٰ میں آپ کا خیمہ جَمرات سے قریب تھا یا دور؟ ﴿12﴾ مدینے میں کتنے دن ملے؟ ﴿13﴾ مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟ جن سوالات کی مثالیں دی گئیں وہ اگرچِہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے اس کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سُوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرَدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر اِحتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گُناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہٰذا ”ایک چُپ ہزار سکھ“

بُرے یا گناہوں بھرے بکواسوں کی چار مثالیں

بعض باتونی لوگ بِلا تحقیق گناہوں اور تہمتوں بھرے جُملے بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اس کی چار مثالیں سنئے: ﴿1﴾ ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) بدمذہب ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (حالانکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا، بوڑے بوڑھے، خواتین اور بچّے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) ﴿2﴾ ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رِشوَت خور ہیں ﴿3﴾ الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بدمعاش ہیں (معاذ اللہ) ﴿4﴾ حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔

بقر عید پر کئے جانے والے فُضُول سُوالات کی 19 مثالیں

بقر عید کے موقع پر بغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُضول سُوالات کی مثالیں مُلاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ ہا گائے لینے کب جائیں گے؟ ﴿2﴾ آج کل تو مَنڈی تیز ہو گئی ہو گی! ﴿3﴾ ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ ﴿4﴾ یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! ﴿5﴾ کتنے دانت کی ہے؟ ﴿6﴾ ٹکّر تو نہیں مارتی؟ ﴿7﴾ چلا کر لائے یا سُوزُوکی میں؟ ﴿8﴾ سُوزُوکی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ ﴿9﴾ کب کٹے گی؟ ﴿10﴾ قصاب وقت پر آیا یا نہیں؟ ﴿11﴾ قصاب چُھری

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم): جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا ﴿12﴾ ہاں یار! قصّاب لوگ لٹکا دیتے ہیں ﴿13﴾ فُلاں کی گائے قصّاب کے ہاتھ سے چھُوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! ﴿14﴾ ہاں یار! قصّاب اَناڑی تھا! (اِس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بدالقابی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتّہ اگر واقِعی وہ قصاب اَناڑی ہو اور جس کو کہا اس کو اس سے بچانا مقصود ہو تو اِس جملے میں حَرَج نہیں) ﴿15﴾ آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ ﴿16﴾ کتنے میں ملا؟ ﴿17﴾ اوہو! بڑا مہنگا ملا ﴿18﴾ چلتا بھی ہے یا نہیں؟ ﴿19﴾ کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

فون پر کی جانے والی فُضول باتوں کی 5 مثالیں

فون پر بھی اکثر غیر ضَروری سُوالات کی ترکیب رہتی ہے، پانچ مثالیں حاضرِ خدمت ہیں: ﴿1﴾ کیا کر رہے ہو؟ ﴿2﴾ کہاں ہو؟ ﴿3﴾ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سُوال ہوگا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ ﴿4﴾ کدھر سے گزر رہے ہو؟ ﴿5﴾ کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ ہاں جو جو سُوال ضرورتاً کیا جائے وہ فُضُول نہیں کہلائے گا مگر بعض سُوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مَثَلاً

ہوسکتا ہے کہ سوال نمبر 1-2-3 کا جواب وہ دُرُست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کر رہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔ بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہاں کی عافیت ہے۔

جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوَّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے **جھوٹ** نکل سکتا ہے اگرچہ سوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بلاضرورت اِس طرح کے سُوالات سے اِجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں حاضر ہیں: ﴿1﴾ ہمارا گھر ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ ﴿2﴾ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ ﴿3﴾ میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ ﴿4﴾ ہمارا گھر آپ کو اچھا لگا؟ ﴿5﴾ میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ ﴿6﴾ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ ﴿7﴾ میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟

﴿8﴾ میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ ﴿9﴾ میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ﴿10﴾ میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ ﴿11﴾ میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں مُخِل تو نہیں ہو گیا؟ ﴿12﴾ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ ﴿13﴾ آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ ﴿14﴾ میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سب سے خطرناک ابو الفُضُول

بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خوانخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: ﴿1﴾ ہاں بھئی کیا سمجھے؟ ﴿2﴾ میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ (البتہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جا سکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے) ﴿3﴾ کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا!" ﴿4﴾ "میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!" ﴿5﴾ "کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر مُرُوَّت میں

ہاں میں ہاں ملا کر بارہا جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دُور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ ان کی گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنّم میں نہ پہنچادے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعاذَ اللہ عزوجل کُفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ''کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟'' کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کُفر کی تائید بھی کُفر ہے۔ اَلْعِیاذُ بِاللہ عزوجل

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ عزوجل زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

فُضول بات کی تعریف

بات کرنے میں جہاں ایک لَفْظ سے کام چل سکتا ہو وہاں مزید دُوسرا لَفْظ بھی

شامل کیا تو یہ دوسرا لفظ "فُضُول" ہے۔ چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "اِحیاءُ العُلُوم" میں فرماتے ہیں: اگر ایک کلمے (یعنی لفظ) سے اِس (بات کرنے والے) کا مقصود حاصِل ہو سکتا ہو اور وہ دو۲ کلمے استِعمال کرے تو دو۲سرا کلمہ فُضُول ہوگا۔ یعنی حاجت سے زیادہ ہوگا اور جو لفظ حاجت سے زائد ہے وہ مذموم ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۴۱) اگر ایک لفظ سے مقصود حاصِل نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں دو۲ یا حسبِ ضَرورت جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ **فُضُول** نہیں۔ بہر حال **فُضُول بات** اُس کلام کو کہا جائے گا جو بے فائدہ ہو۔ **ضَرورت، حاجت یا مَنْفَعَت** ان تینوں۳ دَرَجوں میں سے کسی بھی "دَرَجے" کے مطابق جو بات کی گئی وہ **فُضُول** نہیں اور بعض اوقات **زِینت** کے دَرَجے میں کی جانے والی گفتگو بھی **فُضُول** نہیں ہوتی مَثَلاً اَشعار، بیان یا مضمون میں تحسینِ کلام (یعنی بات میں حُسن پیدا کرنے) کیلئے حسبِ ضَرورت **مُقَفّٰی و مُسَجَّع** (یعنی قافیے دار) الفاظ استِعمال کئے جاتے ہیں یہ بھی **فُضُول** نہیں کہلاتے۔ کبھی مخاطب (یعنی جس سے بات کی جا رہی ہے اُس کے) **تَفَهُّم** (تَ۔فَہ۔ہُم) یعنی سمجھنے کی صلاحیت کو

مدِّ نظر رکھتے ہوئے بھی ضَرورتاً الفاظ کی کمی اور زیادَتی کی صورت بنتی ہے۔ جو کہ **فُضُول** نہیں **تفہیم** (تَف۔ہِیم) یعنی سمجھانے کے اعتِبار سے لوگوں کی تین قسمیں کی جاسکتی ہیں ﴿1﴾ انتہائی ذِہین ﴿2﴾ **مُتَوَسِّط** یعنی درمیانے دَرَجے کا ذِہین ﴿3﴾ غَبی یعنی کُند ذِہن۔ جو ''اِنتہائی ذِہین'' ہوتا ہے وہ بعض اوقات صِرْف ایک **لَفْظ** میں بات کی تہ تک جا پہنچتا ہے جبکہ درمیانے دَرَجے کی سمجھ رکھنے والے کو بغیر خُلاصے کے سمجھنا دُشوار ہوتا ہے، رہا کُند ذِہن تو اس کو بسا اوقات دس بار سمجھایا جائے تب بھی کچھ پلّے نہیں پڑتا۔ مُخاطَبِین کی اِس تقسیم کے مطابِق یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جو ایک **لَفْظ** میں بات سمجھ گیا اُس کو اگر اُسی بات کیلئے دوسرا لَفْظ بھی کہا تو یہ **دوسرا لفظ** فُضُول قرار پائے گا، اِسی طرح درمیانی عَقْل والا اگر 12 الفاظ میں سمجھ پاتا ہے تو اُس کے سمجھ جانے کے باوُجُود اُسی بات کا 13 واں یا اِس سے زائد جو لَفْظ بِلا مَصلحت بولا گیا وہ **فُضُول** ٹھہرے گا اور رہا کُند ذِہن کہ اگر 100 الفاظ کے بغیر بات اِس کے ذِہن میں نہیں بیٹھتی تو یہ 100 الفاظ بھی چُونکہ ضَرورت کی وجہ سے بولے گئے لہٰذا **فُضُول گوئی** نہیں کہلائیں گے۔

بَہر حال جتنے الفاظ میں مقصود حاصِل ہو جاتا ہے اُس سے اگر ایک لَفظ بھی زائِد بولا گیا تو وہ **فُضُول** ہے۔ ہاں وہ کلام جو کہ جائز حق ہے مگر بے فائدہ ہے اُس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی **فُضُول** ہی ٹھہرے گا اور اگر وہ بات **ناجائز** ہے تو اس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی ناجائز و گناہ قرار پائیگا۔

جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو

یہ تفصیل سُن کر ہو سکتا ہے کہ ذہن میں آئے کہ فُضُول بات سے بچنا بے حد دُشوار ہے۔ ہمّت مت ہاریئے، کوشِش جاری رکھئے زبان کا **قفلِ مدینہ** لگانے (یعنی خاموشی) لگانے کی عادت بنانے کیلئے ممکنہ صورت میں کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی ترکیب بنایئے کہ نیّت صاف منزل آسان۔ مَقولہ ہے: اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ یعنی کوشش کرنا میرا کام اور پورا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ **خاموشی** کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حفظ کر لیجئے اِن شاءَ اللہ عزوجل کافی سہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔"

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج٤ ص١٠٥ حدیث ٦٠١٨ دارالکتب العلمیة بیروت)

نِرالے فُضول گو

بعض لوگ خود تو فُضول گو ہوتے ہی ہیں دُوسروں کو بھی دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرتے ہیں! غور فرمالیجئے کہ نادانِستہ طور پر یہ غَلَطی کہیں آپ سے بھی تو سرزد نہیں ہو جاتی! دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرنے کی صورت یہ ہے: مَثَلاً زید کچھ بات کہتا ہے تو بکر سمجھ لینے کے باوُجُود چونکنے کے انداز میں سُوالیہ انداز میں سر اُوپر اٹھا کر اشارہ کرتا ہے اور اکثر منہ سے سُوالیہ انداز ہی میں نکلتا ہے "ہوں"؟ جی؟ (ہیں؟ کیا؟) اِس طرح "جی؟" یا "ہیں؟" اس کے جواب میں زید کو اپنی بات خواہ مخواہ دُہرانی پڑتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو چُونکہ بعض لوگوں کی اِس عادت

کا تجربہ ہے اس لئے مُخاطب کے ''ہیں ہوں'' کہنے پر اپنی بات دُہرانے کے بجائے اکثر خاموشی اختیار کرلیتا ہے اور عُموماً نتیجۃً یِہی بات سامنے آتی ہے کہ مُخاطَب (یعنی جس سے بات کی ہے وہ) سمجھ چُکا تھا! فُضُول عادتیں نکالنے کیلئے خوب جِدّ وجُہد کرنی پڑیگی، صِرف ایک آدھ بیان سُن کر یا (تحریر پڑھتے ہی) اس طرح کی عادت نکل جائے اِس کی اُمّید نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ خوب غور وفِکر کیجئے اوراپنے آپ کو ذِہنی طور پر تیّار فرمایئے کہ کسی کی بات سُن کر ایک دم سے ''ہیں؟'' ''کیا؟'' وغیرہ نہیں کہا کروں گا پھر بھی بُھول ہو جائے تو اپنا اِحتِساب کیجئے۔

گفتگو کا جائزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی بات چیت کی احتیاطیں مُلاحظہ فرمایئے: چُنانچہ ''مِنْھاجُ الْعابِدین'' میں ہے: ایک بار حضرتِ

سیّدُ نا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دُونوں رَوئے پھر سیّدُ نا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے ابو علی (یہ حضرتِ سیّدُ نا فُضیل کی کُنیت ہے) ''میں آج کی اِس صُحبت سے بہُت ثواب کی اُمّید رکھتا ہوں۔'' سیّدُ نا فُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں آج کی اِس صُحبت سے بہُت خَوفزدہ ہوں۔'' سیّدُ نا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیوں؟ سیّدُ نا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: کیا ہم دُونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کر رہے تھے؟ کیا ہم تکلُّف میں مبتلا نہیں تھے؟ سیّدُ نا سُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سُن کر رو پڑے۔ (مِنہاجُ العابِدین ص ٤٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے۔ ان نیک بندوں کی ملاقات رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے اور ان کی بات چیت خالِص اسلامی ہوا کرتی تھی۔ مگر ان کا خوفِ خُدا عزوجل ملاحظہ فرمایئے! دُونوں اولیائے کرام رَحِمَھُما اللہُ السَّلام اس ڈر سے رو رہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہو گئی۔

کہیں ہم فُضُول یا بِلا وجہ خوبصورت جُملے تو نہیں بول گئے! اِس سے وہ لوگ درس حاصل کریں جو اپنی معلومات کا لوہا منوانے کیلئے بطورِ رِیا کاری اُردو میں بات کرتے وقت عَرَبی، فارسی اور انگلش کے مشکِل لفظوں، مُحاوَروں اور مُقَفّٰی جملوں کا بکثرت استِعمال کرتے ہیں۔

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص اِس مقصد کے لئے بات کا ہیر پھیر سیکھے کہ اس کے ذَرِیعے مَردوں یا لوگوں کے دل پھانس لے۔ تو اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ بروزِ قیامت نہ اس کے فرض قَبول فرمائے نہ نَفْل۔" (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ٤ ص ٣٩١ حدیث ٥٠٠٦ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مُحَقِق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صَرْفُ الْکَلَام (یعنی باتوں میں ہیر پھیر) سے مُراد یہ ہے کہ تحسینِ کلام میں (یعنی کلام میں حُسن پیدا کرنے کیلئے) جھوٹ، کِذْب بیانی بطورِ ریا کاری کی جائے

اور اِلْتِباس واِبْہام (یعنی یکسانیت کا شُبہ) پیدا کرنے کے لیے اس میں ردّو بدل کرلیا جائے۔ (اشعة اللّمعات ج٤ ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”مدینے کی حاضِری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بِغیر نہ طاقت ہے نہ قُوّت۔ (ابوداؤد، ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٥٠٩٥) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخِل ہونے کی دُعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (اَیضاً حدیث ٥٠٩٦) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخِل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخِل ہوئے اور اسی کے نام سے باہَر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں

کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے مَحارِم ومَحْرَمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بِغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخِل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اِس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخِل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ علیکم کیا میں اندر آ سکتا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کُھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ طرح طرح

کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صَفْحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ۔۔۔ پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **یا رسول اللّٰہ** عزّوجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **نَجات کیا ہے؟** فرمایا: ﴿1﴾ **اپنی زَبان کو** روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ **تمہارا گھر** تمہیں کِفایت کرے (یعنی بلاضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ **گناہوں پر** رونا اختیار کرو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ١٨٢ حدیث ٢٤١٤)

کیا نبی کا بدن مٹی کھا سکتی ہے؟

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ. "بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے بدن کھائے۔ **اللہ** کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔" (سُنَنِ اِبنِ ماجہ ج۲ص ۲۹۱ حدیث ۱۶۳۶ دار المعرفۃ بیروت) صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام وعُلمائے دین وشُہداء وحافِظانِ قراٰن کہ قراٰنِ مجید پر عمل کرتے ہوں، اور وہ جو منصبِ مَحبّت پر فائز ہیں، اور وہ جسم جس نے کبھی **اللہ** عزوجل کی مَعصِیَت نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقات دُرُود شریف میں مُستَغرَق (یعنی نہایت مصروف) رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل ص ۵۷)

بیان 10

تخریج شدہ

کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنّت البقیع

ورق اُلٹیے ۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

کراماتِ عثمانِ غنی[1] رضی اللہ تعالٰی عنہ

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رِسالہ (32 صفحات) **مکمّل پڑھ لیجئے**
اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ کا دل عظمتِ صَحابہ علیہم الرضوان سے لبریز ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (فردوسُ الاخبار ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے (۲۰ ذوالحجۃِ الحرام ۱۴۲۹ھ 2008ء کے) سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا جو ضروری ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ —مجلس مکتبۃ المدینہ

پُراسرار معذور

حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مُلک شام کی سرزمین میں ایک آدمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے دُونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دُونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہے جا رہا ہے کہ ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں نے اُس سے پوچھا کہ اے آدمی! کیوں اور کس بناء پر تُو یہ کہہ رہا ہے؟ یہ سُن کر اُس نے کہا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں اُن بدنصیبوں میں سے ہوں جو امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان میں داخل ہو گئے تھے، میں جب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ مُحترَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو میں نے غصّے میں آ کر بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو تھپّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تڑپ کر یہ دعا مانگی:

''اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اندھا کرے اور تجھ کو جہنّم میں جھونک دے۔'' اے شخص! امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہرانہ دُعا کو سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ میں امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں، تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی اندھی ہو چکیں، آہ! اب صِرف چوتھی دُعا یعنی میرا جہنّم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، الجزء ۳ ص ۴۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ عثمان کا دشمن ذلیل و خوار ہے
آخرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے

کُنیت و اَلقاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18 ذُوالحِجّۃُ الحرام 35 سنِ ہجری کو اللہ غنی کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے جلیل

القدر صَحابی عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نہایت مظلومیّت کے ساتھ شہید کئے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خُلَفائے راشِدین (یعنی حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی، حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کُنیت "ابو عَمْرو" اور لقب "ذُوالنُّورَین" (دو نور والے) ہے، کیونکہ **اللہُ غفور** عَزَّوَجَلَّ کے نور، آقا حُضُور، شافِعِ یومُ النُّشور، شاہِ غَیور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نِکاح میں دِی تھیں۔

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قَبولِ اسلام کرلیا تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو "صَاحِبُ الْھِجْرَتَین" (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے **حَبشہ** اور پھر **مدینۃُ الْمنوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تعظیماً کی طرف ہجرت فرمائی۔

دو بار جنّت خریدی

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ والا بَہُت بُلند وبالا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مبارَک زندگی میں نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے دو مرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ ''بِیرِ رُومہ'' یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کرکے اور دُوسری بار ''جَیْشِ عُسْرَت'' کے موقع پر۔ چنانچہ سُنَنِ ترمِذی میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن خَبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے: کہ میں بارگاہِ نَبَوی علی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحْتَرَم، رَحْمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم، سراپا جُودو کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو ''جَیْشِ عُسْرَت'' (یعنی غزوۂ تَبوک) کی تیاری کیلئے ترغیب ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر عرض کی: **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پالان اور دیگر مُتَعَلِّقہ سامان سَمیت سَو اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔

حُضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میں تمام سامان سَمیت دو سو (۲۰۰) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو (۲) جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً ارشاد فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں مع سامان تین سو (۳۰۰) اُونٹ اپنے ذِمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، شافِعِ مَحشر، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، مَحبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ سن کر مِنبرِ مُنوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو (۲) مرتبہ فرمایا: "آج سے عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔"

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۵ ص ۳۹۱ حدیث ۳۷۲۰ دار الفکر بیروت)

اِمامَ الاَسخِیاء! کردو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے بعض حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ لکھوا دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قربان جایئے مَحْبوبِ مصطَفٰے، سیِّدُ الْاَسخیاء، عثمانِ باحیا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جُود و سخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اِعلان سے بہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچہ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اِعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشرفیاں پیش کیں۔ پھر بعد میں 10 ہزار اَشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب

مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اِعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کُل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج۸ص ۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہوگی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمورِ خیر کیلئے چندہ کرنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض نادان دینی کاموں کے لئے چندہ کرنے کو بُرا جانتے اور اس سے روکتے ہیں، یاد رکھئے! بلا وجہِ شَرعی اِس کارِ خیر سے روکنے کی شرعاً مُمانَعت ہے چُنانچِہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 127 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اُمورِ خیر کے لیے مسلمانوں سے اِس طرح چندہ کرنا بدعت نہیں بلکہ سنّت سے ثابت ہے جو لوگ اس سے روکتے

ہیں (وہ) مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ (ترجمۂ کنز الایمان بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار (پ ۲۹، القلم ۱۲) میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کچھ (حضرات) بَرَہنہ پا، بَرَہنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمتِ اقدسِ حُضُورِ پُرنور، سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے، حُضُورِ پُرنور، رَحْمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن کی مُحتاجی (یعنی غُربت) دیکھی، چِہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اذان کا حکم دِیا، بعدِ نَماز خُطبہ فرمایا، بعدِ تلاوتِ آیاتِ مبارَکہ ارشاد کیا: ''کوئی شخص اپنی اَشْرَفی سے صَدَقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل (تھوڑے) گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے چُھوہاروں سے، یہاں تک فرمایا: اگرچہ آدھا چُھوہارا۔'' اِس ارشادِ گرامی (یعنی چندہ دینے کی ترغیب) کو سُن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اُٹھا لائے جس کے اُٹھانے میں اُن کے ہاتھ تھک گئے، پھر لوگ پے دَرپے صَدَقات لانے لگے، یہاں تک کہ دو اَنبار (2 ڈھیر) کھانے اور کپڑے کے ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کُندَن (یعنی خالِص سونے) کی طرح دَمکنے لگا اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے اور اُس کے بعد جتنے لوگ اُس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُس (اچھی راہ نکالنے والے) کیلئے ہے بغیر اس کے کہ اُن (عمل کرنے والوں) کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔'' (صحیح مُسلِم ص ۵۰۸ حدیث ۱۰۱۷ دارابن حزم بیروت) چندے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 107 صفحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سُوال جواب'' کا مُطالَعہ کیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عثمانِ غنی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّی مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جامعُ القرآن، حضرت سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کس قدر مہربان تھے، اِس ضِمن میں ایک واقِعہ مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ **حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ

جن دِنوں باغیوں نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جا رہی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں ملاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! میں نے آج رات تاجدارِ دو جہان، رَحْمت عالمیان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اس روشن دان میں دیکھا۔ سلطانِ زمانہ، رسولِ یگانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اِنتِہائی مُشفِقانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: ''اے **عثمان** (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! ان لوگوں نے پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو فوراً ہی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں اُس سے سیراب ہوا اور اب اِس وَقت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دُونوں چھاتیوں اور دُونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم، سراپا جودُ و کرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مجھ سے فرمایا: ''اے **عثمان** (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری امداد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ افطار کرو''۔ میں نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ**! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دربارِ پُر انوار میں حاضر ہو کر روزہ افطار کرنا مجھے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت سیّدُنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اور اُسی روز باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **شہید** کر دیا۔

(کتابُ المنامات مع موسوعۃالامام ابن ابی الدنیاج ۳ص ۷۴ رقم ۱۰۹ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ علّامہ ابنِ باطِیش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (مُتَوَفّٰی 655ھ) اس سے یہی سمجھتے ہیں کہ (سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے دیدار والا) یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔

(جامعِ کرامات الاولیاء ج ۱ ص ۱۵۱ مرکز اھل سنت برکات رضا، الھند)

کئی دن تک رہے محصور ان پر بند تھا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خون ریزی نا منظور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے مثال صبر و تحمل کہ جامِ شہادت تو نوش فرمایا مگر مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں مسلمانوں کے خون کا بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکانِ عالیشان کا مُحاصَرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاں نثار دولت خانے پر حاضر ہوئے اور بلوائیوں سے مقابلے کی اجازت چاہی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت دینے سے انکار فرما دیا۔ اور جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا: "اگر تم لوگ میری خوشنودی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ اللہ عزوجل کی قسم! خون ریزی سے پہلے میرا قتل ہو جانا مجھے زیادہ محبوب ہے، بمقابلہ اِس کے کہ میں خون ریزی کے بعد قتل کیا جاؤں یعنی میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور نبیِ غیب دان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے اس کی بِشارت دے دی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اپنے غلاموں سے فرمایا: ''اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت نہیں ٹلے گی۔''

(تحفۂ اثنا عشریہ ص ۶۲۶ ، نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویری ج ۳ ص ۷)

جو دل کو ضِیاء دے جو مقدّر کو جِلا دے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

حَسَنَینِ کریمین نے پہرہ دیا

مولائے کائنات، مولا مشکلکشا، شیرِ خدا، علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ حالات کی نازُکی دیکھ کر آپ نے اپنے دونوں شہزادوں حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن یعنی امامِ حَسَن و حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: ''تم دونوں اپنی اپنی تلواریں لے کر حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جاؤ اور پہرہ دو۔ قضائے الٰہی عزوجل جب غالب آئی اور حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **شہادت** ہوئی تو مولائے کائنات، مولا مُشکِلکُشا، شیرِ خدا، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو سخت صدمہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔ (پ ۲، البقرہ ۱۵۶) پڑھا۔

صَحابہ علیہم الرضوان آپس میں مہربان تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا شہادتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولائے کائنات، مولا مُشکلکُشا، شیرِ خدا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے حد صدمہ ہوا تھا، لا رَیْب (یعنی بے شک) سب صَحابۂ کرام علیہم الرضوان آپس میں رحیم وکریم تھے، ان سب کی آپَس میں مَحَبَّت و مَوَدَّت (یعنی الفت) تھی، چُنانچہ پارہ 26، سورۃُ الْفَتح آیت 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نَرم دل، تُو انہیں دیکھے گا رُکوع کرتے سجدے میں گرتے، اللہ کا فَضل و رِضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چِہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی تفسیر "**خزائنُ العرفان**" میں اِس آیتِ مبارکہ کے حصّے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ یعنی "اور آپس میں نَرم دِل" کے تَحت لکھتے ہیں: "ایک دوسرے پر مَحَبَّت و مہربانی کرنے والے، ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ مَحَبَّت اِس حد تک پُہُنچ گئی کہ جب ایک مومِن دُوسرے کو دیکھے تو فرطِ مَحبّت سے مُصافَحہ ومُعانَقہ کرے۔ (خزائنُ العرفان ص ۹۲۶)

خدا (عزوجل) بھی اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) بھی خود علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) بھی اُس سے ہیں ناراض
عدُو اُن کا اُٹھائے گا قیامت میں پریشانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ بندر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بُغض وعداوت رکھنا دارَین (یعنی دُنیا وآخرت) میں نقصان وخُسران کا سبب ہے چُنانچہ **حضرت سیِّدُنا نورُالدّین عبدُ الرَّحمٰن جامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی اپنی مشہور کتاب **شواھِدُ النُّبُوَّۃ** میں نَقْل کرتے ہیں **3 افراد** یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کوفی (یعنی

کوفے کا رہنے والا) تھا جو شیخینِ کریمین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں[۳] یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وقت آیا تو ان میں سے اٹھ کر دو[۲] نے وُضُو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزِل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عَین اُس وَقت جگایا جب شہنشاہِ عجم و عرب، محبوبِ ربّ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر اِرشاد کر رہے تھے: ''اے فاسِق! اللہ عزوجل فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔'' **جب وہ گستاخ** اُٹھ کر وُضُو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، **یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا**۔ اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیے۔ غروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع

تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر کبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر اُنہوں نے ان کو کوئی اَذِیّت نہ دی اور وہ **بندر** نُما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ **ایک گھنٹے کے بعد جب بندر** واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواھِدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۰۳)

ہم اُن کی یاد میں دھومیں مچائیں گے قیامت تک
پڑے ہو جائیں جل کے خاک سب اَعدائے عثمانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! شَیخَینِ کریمَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نُمونہ بنا دیا جاتا ہے تا کہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صَحابۂ کرام و اہلبیتِ عِظام علیہم الرضوان سے مَحَبّت کرنے والوں میں رکھے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِیمان پر خاتِمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومُختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک فِتنے کا ذِکْر کیا اور حضرتِ عُثمان کے لیے فرمایا کہ یہ اُس میں ظُلماً شہید کردیئے جائیں گے۔ (ترمذی ج۵ ص۳۹۵ حدیث۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: اس ارشاد میں چند غیبی خبریں ہیں حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اِنتِقال کی تاریخ، آپ کی وفات کی جگہ، آپ کی وفات کی نوعِیَّت کہ شہید ہوکر ہوگی آپ کا ایمان پر خاتمہ کیونکہ شہادت کے لیے اسلام پر موت ضَروری ہے، یہ ہے حُضُورِ انور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کا عِلْمِ غیب۔ (مُلَخَّص از مِراۃ ج۸ ص۴۰۲)

جس آئینے میں نورِ الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد نگاہی کا معلوم ہو گیا

حضرتِ علّامہ تاج الدّین سبکی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی کتاب ''طَبقات'' میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ باعظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ امیرُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ہی پُر جلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے جل بُھن کر کہا کہ کیا رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وَحی اُترنے لگی ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں زِنا کے اثرات ہیں؟

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربِّ عزّت عزوجل نے مجھے ایسی فراست (نورانی بصیرت) عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔''

(حُجَّۃُ اللہِ علَی الْعالَمِین ص ۶۱۳ مرکز اہل سنت برکات رضا، ھند، الرِّیاض النضرۃ الجزء ۳ ص ۴۰)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی معصیت مُلاحَظہ فرمائی اور اُس کی آنکھوں کو زِناکار قرار دیا۔ بے شک اَجْنَبِیَّہ یعنی نامَحْرَمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بلا اجازتِ شَرْعی نظر کرنا بَہُت بڑی جُرْأَت ہے۔ منقول ہے: **"جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔"** (الهداية الجزء الرابع ص ۳٦۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مختلِف اَعْضا کا زِنا

مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آنکھوں کا زِنا دیکھنا، کانوں کا زِنا سُننا، زَبان کا زِنا بولنا، ہاتھوں کا زِنا پکڑنا اور پاؤں کا زِنا چلنا ہے۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۲۸ حدیث ۲۱۔ ۲٦۵۷) مُحقِّق عَلَی الْاِطْلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق

مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحمۃ اللّٰہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں آنکھوں کا زِنا بدنگاہی، کانوں کا زِنا حرام وفُحش باتوں کا سننا، زَبان کا زِنا حرام و بے حیائی کی گفتگو، (ہاتھوں کا زِنا مثلاً کسی اجنبی عورت کو چھونا) اور پاؤں کا زِنا بُرے کام کی طرف جانا ہے۔

(اشعۃ اللّمعات ج۱ ص ۱۰۰ ـ ۱۰۱)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ خدا کی قسم! عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ منقول ہے: "جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔" (مُکاشَفَۃُ القُلوب، ص ۱۰)

آگ کی سلائی

فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، نامحرموں اور اَمردوں کے ساتھ بدنگاہی کرنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے، سنو! سنو! حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔ (بحر الدُّموع، ص ۱۷۱)

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھوں کی حفاظت کی ہر دم ترکیب رکھئے، ان کو آزاد مت چھوڑئیے ورنہ یہ ہلاکت کے گہرے غار میں جھونک دینگی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: ''اپنی نظر کی حفاظت کرو کیونکہ یہ دِل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور فتنے کے لیے یہی کافی ہے۔'' (تلخیص از اِحیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۶) **نبی ابنِ نبی** حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوۃ والسلام سے پوچھا گیا زِنا کی ابتداء کیا ہے فرمایا: ''دیکھنا اور خواہش کرنا''۔ (ایضاً)

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 30 میں **اللہ ربُّ العِباد** کا ارشادِ عافیت بنیاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت سُتھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا امیر المؤمنین حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ **صاحبِ کرامت** تھے، جبھی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس شخص کو بدنگاہی پر تَنْبِیْہ فرمائی۔ **کرامت** کیا ہے؟ اِس بارے میں بلکہ اِرہاص، مَعُوْنَت، اِسْتِدراج اور اِہانت کی بھی **تعریفات** سمجھ لیجئے چُنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ پہلا جلد اوّل صَفْحَہ 58 پر لکھا ہے: "نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نُبُوّت ظاہر ہو، اُس کو **اِرْہاص** کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادِر ہو، اس کو **کرامت** کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادِر ہو، اُسے **مَعُوْنَت** کہتے ہیں اور بیباک فُجّار یا کُفّار سے جو اُن کے مُوافِق ظاہر ہو، اُس کو **اِسْتِدراج** کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو **اِہانت** ہے۔

عُلُوئے شان کا کیوں کر بیاں ہو اے مرے پیارے
حیا کرتی ہے تیری تو شہا مخلوقِ نورانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ اٰلہٖ وسلم)، جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اپنے مَدْفَن کی خبر دیدی!

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک علیہ رحمۃ اللہ المالِک فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ **مدینۃُ الْمنوَّرہ** زادھَا اللّٰہُ شرفاً وَّ تعظیماً کے قبرِستان جَنَّتُ الْبقیع کے اُس حصے میں تشریف لے گئے۔ جو ''حَشِّ کوکَب'' کہلاتا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں کھڑے ہوکر ایک جگہ پر یہ فرمایا: ''عنقریب یہاں ایک شخص دفن کیا جائے گا۔'' چُنانچہ اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوگئی۔ اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قدر اُودھم بازی کی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ روضۂ منوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا نہ جَنَّتُ الْبقیع کے اُس حصے میں مدفون کیے جاسکے جو کِبارِ صَحابہ (علیہم الرضوان) کا قبرِستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ ''حَشِّ کَوْکَب'' میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپردِ خاک کیے گئے۔ جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اُس وقت تک وہاں کوئی قبر ہی نہ تھی۔

(الرّیا ض النضرة فی مناقِب العَشرة، الجزء ۳ ص ۴۱)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

شہادت کے بعد غیبی آواز

حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: حضرتِ امیر المؤمنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی شخص بُلند آواز سے کہہ رہا ہے: اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِرُوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّبِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ اَبْشِرِ ابْنَ عَفَّانَ بِغُفْرَانَ وَرِضْوَان (یعنی حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راحت اور خوشبو کی خوش خبری دو اور ناراض نہ ہونے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی خبرِ فرحت اثر دو اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے غُفران و رِضوان (یعنی بخشش و رضا) کی بھی بِشارت دو) حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کو سن کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا اور پیچھے مُڑ کر بھی دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج۳۷ ص۳۵۵، شواھد النبوۃ، ص۲۰۹)

اللہ غنی حد نہیں اِنْعام و عطا کی　　وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا

مَدفن میں فِرِشتوں کا ہُجوم

روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ مبارکہ چند جاں نثار رات

کی تاریکی میں اُٹھا کر جنّتُ البقیع پہنچے۔ ابھی قبر شریف کھود رہے تھے کہ اچانک سُواروں کی ایک بہُت بڑی تعداد جنّتُ البقیع میں داخِل ہوئی اِن کو دیکھ کر یہ حضرات خوفزدہ ہوگئے۔ سُواروں نے باآوازِ بلند کہا: آپ حضرات بالکل نہ ڈریئے ہم بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ یہ آواز سن کر لوگوں کا خوف دُور ہوگیا اور اطمینان کے ساتھ حضرتِ سیِّدنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین کی گئی۔ قبرستان سے لوٹ کر ان صحابیوں (علیہم الرضوان) نے قسم کھا کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فرشتوں کا گروہ تھا۔ (شواھدُ النُّبوَّۃ، ص ۲۰۹)

رُک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمانِ غنی کا

گستاخ کو دَرِندے نے پھاڑ ڈالا

منقول ہے کہ حاجیوں کا ایک قافِلہ مدینۃُ المُنوَّرہ زادھَا اللہُ شرفًاوَّ تعظِیمًا وَّ تکرِیمًا پہنچا۔ تمام اہلِ قافِلہ حضرتِ امیر المؤمنین سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے گئے لیکن ایک گستاخ توہین واِہانت کے

طور پر زیارت کے لئے نہیں گیا اور یوں بہانہ بنایا کہ مزار بہت دُور ہے۔ قافِلہ جب اپنے وطن کو واپس آ رہا تھا تو راستے میں **ایک خوفناک دَرِندہ غُرّاتا ہوا اُس گستاخ پر حملہ آور ہوا اور اُس نے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا!** یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر تمام اہلِ قافِلہ نے بَیک زَبان کہا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخی کا انجام ہے۔ (شواھِدُ النُّبُوَّۃ، ص ۲۱۰)

بیمار ہے جس کو نہیں آزارِ محبّت اچھا ہے جو بیمار ہے عثمانِ غنی کا

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے بُلند پایہ صَحابی ہیں۔ یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ صِرْف مزارِ پُرانوار کے دیدار کیلئے نہ جانے کی وجہ سے وہ شخص ہلاک ہوا۔ بلکہ بات یہ تھی کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دل میں دشمنی رکھنے کی وجہ سے حاضر نہ ہوا تھا۔ **اللہ و رسول** عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور صَحابۂ کِبار اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کی اُلفت و محبت و پیار کے حُصول کیلئے تبلیغِ قران

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے روزانہ **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے ذِمّے دار کو جمع کروایئے، نیز دُعاؤں کی قَبولیّت اور سنّتوں کی تربیّت کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہر ماہ کم از کم تین۳ دن کیلئے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ آیئے! مَدَنی قافِلے کی ایک مہکی مہکی **مدنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے اور نہ صِرف تنہا بلکہ دُوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی **اِنفرادی کوشش** کر کے اُنہیں بھی **مَدَنی قافِلے** کے لئے تیّار کیجئے چُنانچہ **ایک** عاشِقِ رسول کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشِش کرتا ہوں: ہمارا **مَدَنی قافِلہ** ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سُنّتوں کی تربیّت کے لئے حاضِر ہوا تھا، **مَدَنی قافلے** کے ایک مسافر کے سر میں ۴ چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا شدید دَرد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اُٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِسقدر تڑپتے کہ

دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے ہم نے گولیاں کھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صُبْح اُٹھے تو ہشاش بشاش تھے۔ اُنہوں بتایا کہ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں **سرکارِ رسالت مآب** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے مَع چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''اِس کا درد ختم کردو''۔ چُنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے میرا اِس طرح **مَدَنی آپریشن** کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔'' واقعی وہ اسلامی بھائی بِالکل تندرُست ہوچکے تھے۔ سفر سے واپسی پر اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا: بھائی کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں! اِس پر اُس نے رو رو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکِرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت مُتأثِّر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سَمیت وہاں موجود 12 اَفراد نے 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے

اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

ہے نبی کی نظر، قافِلے والوں پر　　آؤ سارے چلیں، قافِلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(فیضانِ سنّت (جلد اوّل) ص ٤٥)

مُصافَحے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، آیئے مُصافَحے کی سُنّتیں اور آداب مُلاحَظہ فرمایئے: دو

فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ﴿1﴾ ''جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحَہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی حدیث ٨٩٤٤ ج٦ ص ٤٧١ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿2﴾ ''جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ

کیا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کردے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جُدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج٤ ص٢٨٦ حدیث ١٢٤٥٤ دارالفکر بیروت) **{3}** جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقتِ ملاقات **مُصافَحہ** کرنا سنّتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجیح ج٦ ص٣٥٥) **{4}** فَقَط اُنگلیوں کے چُھونے کا نام **مُصافَحہ** نہیں ہے، سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے **مُصافَحہ** کیا جائے (رَدُّالْمُحتار ج ٩ ص ٦٦٩) **{5}** **مُصافَحہ** کرتے وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے (اَیضاً) **{6}** مسکرا کر گرم جوشی سے **مُصافَحہ** کیجئے۔ دُرُود شریف پڑھئے اور ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)

{7} **مُصافَحہ** کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (تَبیِینُ الحَقائِق ج٧ ص٥٦)

{8} والِدَین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

فرمانِ **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔'' (مُسند امام احمد ج۳ ص ۱۶۸ حدیث ۸۰۳۴ دارالفکر بیروت) **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **رسول** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں رب تعالٰی فرماتا ہے: **وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ** (ترجمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو (پ ۱۱ التوبۃ:۱۱۹)) صُوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اخذ یعنی لے لینے کی خاصیّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ خیال رہے کہ خُلّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے مَحبّت دل میں داخل ہو جاوے۔ یہ ذکر دوستی و مَحبّت کا ہے کسی فاسِق و فاجر کو اپنے پاس بٹھا کر مُتّقی بنا دینا تبلیغ ہے۔ حُضُورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر مُتّقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کا سردار بنا دیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۵۹۹)

بیان 11

جنّتی محل کا سودا

ورق اُلٹئے ۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جنّتی مَحَل کا سَودا[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے تَحریری بیان کا یہ رِسالہ (52 صَفحَات) اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فکرِ آخِرت نصیب ہو گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مالکِ خلد و کوثر، شاہِ بحر و بر، مدینے کے تاجور، اَنبیاء کے سَرْوَر، رسولوں کے افسر، رسولِ انور، مَحبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور **مُصافَحہ** کریں اور نبی (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے

---

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع (۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ 28-9-2008) میں فرمایا تھا جو ضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ ۔مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلی، ج ۳، ص ۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الغفّار ایک بار بصرہ کے ایک مَحَلّے میں ایک زیرِ تعمیر عالیشان مَحَل کے اندر داخِل ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حَسین نوجوان مزدوروں، مستریوں اور کام کرنے والوں کو بڑے اِنْہِماک (اِن۔ہِ۔ماک) کے ساتھ ہر ہر کام کی ہدایت دے رہا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار نے اپنے رفیق حضرت سیِّدُنا جعفر بن سُلَیمان علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحنّان سے فرمایا: "مُلاحَظہ فرمائیے یہ نوجوان مَحَل کی تعمیر وتزْئین (یعنی زَیب وزِینت) کے مُعامَلے میں کس قَدَر دِلچسپی رکھتا ہے مجھے اِس کے حال پر رَحْم آرہا ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالٰی سے دُعا کروں کہ اِسے اِس حال سے نَجات دے، کیا عَجَب کہ یہ جوانانِ جنّت سے ہو جائے۔" یہ فرما کر حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار، حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن سُلَیمان علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحنّان کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے، سلام کیا۔ اُس نے

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نہ پہچانا۔ جب تعارُف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوب عزّت وتوقیر کی اور تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا۔ **حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے (اُس نوجوان پر اِنفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) فرمایا: آپ اِس عالیشان مکان پر کتنی رقم خَرچ کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں؟ نوجوان نے عرض کی: **ایک لاکھ دِرْہَم۔** **حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: اگر یہ رقم آپ مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسے عالیشان **مَحَل** کی ضمانت لیتا ہوں، جو اِس سے زیادہ خوبصورت اور پائیدار ہے۔ اُس کی مِٹّی مُشک وزَعفران کی ہوگی، وہ کبھی مُنْہَدِم (مُن۔ہ۔دِم) نہ ہوگا اور صِرف مَحَل ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ خادِم، خادِمائیں اور سُرخ یاقوت کے قُبّے، نہایت شاندار اور حسین خَیمے وغیرہ بھی ہوں گے اور اُس **مَحَل** کو مِعْماروں نے نہیں بنایا بلکہ وہ صِرف **اللہ** تعالیٰ کے **کُنْ** (یعنی ہو جا) کہنے سے بنا ہے۔ **نوجوان** نے جواباً عرض کی: مجھے اِس بارے میں ایک شب غور کرنے کی مُہْلَت (مُہ۔لَت) عِنایت فرمایئے۔ **حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: بہت بہتر۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اِس مُکالَمے (مُکا۔لَ۔مے) کے بعد یہ حضرات وہاں سے چلے آئے، حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کورات میں بار بار اُس نوجوان کا خیال آتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے حق میں دُعائے خیر فرماتے رہے۔ صُبْح کے وقْت پھر اُس جانب تشریف لے گئے تو نوجوان کو اپنے دروازے پر مُنتظِر پایا۔ نوجوان نے بڑے پُر تپاک طریقے سے اِستقبال کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کل کی بات یاد ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! تو نوجوان ایک لاکھ دَراہِم کی تھیلیاں حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار کے حوالے کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یہ رہی میری پُونجی اور یہ حاضر ہیں قلم، دوات اور کاغذ۔

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر اِس مضمون کا بَیع نامہ تحریر فرمایا: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ تحریر اِس غَرَض کے لئے ہے کہ (حضرتِ سیِّدُنا) مالِک بن دِینار (علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفّار)

فُلاں بن فُلاں کے لیے اِس کے دُنیوی مکان کے عِوَض (ع۔وَض) اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے ہی شاندار محل دِلانے کا ضامن ہے اور اگر اِس محل میں مزید کچھ اور بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اِس ایک لاکھ دِرہم کے بدلے میں مَیں نے ایک جنّتی محل کا سودا فُلاں بن فُلاں کے لیے کرلیا ہے، جو اِس کے دُنیوی مکان سے زیادہ وسیع اور شاندار ہے اور وہ جنّتی محل قُربِ الٰہی عزَّوَجلَّ کے سائے میں ہے۔"

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغفار نے بَیع نامہ نوجوان کے حوالے کر کے ایک لاکھ دَراہم شام سے پہلے پہلے فُقراء ومساکین میں تقسیم فرمادیئے۔ اِس عظیم عہد نامے کو لکھے ہوئے ابھی 40 روز بھی نہ گُزرے تھے کہ نمازِ فَجر کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغفار کی نگاہ محرابِ مسجد پر پڑی، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس نوجوان کے لئے لکھا ہوا وُہی کاغذ وہاں رکھا ہے اور اُس کی پُشت پر بغیر سیاہی (Ink) کے یہ تحریر چمک رہی تھی: "اَللّٰہُ عَزِیزٌ حَکِیم عزَّوَجلَّ کی جانب سے مالِک بن دِینار کے لئے پروانۂ براءَت ہے کہ تُم نے جس مَحَل کے لیے ہمارے

نام سے ضَمانت لی تھی وہ ہم نے اُس نوجوان کو عطا فرما دیا بلکہ اِس سے 70 گُنا زیادہ نوازا۔''

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار اِس تحریر کو لے کر بعُجلت (یعنی جلدی سے) نوجوان کے مکان پر تشریف لے گئے، وہاں سے آہ وفُغاں کا شور بُلند ہو رہا تھا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ وہ نوجوان کل فوت ہو گیا ہے۔ غسّال نے بیان دیا کہ اُس نوجوان نے مجھے اپنے پاس بُلایا اور وصیَّت کی کہ میری میّت کو تُم غسل دینا اور ایک کاغذ مجھے کفن کے اندر رکھنے کی وصیَّت کی۔ چُنانچہ حسبِ وصیَّت اُس کی تدفین کی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار نے محرابِ مسجِد سے مِلا ہوا کاغذ غسّال کو دِکھایا تو وہ بے اِختیار پُکار اُٹھا: وَاللّٰہِ الْعَظِیْم یہ تو وُہی کاغذ ہے جو میں نے کفن میں رکھا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغفّار کی خدمت میں 2 لاکھ دِرہَم کے عِوض ضَمانت نامہ لکھنے کی اِلتجاء کی تو فرمایا: ''جو ہونا تھا وہ ہو چکا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار

علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار اُس مرحوم نوجوان کو یاد کر کے اَشک باری فرماتے رہے۔''

(روضُ الرِّیاحین، ص ۵۸۔۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جس کو خدائے پاک عزوجل نے دی خوش نصیب ہے

کتنی عظیم چیز ہے دولت یقین کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار حضرتِ سَیِّدُنا **حَسَن بصری** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہم عَصْر تھے۔ آپ نے مُلاحَظہ (م۔لا۔ح۔ظہ) فرمایا کہ پروردگار جَلَّ جلالُہٗ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کتنا اِختیار عطا فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُنیوی مکان کے عِوَض **جنّتی مَحَل کا سودا** فرمالیا۔ واقِعی **اللّٰہ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی بہُت بڑی شان ہوتی ہے۔ شانِ اولیاء سمجھنے کے

لیے یہ حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ سَیِّدُ الْاَنْبِیاءِ وَالْمُرسَلِیْن، رَاحَتُ الْعَاشِقِین، جنابِ صَادِق و اَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''تھوڑا سا رِیا بھی شِرک ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے دُشمنی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نیکوں، پرہیزگاروں، چُھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضِر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور اُن کو نزدیک نہ کیا جائے، اُن کے دِل ہِدایت کے چَراغ ہوں، ہر تاریک گرد آلود سے نکلیں۔ (مِشکاۃُ المَصابیح ج۲، ص۲۶۹، حدیث۵۳۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ہر نیک بندے کا اِحتِرام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں مقبولیّت کا مِعیار (مِع۔یار) شُہرت و ناموری ہرگز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو مُخلِص بندے ہی مقبول ہوتے ہیں اگرچہ دُنیا میں اُنہیں کوئی اپنے پاس کھڑا نہ ہونے دے، گُم ہو جائیں تو کوئی ڈھونڈنے والا نہ ہو، وفات پا جائیں تو کوئی رونے والا نہ ہو، کسی مَحفِل میں تشریف لائیں تو کوئی بھاؤ پوچھنے والا نہ ہو۔ بہر حال

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہمیں ہر پابندِ شریعت مسلمان کا اَدب واِحترام کرنا چاہئے اور اگر اَدب بَجا نہیں لا سکتے تو کم از کم اُس کی بے اَدَبی سے تو بچنا ہی چاہئے کیونکہ بعض لوگ **گدڑی کے لعل** (یعنی چھپے ہوئے بُزرگ) ہوتے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا اور بسا اوقات اُن کی بے اَدَبی آدمی کو بَربادی کے عَمیق گڑھے میں گرا دیتی ہے چُنانچہ:

گُستاخ کا عبرت ناک انجام

منقول ہے: **بارِش** تھم چکی تھی، موسم ٹھنڈا ہو چکا تھا، خُنک ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، پھٹے پُرانے لِباس میں ملبوس ایک **دیوانہ** ٹوٹے ہوئے جُوتے پہنے بازار سے گُزر رہا تھا۔ ایک حلوائی کی دُکان کے قریب سے جب گُزرا تو اُس نے بڑی عقیدت سے **دُودھ کا ایک گرم گرم پیالہ** پیش کیا۔ اُس نے بیٹھ کر بسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہتے ہوئے پی لیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (عزوجل) کہتا ہوا آگے چل پڑا۔ ایک طوائِف اپنے یار کے ساتھ اپنے مکان کے باہَر بیٹھی تھی، بارِش کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو گیا تھا، بے خیالی میں اُس دِیوانے کا پاؤں کیچڑ میں پڑا جس سے کیچڑ اُڑا اور طوائف کے کپڑوں پر پڑا، اُس کے یارِ بد اطوار کو

غصّہ آیا، اُس نے دِیوانے کو تھپّڑ رسید کر دیا۔ دِیوانے نے مار کھا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہوئے کہا: "**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ تُو بھی بڑا بے نیاز ہے، کہیں دودھ پِلاتا ہے تو کہیں تھپّڑ نصیب ہوتا ہے، اچھا! ہم تو تیری رِضا پر راضی ہیں۔" یہ کہہ کر **دِیوانہ** آگے چل دیا۔ کچھ ہی دیر بعد طوائف کا یار مکان کی چھت پر چڑھا، اُس کا پاؤں پھسلا، سَر کے بَل زمین پر گِرا اور مَر گیا۔ **پھر** جب دوبارہ اُس **دِیوانے** کا اُسی مقام سے گُزر ہوا، کسی شخص نے **دِیوانے** سے کہا: آپ نے اُس شخص کو بددُعا دی جس سے وہ گِر کر مَر گیا۔ **دِیوانے** نے کہا: "خدا کی قسم! میں نے کوئی بددُعا نہیں دی۔" اُس شخص نے کہا: پھر وہ شخص گِر کر کیوں مرا؟ **دِیوانے** نے جواب دیا: "بات یہ ہے کہ اَنجانے میں میرے پاؤں سے طَوائف کے کپڑوں پر کیچڑ پڑا تو اُس کے یار کو ناگوار گزرا اور اُس نے **مجھے** تھپّڑ رسید کیا، جب اُس نے **مجھے** تھپّڑ مارا تو میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کو ناگوار گزرا اور اُس بے نیاز عَزَّوَجَلَّ نے اُسے مکان سے نیچے پھینک دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اولیاءُ اللّٰہ کے نزدیک دُنیا کی کوئی حیثیَّت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''جنّتی محَل کا سَودا'' والی حِکایت سے جہاں شانِ اولیاء کا اِظہار ہے وَہیں اِن کی دُنیا سے بے رَغْبتی اور اِن کے اِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مُقدّس جذبے کا بھی ظہور ہے۔ یہ حضراتِ قُدسِیَّہ لوگوں کی دِین سے دُوری اور دُنیا کی مشغولی کی وجہ سے خوب کُڑھتے تھے۔ یقیناً اِن کی نظر میں دُنیا کی کوئی وَقْعَت (وَق۔عت) ہی نہ تھی اور مَذمّتِ دُنیا کی احادیثِ مبارَکہ اِن کے پیشِ نظر رہا کرتی تھیں۔ اِس ضِمن میں،

''حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب عزوجل'' کے ستّرہ حُروف کی نسبت سے دُنیا کے بارے میں 17 احادیثِ مبارَکہ سماعت فرمایئے:

{1} پرِندوں کی روزی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: میں نے حُضُورِ نبیِّ کریم، رء وف رَّحیم، مَحْبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اگر تم اللہ تعالٰی پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صُبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سَیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حقِّ توَکُّل یہ ہے کہ فاعِلِ حقیقی اللہ تعالٰی کو ہی جانے۔ بعض نے فرمایا کہ کسب کرنا نتیجہ اللہ پر چھوڑنا، حقِّ توَکُّل ہے۔ جسم کو کام میں لگائے دل کو اللہ سے وابَستہ رکھے۔ تجرِبہ بھی ہے کہ اللہ تعالٰی پر توَکُّل کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

رِزْق نہ رکھیں ساتھ میں پنچھی اور درویش
جن کا رب (عزوجل) پر آسرا ان کو رِزْق ہمیش

خیال رہے کہ پرندے تلاشِ رزق کے لیے آشیانے سے باہَر ضَرور جاتے ہیں۔ ہاں درختوں میں چلنے کی طاقت نہیں تو انہیں وہاں ہی کھڑے کھڑے کھاد، پانی پہنچتا ہے۔ کوّے کا بچّہ انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس بچّے کے منہ پر بُھنگے (ایک قسم کے چھوٹے سے کیڑے) جمع کر دیتا ہے، یہ بچّہ انہیں کھا کر بڑا ہوتا ہے، جب کالا پڑ جاتا ہے، تب ماں باپ آتے ہیں۔ (مراٰۃ ج۷ ص ۱۱۳، ۱۱۴، مرقات ج۹ ص ۱۵۶، زیرِ حدیث ۵۲۹۹)

توکُّل کسے کہتے ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اعتِمادِ عَلَی الاَسباب کا تَرک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اَسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

{2} دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر

رَحْمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جنّت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔'' (صَحِیحُ البُخارِیّ ج۲ ص۳۹۲ حدیث: ۳۲۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت) شیخِ مُحقِق، مُحَقِّق علَی الِاطْلاق، خاتمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: جنّت کی تھوڑی سی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ کوڑے یعنی چابک کا ذِکر اس عادت کے مطابق ہے کہ سُوار جب کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا چابک پھینک دیتا ہے تاکہ اس کی نشانی رہے اور دوسرا کوئی شخص وہاں نہ اُترے۔

(اشعۃ اللّمعات ج ۴ ص ۳۳ ، کوئٹہ)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابک) سے مُراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مَخْلُوط (یعنی ملی ہوئیں)،

(اور) وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دنیا کی نعمتیں ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مرأۃ المناجیح ج ۷ ص ٤٧ ضیاء القرآن)

{3} دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عابِدہ، زاہِدہ، عَفِیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم، سراپا جُودو کرم، تاجدارِ حَرَم، شَہَنشاہِ اِرَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جَمع کرتا ہے جس میں عَقل نہ ہو۔"

(مِشکاۃُ المَصابِیح ج ۲، ص ۲۵۰، حدیث ۵۲۱۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

{4} دُنیا میں مسافِر بن کر رہو

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: "دُنیا میں ایک اجنبی اور مُسافِر بن کر رہو۔" حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رضی

اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتِظار مت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا مُنتَظِر نہ رہ اور حالتِ صحّت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلے۔'' (صَحیحُ البُخارِی، ج٤،ص ٢٢٣،حدیث ٦٤١٦)

{5} دشمنوں کا رُعب جاتا رہے گا

حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ مکّے مدینے کے سُلطان، رسولِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اُمّتیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں جیسے کھانے والے اپنے پیالے کی طرف۔ تو کوئی کہنے والا بولا: کیا اُس دن ہماری کمی کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ فرمایا: ''بلکہ تم اُس دن بَہُت زیادہ ہو گے لیکن تم سَیلاب کے میل کی طرح ایک میل بن جاؤ گے (تم سیلاب کے پانی پر خَس و خاشاک کی طرح بہہ جاؤ گے یعنی تمہارے اندر جُراَت و شُجاعت اور قُوّت خَتم ہو جائے گی (اشِعّہ)) اور اللہ تعالٰی تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں سُستی اور ضُعف (کمزوری) ڈال دے گا۔'' کسی کہنے والے

نے عرض کی: یارسولَ اللہ ''وَھن'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''دنیا کی مَحبّت اور موت سے ڈر۔'' (سُنَن ابو داوٗد، ج٤ ص ١٥٠، حدیث ٤٢٩٧)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی کُفّار کی قومیں یہود، نَصارٰی، مُشرِکین، مجُوسی وغیرہ تم کو مٹانے کے لئے مُتَّفِق ہو جاویں بلکہ ایک دوسرے کو دعوت دیں کہ آؤ مسلمانوں کو مٹاتے انہیں ستاتے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ یہ حالات اب شُروع ہو چکے ہیں دیکھو یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر آج مسلمانوں کو مٹانے کے لئے دونوں بلکہ ان کے ساتھ مشرِکین بھی ایک ہو گئے ہیں۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور! حُضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کا ایک ایک لفظ حق ہے۔ یعنی ہمارے مقابلہ میں جو کُفّار کے حوصلے اتنے بُلند ہو جاویں گے کیا اس کی وجہ یہ ہو گی کہ اس زمانہ میں ہماری تعداد تھوڑی ہو گئی ہو گی! (نہیں بلکہ) آج ہماری تعداد زیادہ ہی ہے، اس سے کُفّار پر ہماری دھاک بیٹھی ہے۔ یعنی مُقابلۃً آج تمہاری تعداد اِس

دن سے زیادہ ہو گی مگر تم ایسے ہو گے جیسے سمندر میں پانی کا میل، دِکھاوا زیادہ حقیقت کچھ نہیں! بُزدِلی، نا اِتِفاقی، پریشانی دل، آرام طلبی، عُقَل کی کمی، موت سے ڈر، دنیا سے مَحَبَّت تم میں بہُت ہو جاویں گی۔ (مرقات ج۹ ص۲۳۲، زیرِ حدیث ۵۳۶۹)

ان وُجوہ سے کُفّار کے دل سے تمہاری ہَیبت نکال دی جاوے گی۔ وَہْن بمعنی سُستی، ضُعْف، کمزوری، مَشَقَّت، یہاں یا بمعنی سُستی ہے یا بمعنی ضُعْف۔ رب تعالٰی فرماتا ہے۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ (ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ پ ۲۱ لقمان ۱٤) اور فرماتا ہے: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ (ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میری ہڈّی کمزور ہو گئی۔ پ۱۶ مریم ٤)۔ یعنی تم دل کے کمزور و سُسْت ہو جاؤ گے جہاد سے دل چُراؤ گے۔ یعنی اِس سُستی وضُعْف (کمزوری) کا سبب دو۲ چیزیں ہیں، ایک دنیا میں رغبت دوسرے۲ موت کا خوف۔ جس قوم میں یہ دو۲ چیزیں جمع ہو جاویں وہ عزّت کی زندگی نہیں گزار سکتی۔ خیال رہے کہ حُبِّ دنیا اور موت سے نفرت لازِم

مَلزُوم چیزیں ہیں۔ (مِرآۃ ج ۷ ص ۱۷۳، ۱۷۴)

{6} دنیا کی مَحَبَّت گناہوں کا سر ہے

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے خُطبے میں فرماتے سُنا: ''شراب گناہوں کی جامع ہے، عورَتیں شیطان کی رسّیاں ہیں اور دُنیا کی مَحَبَّت تمام گناہوں کا سر ہے۔''

(مِشکاۃُ المَصابِیح، ج۲، ص۲۵۰، حدیث۵۲۱۲)

{7} آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُستَورِد بن شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اِس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔''

(صَحِیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ بھی فَقَط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتناہی (مُ۔تَ۔ناہی یعنی انتہا کو پہنچنے والے) کو باقی غَیر فانی غیر مُتناہی سے (اتنی) وجہ نسبت بھی نہیں جو (کہ) بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے، جو اللہ سے غافِل کر دے، عاقِل عارِف کی دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بُہت ہی عظیم ہے، غافِل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو (کہ) وہ نام نُمود کے لئے ادا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی سنّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی سنّتیں ہیں۔ حَیاۃُ الدُّنْیا اور چیز ہے، حَیٰوۃٌ فِی الدُّنْیا اور، حَیاۃٌ لِلدُّنْیا کچھ اور، یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارَک ہے۔ مولانا فرماتے ہیں، شعر:

آب در کشتی ہلاکِ کشتی اَسْت آب اندر زیرِ کشتی پشتی است

(کشتی دریا میں رہے تو نَجات ہے، اور اگر دریا کشتی میں آجاوے تو ہلاک ہے) (مراٰۃ ج ۷ ص ۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

{8} بھیڑ کا مرا ہوا بچّہ

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ عالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اسے ایک دِرْہم کے عِوَض (ع۔وَ۔ض) ملے؟ انہوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عِوَض (بدلے) ملے۔ تو ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اِس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

(مِشْکاۃُ المَصابیح ج۲، ص۲٤۲، حدیث ۵۱۵۷)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی بکری کا مُردار بچّہ کوئی چار آنے میں بھی نہیں خریدتا، کہ اس کی کھال بیکار اور گوشت وغیرہ حرام ہے، اسے کون خریدے! دنیا کے معنیٰ ابھی عرض کردیئے گئے، وہ یاد رکھے جاویں۔ صُوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دنیا دار کو تمام جہان

کے مُرشِد ہدایت نہیں دے سکتے، تارِکُ الدُّنیا دیندار کو سارے شیاطین مل کر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لئے، اور دیندار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لئے۔ (مراۃ ج ۷ ص ۳)

{9} دنیا مچّھر کے پر سے بھی ذلیل ہے

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیّت مچّھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی کافِر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا۔"

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤، ص ١٤٣ حدیث ٢٣٢٧)

{10} عبادت سے دُوری کا وبال

حضرتِ سَیِّدُنا مَعقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "تمہارا

پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! تُو خود کو میری عبادت کے لئے فارِغ کر لے میں تیرے دِل کو غِنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رِزْق سے بھر دُوں گا اور اے ابنِ آدم! تُو میری عِبادت سے دُوری اِختیار نہ کر (ورنہ) میں تیرے دِل کو فَقْر سے بھر دُوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دُنیاوی کاموں میں مصروف کر دُوں گا۔'' (اَلْمُسْتَدرَك لِلحَاكِم، ج ٥، ص ٤٦٤، حديث ٧٩٩٦، دار المعرفة بيروت)

{11} دنیا کی مَحَبَّت باعثِ نقصانِ آخِرت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ ہاشمی، مکّی مَدَنی، مُحَمَّدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے دُنیا سے مَحَبَّت کی وہ اپنی آخِرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جس نے آخِرت سے مَحَبَّت کی وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، تو تُم باقی رہنے والی (آخِرت) کو فنا ہونے والی (دُنیا) پر ترجیح دو۔'' (اَلْمُسْتَدرَك لِلحَاكِم ج ٥، ص ٤٥٤، حديث ٧٩٦٧)

{12} ایک دن کی خُوراک ہو تو.....

حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن مِحْصَن خَطْمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

روایت ہے کہ صاحِبِ جُود و سخا، احمدِ مُجتبٰی، محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''تم میں جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ اس کا دِل مطمئن، بدن تندرُست اور اس کے پاس **ایک دن کی خُوراک ہو** تو گویا اُس کے لئے دُنیا جُمع کردی گئی ہے۔'' (سُنَنُ التِرمِذی، ج٤، ص١٥٤، حدیث٢٣٥٣)

{13} دُنیا ملعون ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''ہوشیار رہو دُنیا لعنتی چیز ہے اور جو دُنیا میں ہے وہ بھی لعنتی ہے سِوائے **اللہ** تعالٰی کے ذِکر کے اور اُس کے جو ربّ عزّوجلّ کے قریب کردے اور عالِم کے اور طالِبِ عِلم کے۔''

(سُنَنُ التِرمِذی، ج ٤ ص ١٤٤ حدیث٢٣٢٩)

{14} اللہ بندے کو دُنیا سے پرہیز کراتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ، کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ، محمدٌ رَّسولُ اللہ عزّوجلّ وصلَّی اللہ تعالٰی

علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: "**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو دُنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تُم اپنے مریض کو کھانے اور پینے کی چیزوں سے پرہیز کراتے ہو۔" (شُعَبُ الْاِیمان ، ج۷،ص ۳۲۱،حدیث ۱۰۴۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

{15}دولت کا بندہ لعنتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفٰی جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، شفیعِ روزِ قیامت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "لعنتی ہے درہم و دِینار کا بندہ۔"

(سُنَنُ التِرمِذی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٢)

{16}حُبِّ مال و جاہ کی تباہ کاری

حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اِتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور عزّت کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔" (سُنَنُ التِرمِذی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٣)

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

{17} دُنیا مومِن کیلئے قید خانہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا مومِن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنّت ہے۔“ (صَحیح مُسلِم ص۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِنفِرادی کوشش کرنا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی حِکایت میں آپ نے دیکھا کہ دُنیوی مکان کی تعمیرات میں مشغول نوجوان پر اِنفِرادی کوشش کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس طرح اُس کا مَدَنی ذِہن بنایا اور اس کے ساتھ جنّتی مَحَل کا سَودا فرمایا۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں اِنفِرادی کوشش کو بڑا عمل دَخل ہے حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام

نے نیکی کی دعوت کے کام میں اِنفرادی کوشش فرمائی ہے۔

انفِرادی کوشِش کی اَہَمِّیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% (ننانوے فیصد) مدنی کام اِنفرادی کوشش کے ذَرِیْعے ہی ممکن ہے، اکثر اِنفرادی کوشش[1]، اجتماعی کوشش[2] سے کہیں بڑھ کر مُؤَثِّر (مُ۔اَ۔ثْ۔ثِر) ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسلامی بھائی جو سالہا سال سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کررہا ہوتا ہے، اور دورانِ بیان مختلف ترغیبات مثلاً پنجوقتہ با جماعت نماز، رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے، عمامہ شریف، داڑھی مبارک، زُلفوں سفید مَدَنی لِباس، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیْعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے، مَدَنی تربیتی کورس (63دن)، مَدَنی قافِلہ کورس (41دن)، یکمشت 12 ماہ، 30،

---

(1) کسی ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو "انفرادی کوشش" کہتے ہیں۔ (2) سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجد درس، چوک درس وغیرہ کے ذَرِیْعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو "اجتماعی کوشش" کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

12 یا 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر وغیرہ کا سُن کر عملی جامہ پہنانے کی نِیَّتیں بھی کرلیتا ہے مگر عملی قدم اُٹھانے میں ناکام رَہتا ہے لیکن جب کوئی مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے اُس سے مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کرکے **اِنفرادی کوشش** کی اور نرمی و شَفْقت، تدبیر و حکمت سے اِن اُمور کی ترغیب دِلاتا ہے تو بسا اوقات وہ اِن کا عامِل بنتا چلا جاتا ہے۔ گویا **اِجتماعی کوشش** کے ذَرِیْعے لوہا گَرم کیا جاتا اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیْعے اُس پر مَدَنی چوٹ لگا کر اُسے مَدَنی سانچے میں ڈَھالا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ''بیان'' کرنے کی صَلاحِیَّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا نہ بھی آتا ہو۔ **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیْعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جایئے اور ثواب کا خَزانہ لوٹتے جایئے۔

نیکی کی دعوت کا ثواب

پارہ 24 سورۃُ حٰم السَّجدہ، آیت 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ (عزوجل) کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

سرکارِ دوعالَم، نُورِ مجسَّم، شَہَنْشاہِ اُمَم، مَحبوبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

(صَحیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶ دار ابن حزم بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ کونَین، دُکھیا دلوں کے چَین، رسولُ الثَّقَلَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "نیکی کی طرف رہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤، ص ٣٠٥، حدیث ٢٦٧٩)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جس نے ہدایت و

بَھلائی کی دعوت دی تو اُسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب مِلے گا اور ان (بھلائی کی پیَروی کرنے والوں) کے اَجر میں (بھی) کوئی کمی واقِع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اُسے اس گمراہی کی پیَروی کرنے والوں کے برابر گُناہ ہوگا اور ان (گمراہی کی پیروی کرنے والوں) کے گناہوں میں (بھی) کمی نہ ہوگی۔"

(صحیح مسلم، ص ۱۴۳۸، حدیث ۲۶۷۴)

ہر کَلِمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص۴۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا | دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت | نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِنفِرادی کوشِش کے 2 یادگار واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کی ترقّی میں انفِرادی کوشش کا بَہُت بڑا حصّہ ہے۔ یادگار واقِعہ **(1) دعوتِ اسلامی** کے اَوائل (یعنی شُروع کے دِنوں) میں ایک ایک فرد پر **اِنفِرادی کوشِش** کرنے کے لئے میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) اُس کے گھر، دفتر اور دکان تک بسااَوقات تنہا جاتا۔ دعوتِ اسلامی بنے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور ان دنوں میں نور مسجد کاغذی بازار، بابُ المدینہ میں امامت کیا کرتا تھا، ایک نوجوان جو کہ داڑھی مُنڈا (Shaved) تھا، کسی غَلَط فہمی کی بناء پر بیچارہ مجھ سے ناراض ہوگیا یہاں تک کہ اُس نے میرے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ ایک بار میں کہیں سے گُزر رہا تھا حُسنِ اِتّفاق سے وُہی شخص اپنے دوست سمیت میرے سامنے آگیا، میں نے سلام میں پہل کرتے ہوئے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہا تو اُس نے ناراضگی کے انداز میں منہ نیچے کرلیا اور سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے اُس کا نام لے کر یہ کہتے ہوئے کہ آپ تو بَہُت ناراض ہیں اُس کو اپنے ساتھ چمٹا

لیا۔ اس سے وہ ذرا کُھلا اور اُس کے ذِہن میں جو وساوِس تھے وہ کہنے شُروع کر دیئے، میں نے نَرمی کے ساتھ اُس کے جوابات عَرض کئے۔ پھر وہ دونوں دوست وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ جب دوبارہ مذکورہ ناراض نوجوان کے دوست سے میری مُلاقات ہوئی تو اُس نے مجھے بتایا کہ وہ کہہ رہا تھا، "یار! الیاس تو عجیب آدمی ہے کہ اُس نے مجھے سلام میں پہل کی، جب میں نے ناراض ہو کر منہ نیچے کر لیا تو جذبات میں آ کر منہ پُھلا لینے کے بجائے اُس نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر پیار سے ایسا دَبوچا کہ میرے سینے سے اُس کی نفرت یکدم نکل گئی اور مَحبّت داخل ہو گئی! بس اب مُرید بنوں گا تو اِسی کا بنوں گا۔ چُنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پکّا عطاری ہو کر ایک دم مُحِبّ بن گیا اور داڑھی مبارَک بھی اپنے چہرے پر سجالی۔

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں
جس کی کشتی ہو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یادگار واقِعہ (2)

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادَر، بابُ المدینہ کراچی میں اِمامت کی سعادت حاصل کرتا تھا، اور ہفتے کے اکثر دن بابُ المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجدوں میں جا کر سنّتوں بھرے بیانات کر کر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارُف کروا رہا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کر چکی تھی اور دعوتِ اسلامی اُٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پَودے ہی کی مِثل تھی۔ واقِعہ یوں ہوا کہ مُوسیٰ لین، لیاری، بابُ الْمدینہ میں جہاں میری قِیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک پڑوسی کسی ناکردہ خطا کی بِناء پر صِرف وصِرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخْت ناراض ہو گیا اور بپھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا **شہید مسجد** پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنّتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بَقول اُس شَخْص نے مسجِد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخْت بَرہمی کا اِظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

میں الیاس قادری کے (کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی اِنتِقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرّہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خُدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ مَحَلّے میں کھڑا تھا،، میری کَسوٹی کا وقت تھا، ہمت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ‘‘ اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو باہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: ’’بَہُت ناراض ہو گئے ہو!‘‘ میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصہ خَتْم ہو گیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضی نہیں! اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہو گی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ہے فلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں | جس کی کشتی ہو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُشمن کو دوست بنانے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے! کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی وشِدّت بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نَرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشِش فرمایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُثبت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔ وَاللّٰہِ الْمُجِیب عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والوں کو مُعاف کردیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضِمن میں پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدَہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ قرآنی ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائیگا کہ گہرا دوست۔

اپنے یہ دُونوں واقِعات میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کی ترغیب کے لئے عرض کئے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور بھی کئی واقِعات ہیں۔[1] یقیناً صحیح معنوں میں ''مبلِّغِ دعوتِ اسلامی'' وُہی ہے جو ''اِنفِرادی کوشِش'' میں ماہِر ہو۔

ڈرائیور پر اِنفِرادی کوشِش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغِین اِنفِرادی کوشِش والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دِلوں میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں، اُن کی اِنفرادی کوششوں کی برکتوں بھری تحریروں کا کبھی کبھی مجھے بھی نظّارہ ہو ہی جاتا ہے، چُنانچہ ایک عاشِقِ رسول نے مجھے تحریر

مدینہ

[1] عقیدتمندوں اور ماتحتوں کی ترغیب کیلئے اپنے واقِعات بیان کرنا بُزرگوں کا پُرانا طریقہ ہے۔ مگر عام مبلِّغ کا اپنے منہ سے اپنے اس طرح کے واقِعات بیان کرنا مناسِب نہیں۔ ـ مجلس مکتبۃ المدینہ

دی تھی اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و اَلفاظ میں عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی (بے شمار) مخصوص بسیں واپسی کے اِنتِظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چرس کے کَش لگا رہا ہے، میں نے جا کر ڈرائیور سے مَحبَّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُلاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چرس والی سگریٹ بھی بُجھا دی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ ''قبر کی پہلی رات'' اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سُنانے کا مُفید طریقہ یِہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بَہُت اچّھا اثر لیا، گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔''

(فیضانِ سنّت ج ۱ ص ۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اِنفرادی کوشش سے کتنا فائدہ ہوتا ہے لہٰذا ہر مسلمان پر اِنفرادی کوشش کرنی اور اِن کو نمازوں کی دعوت دینی چاہئے۔ اجتماع وغیرہ کے لئے اگر بس یا وَیگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہئے۔ بالفرض کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو سُننے کی درخواست کر کے اُس کو بیان کی کیسٹ پیش کر دی جائے اور وہ سُن لے تو واپس لے کر دُوسری دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسٹیں دے کر اِس کے بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسٹیں لے کر اُن میں بیانات ڈَب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اِس طرح کچھ نہ کچھ گُناہوں بھری کیسٹوں کا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا۔ اِنفرادی کوشش اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۵۵

ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سُنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا
گر سِتَم ہو اُسے بھی سہوں جا بجا ایسی ہمت حبیبِ خدا دیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدِ سادات کے 2 عِبرت ناک ارشادات

جو نادان جو بلا ضَرورت اپنے مکان ودُکان کی تعمیر وتزئین (یعنی سجاوٹ) میں مُنہمِک (مُن ۔ہَ ۔مِک) رہتے ہیں، وہ **تعمیرات** کے مُتَعلِّق سیِّدِ سادات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ کائنات عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **2 اِرشادات** مَع تشریحات مُلاحَظہ فرمائیں اور عِبرت کے **مدنی پھول** چُنیں چُنانچہ

﴿1﴾ غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شکنی

حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، مالِکِ کون و مکان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزّوَجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مسلمان کو ہر خرچ کے عِوض اَجر دیا جاتا ہے سِوائے اِس مٹّی کے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح، ج۲، ص۲۴٦، حدیث ۵۱۸۲)

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''(اچھی نیّت کے ساتھ شریعت کے مطابق) کھانے پینے، لباس وغیرہ پر خَرچ کرنے میں ثواب مِلتا ہے کہ یہ چیزیں عبادات کا ذَرِیعہ ہیں مگر بِلا ضَرورت مکانات بنانے میں کوئی ثواب نہیں، لہٰذا عمارات سازی کا شوق نہ کرو کہ اِس میں وقت اور مال دونوں کی بَر بادی ہے۔ خیال رہے! یہاں دُنیوی عمارتیں وہ بھی بِلا ضَرورت بنانا مُراد ہیں۔ مسجد، مدرَسہ (مَد۔رَ۔سہ)، خانقاہ، مُسافِر خانے (اچھی نیّت کے ساتھ) بنانا تو عبادت ہے کہ یہ تو صَدَقاتِ جارِیَہ ہیں۔ یوں ہی (اچھی نیّت کے ساتھ) بِقَدَرِ ضَرورت مکان بنانا بھی ثواب ہے کہ اِس میں سُکون سے رہ کر اللہ تعالٰی کی عبادت کرے گا۔ بعض لوگ دیکھے گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ مکان کے توڑ پھوڑ، ہر سال نئے نُمونے کے مکانات بنانے ہی میں مشغول رہتے ہیں یہاں یہی مُراد ہیں۔''

(مراٰۃ شرح مشکوۃ، ج ۷، ص ۱۹)

﴿۲﴾ فُضُول تعمیر میں بھلائی نہیں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، شاہِ عَرَب،

مَحبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''سارے خَرچ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہیں، سِوائے عِمارات کی تعمیر کے کہ اِن میں بھلائی نہیں۔''

(سُنَنُ التِّرمذی، ج ٤ ص ٢١٨ حدیث ٢٤٩٠)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''دُنیوی غیر ضَروری عمارتیں بناتے رَہنا اِسراف یعنی فُضول خرچی ہے۔''

(مِراۃ شرح مشکوۃ ج ۷ ص ۲۰)

شہد دِکھائے زہر پلائے قاتِل ڈائن شوہر کُش
اِس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے

ولیوں کے سردار کے عبرت ناک اَشعار

پِیروں کے پِیر، روشن ضَمیر، قُطبِ رَبّانی، مَحبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، شَہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، غوثِ صَمَدانی حضرتِ شیخ ابومحمد عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ایک شَخص کے قریب سے گُزرے جوکہ اپنے **گھر** کی مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا یہ دیکھ کر غوثُ الاعظم دَستگیر (دَسْت۔گیر) علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے بَرجستہ یہ عربی اَشعار کہے:

أَتَبْنِيْ بِنَاءَ الْخَالِدِيْنَ وَإِنَّمَا مَقَامُكَ فِيْهَا لَوْ عَقَلْتَ قَلِيْلٌ

لَقَدْ كَانَ فِيْ ظِلِّ الْأَرَاكِ كِفَايَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَوْمًا يَقْتَفِيْهِ رَحِيْلٌ

ترجمہ: کیا تم ہمیشہ رہنے والوں کا مکان بنا رہے ہو اگر تمہیں سمجھ ہو تو اِس میں تھوڑی مُدّت رہو گے، اُس شخص کیلئے پیلو[1] کا سایہ ہی کافی ہوتا ہے کہ جس کے پاس قیام کیلئے فَقَط ایک دِن ہوتا ہے (دُوسرے دِن) اس سے کُوچ کر جاتا ہے۔ (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص ۱۱۰)

اللہ کے ولی کسی کو مکان بناتا دیکھتے تو.....

حضرتِ سیّدی علی خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق جب کسی دَرویش کو مکان بناتے ہوئے دیکھتے تو اس کی مَذمّت کرتے اور فرماتے: "تُم اس مکان پر جو کچھ خَرچ کرتے ہو تو اس سے تمہیں سکون واطمینان حاصل نہ ہوگا۔" (ایضاً ص ۱۱۱)

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی نام کو بھی نہیں ہیں نشاں باقی

عبرت ناک واقِعہ

"مدینۃُ الْاَولیاء مُلتان" کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں

مدینہ

[1] ایک درخت کا نام جس کی جڑوں اور شاخوں سے مسواکیں بنائی جاتی ہیں۔

اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جابَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، اِس کے اور گھر والوں کے باہم مشورے سے **عالیشان مکان** (کوٹھی) بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو سجاتے رہے یہاں تک کہ اِس کی تکمیل ہوئی۔ یہ شخص جب وطن واپَس آیا تو اُس عالیشان مکان (کوٹھی) میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس مکان میں مُنْتَقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس کا **اِنتقال** ہوگیا اور وہ اپنے عالیشان مکان کے بجائے قَبر میں منتقل ہوگیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نُمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

سامان 100 برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ تیار ہوچکا ہوتا ہے چُنانچِہ ''**غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن**'' میں ہے: ''بہُت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، **بَہُت** سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی قبریں کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں۔ **بَہُت** سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی ہَلاکت کا وَقْت قریب آچکا ہوتا ہے۔ نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی موت کا وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔" (غنیۃ الطالبین ج۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں   سامان سَو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کب تک اِس دُنیا میں غَفلت کے ساتھ زندگی گزارتے رہیں گے۔ **یاد رکھئے!** اِس دُنیا کو اچانک چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑے گا۔ لہلہاتے باغات، عمدہ عمدہ مکانات، اُونچے اُونچے مَحلّات، مال و دولت و ہیرے جواہَرات، سونے چاندی کے زَیوَرات اور مَنصب وشُہرت و دُنیوی **تَعَلُّقات** ہرگز کام نہ آئیں گے، نَرم و نازُک بدن کو نَرم نَرم گدّوں سے اُٹھا کر بِغیر تکیے ہی کے قبر کے اندر فرشِ خاک پر ڈال دیا جائے گا۔

نَرم بستر گھر ہی پر رہ جائیں گے   تم کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی یاد کیلئے 3 عبرت ناک اخباری واقِعات مُلاحَظہ فرمایئے کیونکہ ایک کی موت دوسرے کے لئے نصیحت ہوتی ہے چُنانچِہ:۔(1)...... ایک اَخباری خبر کے مطابِق مرکزُ الاولیاء کی ایک 16 سالہ نوجوان لڑکی بیچاری دُودھ گرم کر رہی تھی کہ اچانک دُوپٹے کو آگ نے پکڑ لیا اور وہ جُھلس کر لقمۂ اَجل بن گئی۔(2)...... ایک خاتون چُولہا پھٹ جانے کے باعِث موت کے گھاٹ اُتر گئی۔(3)...... کسی شہر میں کسی سیاسی پارٹی کا جلوس جارہا تھا، سیاسی لیڈر کو دیکھنے کے لئے 2 افراد ٹرین کی چھت پر چڑھ گئے۔آہ! اَوور ہیڈ پُل سے اِن کے سر ٹکرا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان دونوں نے دم توڑ دیا۔

لِفٹ میں قدم رکھا مگر لفٹ نہ تھی اور......

ایک اسلامی بھائی نے بتایا: بابُ المدینہ کی ایک عمارت کی چوتھی منزِل سے نیچے آنے کیلئے ایک عورت لِفْٹ کے اِنتظار میں کھڑی کسی سے باتوں میں مشغول تھی، لفٹ کا دروازہ کُھلا، باتیں کرتے کرتے اُس نے بِغیر دیکھے لفٹ کے اندر قدم رکھ دیا مگر لفٹ نہ آئی تھی اور یوں بے چاری خَلا کے اندر گرتی ہوئی چوتھی منزِل سے سیدھی زمین سے جا ٹکرائی اور اُس کا دم نکل گیا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عبرت ناک اَشعار

چل دیے دُنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دُنیا میں کب باقی رہا؟

جیتنے دُنیا سکندر تھا چلا جب گیا دُنیا سے خالی ہاتھ تھا

لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فَنا خوش نُما باغات کو ہے کب بقاء؟

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا!

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال عزوجل

رِزْق میں کثرت کی سب کو جُستجو آہ! نیکی کی کرے کون آرزو

دل گُنہ میں مت لگا پچھتائے گا کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟

دِل سے دُنیا کی مَحبّت دُور کر دِل نبی کے عشق سے معمور کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

اَشک مَت دُنیا کے غم میں تُو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

ہو عطا یا ربّ عزوجل ہمیں سوزِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مال کے جنجال سے ہم کو نکال

یا الٰہی عزوجل کر کرم عطّار پر
حُبِّ دُنیا اِس کے دِل سے دُور کر

عالیشان مکانات کہاں ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی مَحبّت کا دَم

بھرتی نظر آ رہی ہے مگر آخرت کی مَحَبَّت نظر نہیں آتی، جس کو دیکھو اس کو دنیا کی دولت اکٹھی کرنے دُنیوی اَسناد حاصل کرنے اور دُنیائے فانی کی اَراضی (یعنی پلاٹوں) ہی کی طلب ہے۔ نیکیوں اور عشقِ رسول کی لازوال دولت، سندِ مغفِرت اور **اللہ رَبُّ العِزَّت** کی عظیم نعمت جَنّتُ الفردوس پانے کی حِرص بہت کم لوگوں کو ہے! اے دُنیا کے عُمدہ عُمدہ مکانات اور عالیشان محلّات کے طلبگارو سُنو! **قراٰنِ پاک** کیا کہہ رہا ہے چُنانچِہ **اللہ رحمٰن** عزَّوَجَلَّ کا پارہ 25 سُورَۃُ الدُّخان آیت 25 تا 29 میں ارشادِ عبرت بُنیاد ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عُمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یُونہی کیا اور اِن کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت (مُہ۔لَت) نہ دی گئی۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پارہ 22 سُورۃُ الفاطِر آیت 5 میں رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دُنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

خوب تَفَکُّر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور و تفکُّر کیجئے کہ ہم اِس دُنیا میں کیوں بھیجے گئے؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری؟ آہ! نَزْع و قَبْر و حشر اور میزان و پُلْ صِراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے وہ عزیز و اَقارِب جو ہم سے پہلے دُنیا سے رُخصت ہو گئے قبر میں نہ جانے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا؟ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح غور و فکر کرنے سے لذائذِ دُنیا سے چُھٹکارا، لمبی اُمّیدوں سے نَجات اور موت کی یاد کی بَرَکت سے نیکیوں کی رَغبت کے ساتھ ساتھ اَجرِ کثیر بھی حاصل ہوگا چُنانچِہ:

60سال کی عبادت سے بہتر

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''(آخِرت کے مُعامَلے میں) گھڑی بھر کے لیے غور وفِکْر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص۳۶۵، حدیث ۵۸۹۷)

70دن پُرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول میں لاکھوں کی بگڑیاں بن رہی ہیں، یہ اہلِ حق کی اَنُھوتی مَدَنی تحریک ہے آیئے! ایمان تازہ کرنے کے لیے مدنی ماحول کی برکت کی عظیم الشّان مدنی بہار مُلاحظہ فرمایئے:

۳ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۶ھ (8-10-05) بروز ہفتہ پاکستان کے مشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں اَفراد فوت ہوئے، اِنہیں میں مظفَّر آباد (کشمیر) کے علاقہ ''میر اتسولیاں'' کی مُقیم 19 سالہ نَسرین عطّاریّہ بنتِ غلام حُسین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں،

فوت ہو گئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے 8 ذو القعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ (10-12-05) شب پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعَطّر ہو گئے! شہادت کو 70 اَیّام گزر جانے کے باوُجود نسرین عطاریہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل ترو تازہ تھا! اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تمام اسلامی بھائی روزانہ وَقْت مقرَّر کر کے **فکرِ مدینہ** کر کے مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ (اسلامی ماہ) کی 10 تاریخ تک اپنے ذِمّہ دار کو جَمْع کروایئے اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مَدَنی قافلے میں نہ صِرْف خود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کا مُسافر بنایئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب بَرَکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مصطفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ،ج۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”اِثْمِد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سُنَنِ اِبنِ ماجہ کی روایت میں ہے ” تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ”اِثْمِد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷)

﴿2﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زِینت مقصود نہ

ہوتو کَراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) ﴿3﴾ سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سنّت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) ﴿4﴾ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (مُلخص از شُعَبُ الایمان، ج ۵ ص ۲۱۸ ـ ۲۱۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** تینوں پر عمل ہوتا رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سیدھی جانب سے شُروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو — لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو — پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاش میری کوئی دُعا نہ قَبول ہوتی

اللہ کے مَحبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **دُعا** بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا تو جلد ہی اس کی دُعا کا نتیجہ (زندگی) میں ظاہر ہوجاتا ہے یا ﴿۲﴾ اس کے لئے آخِرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے یا ﴿۳﴾ پھر اس جیسی کوئی مصیبت اس بندے سے دور فرمادیتا ہے۔ (مُسنَدِ اِمام احمد ج٤ ص٣٧ حدیث ١١١٣٣ دار الفکر بیروت) **ایک دوسری روایت میں ہے** (کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا **ثواب** دیکھے گا جو دُنیا میں مَقبول نہ ہوئی تھیں) تمنّا کرے گا، **کاش!** دُنیا میں میری کوئی دُعاء قبول نہ ہوتی (یعنی سب آخِرت کے واسطے جمع ہوجاتیں)۔

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج٢ ص١٦٤ حدیث ١٨٦٢ دار المعرفۃ بیروت)

ورق الٹئے ---

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ کہنا کیسا؟[1]

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (45صفحات) پورا پڑھ لیجئے
۔ان شاءَ اللہ عزوجل معلومات کا حیرت انگیز خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ٦١ ص ٣٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک عاشقِ رسول تُرک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری سعادتوں کی معراج کہ ایک بار مجھ سا سراپا

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں شعبان المعظم ١٤٢٩ھ ❁ اگست 2008ء میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم): جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گناہ وآثام **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں بیٹھا اپنے لیٹر پیڈ پر کچھ تحریر کررہا تھا، قریب بیٹھے ہوئے ایک **تُرک** حاجی کی نظر پیڈ پر اوپر کی جانب لکھے ہوئے نام **سگِ مدینہ محمد الیاس قادِری** پر پڑی، میرے ہاتھ سے پَیڈ لیکر **سَگَم سگانِ مدینہ** (یعنی میں تو مدینے کے کُتّوں کا بھی کُتّا ہوں) کہتے ہوئے اس نے پَیڈ کو عقیدت سے چوم لیا۔ **سُبحٰنَ اللہ**! یہ اُس **عاشقِ رسول تُرک** کی مَحَبَّت تھی، جب کہ بعضوں کو شیطان یوں وَسوَسوں میں مبتَلا کردیتا ہے کہ انسان چُونکہ اشرفُ المخلوقات ہے لہٰذا اس کو کسی جانور سے تشبیہ دینا، مَثَلاً عشقِ رسول میں خود کو **سگِ مدینہ** یعنی مدینے کا کُتّا کہنا یا کسی کو **بِلّی، گھوڑا، گدھا، شیر، چیتا** وغیرہ وغیرہ کہنا کہلوانا عظمتِ انسان کی توہین ہے۔ نیز اپنے آپ کو سگ کہنے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری بھی ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اچھا خاصا انسان بنایا تو کوئی اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کیوں کہے اور لکھے!

پورا بیان سن لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسے کٹ جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شیطانی وَسوَسوں

سے بچائے۔ اٰمین۔ اگر میرا یہ بیان "سگِ مدینہ کہنا کیسا؟" از اِبتدا تا انتہا توجُّہ سے سن لیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان سر پر خاک اُڑاتا ہوا بھاگ کھڑا ہو گا اور آپ کے وسوسوں کی جڑیں کٹ جائیں گی۔ اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ بھی زبانِ حال سے بے ساختہ پکار اُٹھیں گے۔

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نافرمان انسان بدتر از حیوان ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسوسہ یہ ہے کہ انسان چُونکہ اشرفُ المخلوقات ہے اِس لئے اس کو کسی جانور سے تَشبِیہ (تَش۔بِیہ) نہیں دی جاسکتی۔ اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ انسان شکل وصورت میں واقعی بَہُت اچھا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ جو انسان اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور مُتَّبِعِ شیطٰن ہے وہ یقیناً بدتر از حَیوان ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، بلکہ اللہ تبارَک

وَتعالیٰ پارہ 30 سورۃُ التّین آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد فرمارہا ہے:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

دیکھئے! قراٰنِ مجید میں انسان کو اچھی صورت پر بنانے کے بعد ہر نیچی سے نیچی حالت پر پھیر دینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان آیت نمبر 4 میں انسان کی اچھی صورت اور جسمانی خوبیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی انسان نے مذکورہ نعمتوں کی قدر نہ کی اور کُفر و بدعملی اختیار کی، تو ہم نے اسے جانوروں سے بدتر، کیڑوں مکوڑوں، (بلکہ) گندگیوں سے (بھی) کمتر کردیا کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ کافر (بظاہر انسان نظر آنے کے باوجود) جانور سے بدتر ہے۔'' الخ (نورالعرفان ص 987)

پارہ 8 سورۃُ الْاَعراف آیت 179 میں ارشادِ ربُّ العِباد عزوجل ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ(۱۷۹) ترجمۂ کنزالایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ وُہی غفلت میں پڑے ہیں۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ”معلوم ہوا کہ انسان اگر ٹھیک رہے تو (بعض) فرشتوں سے بڑھ جاوے۔ اور اگر اُلٹا چلے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جاوے کہ جانور تو اپنے بُرے بھلے کو جانتا ہے (مگر) یہ نہیں جانتا۔ کُتّا (بھی) سونگھ کر منہ ڈالتا ہے مگر یہ انسان بغیر تحقیق ہی حرام حلال سب کھا جاتا ہے۔“ (نورالعرفان ص 276)

اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی مُمانعت

اُمّید ہے یہ بات تو سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ جو انسان خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا تابعِ فرمان ہے وُہی صاحِبِ عظمت وشان ہے ورنہ جو انسان مُتَّبِعِ شیطان ہے وہ بدتر از حیوان ہے۔ مگر شاید ابھی یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ چلئے کُفّار جانور بلکہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جانور سے بھی بدتر سہی مگر مسلمان کو تو اپنے منہ سے خود کو **کُتّا** وغیرہ نہیں کہنا چاہئے! اِس ضِمن میں عرض ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے آپ کو تواضُع کے طور پر "کتا" کہے یا لکھے تو اِس میں شرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ بطورِ عاجزی اپنے لئے اِس طرح کے الفاظ کا استِعمال بُزرگوں میں شُروع ہی سے رائج ہے۔ البتہ، **اپنے منہ میاں مٹھو** بننے یعنی محض اپنے نفس کی خاطِر اپنی بڑائی بیان کرنے کی اجازت نہیں چُنانچہ پارہ 27 سورۃُ النَّجم آیت نمبر 32 میں **اللّٰہُ رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

ترجَمۂ کنز الایمان: تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

اپنے منہ سے خود کو عالم کہنا

عالم ہونا بھی خوبی کی بات ہے مگر بِلاضرورت اپنے منہ سے عالم بھی اپنے آپ کو عالم نہ کہے چُنانچہ **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے:

مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ. یعنی جو اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ٥ ص ١٣٩ حدیث ٦٨٤٦)

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پرُ دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اللہ و رسول کا شیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربُّ العزّت عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بڑھ کر انسان کی عظمت کو کون سمجھ سکتا ہے! خودسر کارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے کرمِ خاص سے بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو "انسان" کے علاوہ کسی اور شے کے لقب سے مُلقّب فرمایا مثلاً، حُضورِ اکرم، نُورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے چچا جان سیّدُ الشُّہداء حضرتِ سیّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **اللہ ورسول کا شیر** قرار دیتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبر یلِ امین (علیہ السلام) آئے انہوں نے بتایا: "ساتوں آسمانوں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرتِ حمزہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔" (المُستدرك لِلحاكم ج٤ ص٢٠٤ رقم ٤٩٥٠ دار المعرفة بيروت)

وہ خدا کے شیر ہیں، وہ مصطفٰے کے شیر ہیں

ہم سگِ غوث و رضا ہیں، ہم سگِ اجمیر ہیں

اللہ رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اللہ کی تلوار

سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، مکّی مدَنی سلطان، صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرتِ سیّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **سَیفٌ مِّن سُیُوفِ اللّٰہ**، یعنی ''اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار'' کا لقب عنایت فرمایا۔

(ماخوذ از صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۴۸ حدیث ۳۷۵۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''**سَیفُ اللّٰہ**'' (یعنی اللہ عزوجل کی تلوار) سے مُراد ہے بڑے بہادُر، اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت عظمت کے لئے ہے۔

(مرآۃ المناجیح ج۸ ص ۱۸۷ ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

اللہ رَبُّ العِزَّۃ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہِ النّبیِّ الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

اے مِٹّی والے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلّی اللہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اپنی پیاری بیٹی، شہزادیٔ کونین، خاتونِ جنّت، سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لائے۔ مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکلکشا، علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وہاں موجود نہ پاکر شہزادی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کے بارے میں اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا، عرض کی: مسجد میں گئے ہیں۔ وہاں تشریف لے گئے، دیکھا کہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم مٹّی پر لیٹے ہوئے ہیں اوران کی مبارک چادر پُشتِ اطہر سے نیچے گری ہوئی ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اپنے دستِ پُر انوار سے اُن کی پیٹھ مبارک سے مٹّی جھاڑتے ہوئے فرمایا: **قُمْ اَبَا تُرَاب قُمْ اَبَا تُرَاب** یعنی **اٹھو! اے ابوتُراب، اٹھو! اے ابوتُراب** (ابوتُراب یعنی مٹّی والے)۔ **حضرتِ** سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنے ناموں میں **ابُوتراب** (یعنی مٹّی والے)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

سب سے زیادہ پسند تھا۔ جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ ان کا **ابُوتُراب** نام رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہی نے رکھا۔

(صحیحُ البخاری ج ۱، ۲، ۴ص ۱۶۹، ۵۲۵، ۱۵۵ حدیث ۴۴۱، ۳۷۰۳، ۶۲۰۴)

آہ! عطّار بن گیا انسان
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

شیرِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیر ہمّت کی کی علامت ہے۔ بہادروں کو عُموماً لوگ ''شیر'' کہدیا کرتے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کا لُعاب (تھوک) نَجاستِ غلیظہ ہے اور جُھوٹا ناپاک۔ یہاں عظمتِ انسانی مَجروح ہوئی یا نہیں؟ ہرگز نہیں ہوئی۔ بہادُروں کے افسر، فاتحِ خیبر، حضرتِ مولائے کائنات، مولیٰ مشکلکُشا، عَلیُّ الْمرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو مسلمانوں کا بچّہ

بچہ **شیرِ خدا** کہتا ہے۔صدِیاں بیت گئیں مگر آج تک کسی عالِمِ دین نے مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو **شیرِ خدا** کہنے سے نہیں روکا تو اگر کوئی بطورِ عاجزی و بسببِ خوفِ خداوندی خود کو **سگِ مدینہ** کہے تو اُس پر اعتراض کیوں؟

دو جہاں کی فکروں سے یوں نَجات مل جاتی

میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو ھُریرہ کا اصلی نام کیا تھا؟

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام شاید ہی کسی کو معلوم ہوگا! **"ابو ہُریرہ"** نام نہیں بلکہ کُنیت ہے جو بارگاہِ رسالت سے عنایت ہوئی تھی ۔اور **ابو ہُریرہ** کے معنیٰ ہے: (بلّی والا ، یا) **بلّی کا باپ**۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصلی نام مبارَک کے بارے میں شارِحِ بُخاری حضرتِ سیِّدُنا **علامہ عینی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ان (یعنی حضرت ابو ہریرہ) کے نام کے بارے میں تقریباً

تیس قول ہیں، سب سے قریب تر یہ قول ہے کہ ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے۔ (عمدۃُ القاری ج۱ص ۱۹۴ دار الفکر بیروت)

میں غلامِ غلامانِ احمد، میں سگِ آستانِ محمد
قابلِ فخر ہے موت میری، قابلِ رشک ہے میرا جینا

ایک صَحابی کا لقب سَفینہ (کِشتی) تھا

مشہور صحابی حضرتِ سَیِّدُنا سَفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصلی نام ایک قول کے مطابق ''مِہران'' ہے۔ انہیں بارگاہِ رسالت سے سَفینہ (کِشتی) کا لقب عنایت ہوا اور اسی لقب سے شُہرت پائی۔

(المُنتَظَم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج۵ ص۱۴۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آ کے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش!
میں سفینہ، طیبہ کا کاش بن گیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اُونٹ کا لقب پانے والے صَحابی

حضرتِ سیِّدُ نابُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَـعِیَّـت (مَ۔عِی۔یَت) میں مجھے سفر کی سعادت ملی ہوئی تھی رُفَقائے سفر سے سامان کا بار اٹھانا دُشوار ہوگیا، اُنہوں نے مجھ پر سامان ڈالنا شروع کردیا، پیارے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، محبوبِ ربِّ مُجیب عَـزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے قریب سے گزرے تو فرمایا: اَنْـتَ زَامِلَۃٌ یعنی تم بوجھ اٹھانے والا اُونٹ ہو"۔ (تاریخ الاسلام للذھبی ج۱ص۱۳۴)

اونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قرباں میں
کاش! دستِ آقا سے نَحْر ہوگیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عزوجلّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایک صَحابی کا لقب حِمار تھا

بخاری شریف میں ہے: سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم کی ظاہری حیات میں ایک صحابی تھے جن کا نام عبداللہ اور لقب حِمار[1] تھا، وہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ہنسایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری ج ۴، ص ۳۳۰ حدیث ۶۷۸۰) شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی **نُزہَۃُ القاری** جلد 5 صفحہ 747 پر لکھتے ہیں: کسی کا بُرا لقب رکھنا مَنع ہے ارشاد ہے: وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ (ترجَمۂ کنزالایمان:) اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ ۲۶ الحجرات ۱۱) پھر ان کا لقب اس عہدِ مبارَک میں کیسے حِمار تھا؟ بُرا لقب رکھنا اِیذا اور اِہانت (یعنی توہین) کا سبب ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی اِس قسم کے نام کسی خاص وجہ سے لوگوں کو پیارے ہو جاتے ہیں مَثَلاً کسی دینی بُزُرگ نے یہ لقب رکھ دیا جیسے امیرُ الْمؤمِنِین، مولَی الْمُسلِمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ''ابوتُراب'' (یعنی مٹّی والا) رکھا، ظاہر ہے کہ معنیٔ لُغوی کے اعتبار سے یہ جُملہ توہین کا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] حِمار یعنی گدھا، خوطہ، دراز گوش

کو یہ نام سب سے زیادہ پسند تھا اِسی قَبیل (قِسم) سے ابو ہُریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (یعنی چھوٹی سی بلّی والا) ہے۔ **ذَاتُ النِّطَاقَیْن** (یعنی دو کمر بند والی) عرب کے عُرف میں توہین کا لفظ تھا لیکن جب حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرت اَسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو **ذَاتُ النِّطَاقَیْن** (یعنی دو کمر بند والی) کہہ دیا یہ ان کے لئے سرمایۂ افتخار ہو گیا۔ اسی طرح اِمکان ہے کہ ہو سکتا ہے حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی ان کو حِمار فرما دیا یا کسی اور معزّز نے حِمار کہہ دیا ہو جس کی وجہ سے انہیں یہ نام پسند آ گیا۔

کیوں ہنس کے کہہ دیا "مرے در کا فقیر" ہے
میرا مزاج اور بھی شاہانہ ہو گیا

(نزھۃ القاری ج ۵ ص ۷۴ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

کاش! اِک خَر یا خچر یا گھوڑا بن کر آتا اور
مصطفٰے نے کھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَحابۂ کرام کی عاجِزیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اشرفُ المخلوقات اور عظمتِ انسانی کے مفہوم کو یقیناً ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ نے **معاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ بطورِ ناشکری نہیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مَغلوب ہو کر اور **اللہُ قدیر** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی کبھی **دَرَخْت**، کبھی **خاک**، کبھی **پرندہ** تو کبھی **چوپایہ** بن کر دنیا میں نہ آنے پر اپنے لئے تشویش کا اظہار فرمایا! کیونکہ جانور وغیرہ کو بُرے خاتمے کا کوئی خوف نہیں، اِسے نَزْع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں، اور جہنَّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ بلکہ تمنا کیا کرتے تھے کہ کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے!

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

کاش میں پَرندہ ہوتا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک

پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تُو بڑا خوش بخت ہے، وَاللہ! کاش! میں بھی تیری طرح ہوتا، درخت پر بیٹھتا، پھل کھاتا، پھر اُڑ جاتا، تجھ پر کوئی حساب وعذاب نہیں، خدا کی قسم! کاش! میں کسی راستے کے کَنارے پر کوئی دَرَخت ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چباتا پھر نگل جاتا۔ آہ! کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (مُصَنَّف ابن ابی شیبۃ ج۸ ص ۱۴۴، دارالفکر بیروت) ایک موقع پر فرمایا: ''کاش! میں کسی مسلمان کے پہلو کا بال ہوتا''۔

(الزُّھد للامام احمد بن حنبل ص ۱۳۸ رقم ۵۶۰، دارالغد الجدید مصر)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر تنکا اٹھا کر فرمانے

لگے: کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا۔

(مُصنّف ابن ابی شیبۃ ج۸ ص ۱۵۲)

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

کاش! میں پھل دار پیڑ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہی حضرتِ سیِّدُنا ابوذرغِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار غلبہ خوف کے وَقت فرمانے لگے: ''خدا کی قسم! اللہ عزّوَجلّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا پیڑ بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھالئے جاتے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ ج۸ ص ۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوَجلّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عزّوَجلّ کی قسم! اگر تم وہ چیزیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے زیادہ روتے اور اپنی عورتوں سے بستروں پر لذّت حاصل نہ کرتے اور اللہ عزّوَجلّ کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں

کی طرف نکل جاتے **حضرتِ سیِّدُنا** ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: **یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ**، یعنی ہائے کاش! میں درخت ہوتا، جو کاٹ دیا جاتا۔ (مشکاۃ المصابیح ج۳ ص ۲۷۲ حدیث ۵۳۴۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ میں انسان نہ ہوتا جو احکام کے مُکَلَّف ہیں اور گناہ کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا خوف ہے جن کے **جنّتی** ہونے کی خبر قرآنِ کریم اور صاحِبِ قرآن نے دیدی ہے، اب سوچو کہ ہم کس شمار میں ہیں! بات یہ ہے کہ جتنا قُرب زیادہ اتنا ہی خوف زیادہ، **اللہ** اپنا خوف عطا کرے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص ۱۵۵)

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عزوجل **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! میں انسان نہ ہوتا

ایک موقع پر امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش! میں **دُنْبہ** ہوتا، مجھے گھر والے خوب فَربہ کرتے، مجھے ذَبح کرتے، کچھ گوشت بھون لیتے اور کچھ سُکھا لیتے پھر مجھے کھا جاتے، کاش! میں انسان نہ ہوتا۔

(حِلیۃُ الاولیاء ج۱ ص۸۸ رقم۱۳۶ دارالفکر بیروت)

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! میں مدینے کا کوئی دُنْبہ ہوتا یا
سینگ والا چِتکبرا مینڈھا بن گیا ہوتا

کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا

اسلام کے عظیم سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں حُضُور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِس **اُمّت کا امین** فرمایا۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے: "کاش! میں بَھیڑ کا بچّہ ہوتا، میرے گھر والے مجھے

ذَبْح کرڈالتے، میرا گوشت کھالیتے اور شوربہ پی جاتے۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص ۳۱۴، ۳۱۵ دار الکتب العلمیة بیروت)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش
بھیڑ بن کے طیبہ میں ذَبح ہوگیا ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّة عزوجل کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! میں راکھ ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا عِمران بن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن سے فِرِشتے آکر ملاقات کرتے اور ان پر سلام بھیجتے، ان کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کرتے: ''کاش! میں راکھ ہوتا جسے ہوائیں اُڑا لے جاتیں۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ج٤ ص٢١٦)

کاش! میں اُڑتا پھروں خاکِ مدینہ بن کر
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کیلئے

اللہ رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! میں درخت کا پتّا ہوتی

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوفِ خدا کے باعث بجائے انسان کے کبھی **دَرَخْت**، کبھی دَرَخْت کے ایک **پتّے** تو کبھی **گھاس** تو کبھی **خاک** کی صورت میں پیدا ہونے کی آرزو فرمائی۔" (الطبقات الکبری ج ۸ ص ۵۹،۶۰ مُلَخَّصاً) **اللہ رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اگر قسمت سے میں اُن کی گلی کی خاک ہو جاتا
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا

کاش میں دُنْبہ ہوتا

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار فرمانے لگے: موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے وہ اگر تم جان لو تو کبھی لذیذ غذائیں نہ کھاؤ،

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور تمام عمر رونے دھونے میں بسر کردو۔ اس کے بعد کہنے لگے: ''کاش! میں **درخت** ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا'' (الزھد، لـلامام احمد بن حنبل ص ١٦٢، رقم ٧٤٠) ایک اور روایت کے مطابِق یہ فرمایا: ''کاش! میں **دُنْبہ** ہوتا، مجھے کسی مہمان کیلئے ذَبْح کردیا جاتا، کھالیا جاتا اور کھلا دیا جاتا۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ٤٧ ص ١٩٣)

فکرِ معاش بد بلا، ہولِ معاد جانگزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں (حدائقِ بخشش)

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سگِ اَصحابِ کہف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا خوفِ خدا عزوجل! یقیناً ہر صَحابی ''عادِل'' غیرِ فاسِق اور قَطْعی جنَّتی ہے۔ یقیناً یہ حضراتِ قُدسِیہ عظمتِ انسانی کا مفہوم ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ممکن ہے اِس کے بعد بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

یہ وَسوَسہ باقی رہے کہ کم از کم **سگ** کے ساتھ تو انسان کو تَشبِیہ نہ ہی دی جائے اور اِس ناپاک جانور کی نسبت شہرِ مقدّس مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کی طرف کرتے ہوئے خود کو **سگِ مدینہ** کہنا تو بَہُت بڑی جسارت ہے! جواباً عرض ہے کہ بطورِ عاجزی اپنے آپ کو سگ یعنی **کُتّا** کہنے میں کوئی مُضایقہ نہیں، ایسا کہنا بُزُرگوں سے ثابت ہے۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کی عظمت و شرافت پہ لاکھوں سلام مگر خود قرانِ مقدس میں **سگِ اَصحابِ کہف** کا ذِکرِ خیر موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 15 سُورَۃُ الکَھف آیت 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

اولیاء کی صُحبتِ بابَرَکت اور سگ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ بُزُرگوں کی صحبت کا کتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزّت سے قران میں آیا اور اس کے نام کے وظیفے

پڑھے جانے لگے اس کو دائمی زندگی نصیب ہوئی۔ مٹی اسے نہیں کھاتی۔ تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہو اس کا (یعنی صحابی کا) کیا پوچھنا! یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام عبادات سے بڑھ کر (عبادت) اچّھی صحبت اختیار کرنا ہے کہ اس کا فائدہ انسانوں تک (ہی) محدود نہیں۔" (نور العرفان ص ۴۷۰)

تفسیرُ القُرطبی جلد 5 صَفحہ 269 پر ہے: اہلِ خیر سے مَحبّت کرنے والا ضرور اُس کی برکتیں حاصل کرتا ہے، ایک کتّے نے نیک بندوں سے مَحبّت کی اور ان کی صحبت اختیار کی تو اللہ تبارَک وَتعالیٰ نے اُس کا ذِکر اپنی پاکیزہ کتاب (قرانِ مجید) میں فرمایا۔

یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء

بہتر از صَد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی ایک ساعت اولیاءُ اللہ کی صحبت میں گزار لینا سَو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

باطنی قبض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُ اللہ کی صحبت سے قلب میں ایمان اس قدر مُستحکم ہو جاتا ہے کہ سَو سال کی عبادت و رِیاضت بھی وہ اثر پیدا نہیں کر پاتی بلکہ

تَصَوُّف کی اِصْطِلاح میں **قَبْض** (یعنی اللہ عزوجل کی یاد کی طرف دل مائل نہ ہونا) کی کیفیت کا علاج صُحبتِ شیخ کے علاوہ کوئی نہیں۔ ایک لمحے کا **باطنی قَبْض** (یعنی یادِ الٰہی عزوجل کی طرف دل کا متوجِّہ نہ ہونا) بھی اِس قَدَر تباہ کار ہے کہ طویل رِیاضتوں اور عبادتوں کو بھی انتہائی کمزور کر دیتا ہے بلکہ آدمی بعض اوقات مَعاذَ اللہ عزوجل کفر تک پُہنچ جاتا ہے۔ لُبابُ الْاِحْیاء میں ہے: ''ذکر کا اصل مقصد **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت ہے۔ ہمیشہ حُضُورِ قلب (دلی توجُّہ) کے ساتھ مُستقِل طور پر ذِکْرُ اللہ عزوجل کرنے سے یہ مَحَبَّت حاصل ہوتی اور اسی مَحَبَّت کی بَرَکت سے انسان بُرے خاتِمے سے محفوظ رہتا ہے۔'' واللہ اعلم عزوجل۔ (لُبابُ الاحیاء ص ۱۰۷ دار البیروتی دمشق) اب باطنی قبض کا علاج کیسے ہو! کیوں کہ یہ علاج اہلُ اللہ کی ''نظر'' کے ذَرِیعے بہتر طریقے پر ہوسکتا ہے مگر آج کل اولیاءُ اللہ کی صحبتیں نہایت ہی کمیاب ہیں، پہچان بھی کم ہی لوگوں کو ہوتی ہے، ٹھوکر کھا جانے کا ہر خطرہ موجود ہے۔ اِس باطِنی قبض کے علاج کیلئے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام کے مزارات کی حاضری بھی اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہے گی۔ جتنا مُیَسَّر ہو

وہاں ذِکر و دُرود و تلاوت اور دینی کتب کے مطالعے کا سلسلہ رکھئے، ایصالِ ثواب کیجئے، دعا مانگئے، صاحبِ مزار سے نظرِ کرم کی بھیک اور اپنے مرض کا علاج طلب کیجئے۔ مگر اطراف کا ماحول اگر غیر شَرْعی ہو تو اس سے واسِطہ نہ رکھئے۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَفْع بخش پائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو باطِنی قبض سے محفوظ رکھے، جو اِس کے مریض ہیں ان کو شِفائے کامِلہ نصیب کرے۔ اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت میں سدا گُم رکھے۔ اٰمین۔

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ ۔۔۔ نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ

دل کو ان سے خدا عَزَّوَجَلَّ جدا نہ کرے
بے کسی لُوٹ لے خدا عَزَّوَجَلَّ نہ کرے

اَصحابِ کہف کی تعداد

اَصحابِ کہف کی تعداد میں مُفَسّرین کا اِختِلاف ہے مگر قراٰنِ پاک کے اندر اِس کے

بیان میں ہر بار **سگِ اَصحابِ کہف** کا ذِکرِ خیر ضَرور کیا گیا ہے چُنانچہ پارہ 15 سورۃُ الکَہف آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ۙ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اب کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتّا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتّا، بے دیکھے الاو تکابات[1]، اور کچھ کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتا، تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے، انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔

[1] یعنی اٹکل پچّو، قیاس آرائی

سگِ اصحابِ کہف داخلِ جنّت ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سگِ اَصحابِ کُہف بڑا خوش نصیب ہے، بُزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی صُحبت کی بَرَکت سے یہ جنّت میں داخل ہوگا۔ چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے حُضور (علیہ السلام) کی اونٹنی **قصوا**، **اَصحابِ کہف کا کُتّا**، صالح علیہ السلام کی **اُونٹنی**، حضرتِ عیسٰی (علیہ السلام) کا **دراز گوش**۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے، شیخ سعدی فرماتے ہیں شعر ؎

سگِ اصحابِ کہف روزے چند　　پےٴ نیکاں گرفت مردم شُد۔

(یعنی چند روز اصحابِ کہف کی صحبت کی برکت سے ان کا کُتّا انسانی صورت میں داخل جنت ہوگا) (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۵۰۱)

سگِ اصحابِ کہف بَلعَم باعُور کی صورت میں داخلِ جنّت ہوگا

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

فرماتے ہیں: **اَصحابِ کہف** رضی اللہ تعالیٰ عنہم **کا کُتّا** بَلعَم باعُور کی شکل بنکر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل ہو کر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی۔ اور اُس (یعنی بَلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت کی (وہ) بنی اسرائیل میں بہُت بڑا عالم تھا، مُستَجابُ الدَّعوات تھا (یعنی اِس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) لوگوں نے اس کو بہُت سا مال دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کیلئے بددعا کرے۔ خبیث لالچ میں آ گیا اور بددعا کرنی چاہی جو الفاظ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کیلئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصّہ ۳ ص۲۷۹ تا ۲۸۰، فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

کتّے کے حملے کا خطرہ ہو تو......

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ''تفسیرِ ثَعلَبی'' میں ہے جو کوئی ان کلمات

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کُتّے کے ضَرر سے اَمْن میں رہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۴۷۲) اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے، حملہ آور ہو تو یہی قرانی کلمات پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی تھی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّید ہے جن کو وسوسے آتے ہیں ان کی تَشفّی ہو گئی ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے وَسوسوں سے بچے رہیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمایا کیجئے، مَدَنی قافلوں میں سفر فرمایئے، ہو سکے تو رَمَضانُ الْمبارَك میں دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سارا مہینا اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم آخری دَسْ دن کیلئے اِعْتِکاف کی سعادت حاصل کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ ملیگا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتَحرِیص کی خاطر "اعتِکاف کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا

ہوں: میانوالی کالونی منگھوپیر روڈ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی "گرل فرینڈز" بنا رکھی تھیں، گندی ذِہنیت کا عالَم یہ تھا کہ روزانہ ہی ننگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں **میں نے زِندگی میں عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی** اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **رَمَضانُ المبارَک** کے آخری عَشرے کا **اجتماعی اعتِکاف** نصیب ہوگیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کُھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کا پابند ہوگیا۔ میں نے ۲ دو مساجِد میں **فیضانِ سنّت** کا درس شُروع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجِد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنا دیا۔ اور تحدِیثِ

نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَروَردگار دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا خواب میں دیدار ہو گیا۔**

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا جسے چاہا نیک بنادیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے

جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رَمضان، ج ۱، ص ۱٤٦٨)

عبدُ اللہ بن مسعود کا سعادت مندانہ اِرشاد

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بے انتہا مَحَبَّت کرتا ہوں، میں خوفِ خدا عزوجل رکھنے والا ہوں، اگر مجھے پتا چل جائے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی سگ (کُتّے) سے مَحَبَّت

فرماتے ہیں تو میں بھی اُس سگ (کُتّے) سے مَحَبَّت کروں، میں آخری دم تک سَیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خادِم ہوں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج۹ ص ۱٦٤ رقم ۸۸۱٤ دار احیاء التراث العربی بیروت) **اللہ رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

ابنِ حَجَر ......یعنی پتّھر کا بیٹا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیائے اسلام کی ایک زبردست عَبقَری شخصیت، یگانۂ رُوزگار عالِمِ دین حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر ھَیتَمی مَکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصلی نام کے بجائے آپ کو "ابنِ حَجَر" کہا جاتا ہے، کیوں؟ سنئے: شرفِ ملّت حضرت علّامہ محمد عبدالحکیم شَرَف قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: علامہ اِبنِ حَجَر ھَیتَمِی مَکّی رَحِمَہُ اللّٰہ تعالیٰ کو ابنِ حَجَر[(1)] اس لیے کہا گیا کہ ان کے دادا شہرت اور بہادری کے ساتھ خاموش طَبع تھے صرف بوقتِ ضَرورت ہی

(1) ابنِ حجر کے لفظی معنی ہیں: پتّھر کا بیٹا

بات کرتے تھے اِس لیے ان کو (حجر یعنی) پتّھر سے تشبیہ دی گئی۔ (تقریظ الموواجر مترجم ص ۳۶)

حضرتِ جامیؔ کا جذبۂ عشق

عام قاعِدہ ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے اُلفت ہو جاتی ہے۔ ہمیں چُونکہ مدینے والے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت ہے اِس لئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے شہرِ مقدّس **مدینۂ پاک** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً سے بھی پیار ہے اسی پیار و ناز کے رنگ میں اپنے آپ کو **سگِ مدینہ** کہنا کہلوانا عاشِقانِ رسول کا طُرّہ امتیاز ہے چُنانچہ عارِف باللہ سیِّدی امام عبدالرّحمٰن **جامیؔ** قدس سرہ السامی بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

سگت را کاش جامیؔ نام بُودے
کہ آید بر زبانت گاہے گاہے

(کاش آپ کے کُتّے کا نام جامیؔ ہوتا تا کہ کبھی کبھی آپ کی زَبانِ پاک پر آ جاتا)

اللہ رَبُّ العِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری**

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

حافظ شیرازی کی تڑپ

ایران کے مشہور صُوفی شاعر شمسُ الدّین محمد المعروف حافِظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں۔

شُنیدم کہ سَگاں را قلادہ ے بندِی
چرا بہ گردنِ حافِظ نَمی نہی رَسنے

(میں نے سنا ہے آپ نے اپنے کتّوں کے گلے میں پٹّا ڈال رکھا ہے تو حافِظ کی گردن میں رسی کیوں نہیں ڈال دیتے!)

اللہ رَبُّ الْعِزَّۃ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اعلیٰ حضرت کی عاجِزی

ولیِ کامل، سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے مجموعۂ کلام حدائقِ بخشش میں بطورِ عاجزی جگہ بہ جگہ اپنے لئے سگ اور "کتّا" لفظ استعمال کیا ہے چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پُرسش اور جا بھی سگِ بے ہُنر کی ہے

مولیٰنا حشمت علی خان کا ناز

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیرِ بیشۂ سنّت حضرتِ مولیٰنا **حشمت علی** خان عُبَیدِ رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

سگ ہوں میں عُبَیدِ رضوی غوث و رضاؔ کا
بھاگتے ہیں میرے آگے شیرِ نر بھی

بہاؤالدین زَکَریا ملتانی کی تواضُع

حضرتِ سیِّدُنا شیخ بہاؤالدین **زَکَریا ملتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی منقبتِ **غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم میں فرماتے ہیں:

سگِ درگاہِ جیلانی بہاؤالدین ملتانی
لِقائے دینِ سلطانیٔ مُحیُ الدین جیلانی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بڑے بڑے بُزُرگوں نے

اپنے آپ کو بطورِ عاجزی نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اور اولیاءُ اللہ کا ''سگ'' کہا، کہتے اور لکھتے ہیں، کیا یہ سارے کے سارے عظمتِ انسانی اور اشرفُ المخلوقات کے مفہوم سے ناواقف تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے محبت کرنے والا اور اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام سے والہانہ عقیدت رکھنے والا سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ القوی فکرِ آخرت اور مدینے کی مَحَبَّت میں ڈوب کر کیوں نہ کہے۔

میں مدینے کی گلی کا کوئی کُتّا ہوتا
کاش! ہوتا نہ میں انسان مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

مَرا ہوا کُتّا ہونے کی تمنّا کا اِنعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی تک ''زندہ کُتّے'' کی تمنّا کی بات تھی اُمید ہے سگِ مدینہ کہنے کہلوانے کے جواز کے مُتَعَلِّق اُہلِ مَحَبَّت اور صاحبانِ عقلِ سلامت مطمئن ہوگئے ہوں گے۔ اب ''مَرا ہوا کُتّا'' ہونے کی تمنّا کرنے والے ایک ولیُّ اللہ رحمۃُ اللہ کی ایمان افروز حکایت سنتے چلئے اور خوب جھومئے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

چُنانچِہ حضرتِ علامہ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بُدَیرِی دِمیَاطی علیہ رحمۃ اللہ الباقی فرماتے ہیں: میرے دادا جان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں انہیں رَیت کے ٹیلے پر کھڑا دیکھ کر عرض کی: **مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ** ؟یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اَللہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور رَیت کے جتنے ذَرّات میرے قدموں تلے ہیں اتنے افراد کی شَفاعت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس نیکی کے سبب یہ مقام پایا؟ فرمایا: ''میں جب بھی کسی مَرے ہوئے کُتّے کو دیکھتا تو کہتا: کاش! یہ مرا ہوا کتّا میں ہی ہوتا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا یہ قول مقبول ہوگیا۔'' (جامع کراماتِ اولیاء ج ۱ ص ۲۰۴ ملخصاً مرکز اہلسنت برکات رضا ہند)

خُدا (عَزَّوَجَلَّ) سگانِ نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) سے یہ مجھ کو سُنوا دے
ہم اپنے کُتّوں میں تجھ کو شُمار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا 84 بار دیدار

پیارے پیارے اسلامی بھائی! دیکھا آپ نے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی وجہ سے کیسی کیسی عاجزانہ باتیں فرما جاتے ہیں! یقیناً اشرفُ المخلوقات کے معنیٰ یہ حضرات ہم سے کہیں زیادہ سمجھتے تھے۔ یہ **ایمان افروز حکایت** "جامِعِ کراماتِ اولیاء" میں ہے۔ اِس کتاب کے مصنف حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے بارے میں اِسی **جامِع کراماتِ اولیاء** جلد اوّل کے صَفْحَہ 67 پر آپ کے تعارف میں لکھا ہے: "**امام یوسف نبہانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا سفید داڑھی والا نور برساتا چہرہ یادِ الٰہی کے جلووں سے جگمگاتا رہتا، ادب کے ساتھ دوزانو بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان و عظمت کی تو بات ہی کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **زوجۂ محترمہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا **کو خواب میں 84 بار جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کا دیدار ہوا تھا۔**"

کسے ہے دیدِ جمالِ خدا پسند کی تاب

وہ پورے جلوے کہاں آشکار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

عاشقِ رسول کی نرالی وفات

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیِّدی ومرشِدی قُطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ مولٰینا ضِیاءُ الدّین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی سے بھی خِلافت حاصِل تھی۔ جَواھِرُ الْبِحار جلدِاوّل (مترجم) کے پیش لفظ میں مرشِدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے تحریر کردہ حِکایت کا خلاصہ ہے: عشقِ رسول میں ڈُوبی ہوئی سطروں بھری کتاب "جَواھِرُ الْبِحار" تحریر فرمانے کے کچھ ہی عرصے کے بعد خواب میں سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدارِ فیض آثار سے مُشرَّف ہوئے۔ سرکارِ ابد قرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کتاب جَواھِرُ الْبِحار کو بہُت پسند فرمایا اور ازراہِ لُطف وکرم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے سینۂ بے کینہ فیض گنجینہ سے لگا لیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے بے قرار ہو کر عرض کی: آقا! اب جدائی کا صدمہ سہنے کی تاب نہیں رہی۔ ''یہ دردبھرا فقرہ مقبولیت پا گیا اور عاشقِ صادق امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی سینے سے لگ کر رِحلَت (یعنی وفات) کی سعادت پائی۔

آپ کے سینے سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئے گی بَر بے کس و مجبور کی

ایک شاگردِ رشید کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی زیارت نصیب ہوئی جن سے حضرتِ مرحوم نے اپنی وفات کا واقِعہ بیان کیا جو اسی طرح عوام وخواص میں مشہور ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام یوسُف نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی رِحلَت شریف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وفاتِ حسرت آیات کے دَس سال بعد یعنی ۱۳۵۰ھ مطابق 1931ء میں ہوئی۔ (جَواھِرُ الْبِحار ص ۱۲)

اَبرِ رَحمت ان کے مَرقد پر گُہر باری کرے

حَشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”ایک چُپ ہزار سکھ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدّ بانہ لہجہ رکھئے اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزَّز رہیں گے ﴿3﴾ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا ﴿5﴾

بات چیت کرتے وقت "پردے کی جگہ" ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا مَیل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچّھی بات نہیں، اِس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی قَہقَہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار مَجروح ہوتا ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قُربت وصُحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔" (سنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٤٢٢ حدیث ٤١٠١) ﴿10﴾ حدیثِ پاک میں ہے: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٥، حدیث ٢٥٠٩ دار الفکر بیروت)

﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطَب کے ظَرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے

فرمانِ مصطفیٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وَقْت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجْتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُورِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ لوٹنے رَحْمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ۔۔۔ پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُروف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول

﴿1﴾ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۱۰ص۴۵رقم ۱۴۴۶۶)

﴿2﴾ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی اسکو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج۴ ص۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس وتدریس کے باعث آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیرکبیر ج ۷ ص ۵۵۰ ، تفسیر الحسنات ج۴ ص۴۸)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

﴿4﴾ **حضورِ** غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا (یعنی میں عِلْم کا **دَرْس** لیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا)۔ (قصیدۂ غوثیہ)

﴿5﴾ **فیضانِ سُنَّت** سے **دَرْس** دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرَّر کر کے روزانہ **درس** کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے **مَدَنی پھول** لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

﴿6﴾ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو درس** دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

﴿7﴾ **پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم** کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ **فیضانِ سُنّت** کا **درس** بھی ہے۔ (درس کے علاوہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا

روزانہ ایک کیسٹ بھی گھر والوں کو سنائیے)

﴿8﴾ ذِمّہ دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک درس** کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر **چوک درس** کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حُقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلاً مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

﴿9﴾ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنتخب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

﴿10﴾ **دَرس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

﴿11﴾ **مِحراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

﴿12﴾ **ذَیلی** نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجد میں دو **خیر خواہ** مقرّر کرے جو درس (بیان)

کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

﴿13﴾ پردے میں پردہ کیے دو زانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ نمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

﴿14﴾ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الْاِمکان اتنی آواز سے **درس** دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوتے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

﴿15﴾ **دَرس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

﴿16﴾ جو کچھ **دَرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تا کہ غلطیاں نہ ہوں۔

﴿17﴾ فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

﴿18﴾ **حمد** وصلوٰۃ، دُرُود وسلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور **اِختِتامی آیات** وغیرہ کسی سُنّی عالِم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

﴿19﴾ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی **دَرس** دے سکتے ہیں۔[1]

﴿20﴾ **دَرس** مع اِختِتامی دُعاء سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

﴿21﴾ ہر مبلّغ کو چاہیے کہ وہ دَرس **کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختتامی دُعا** زَبانی یاد کرلے۔

﴿22﴾ **دَرس** کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: قریب قریب تشریف لائیے۔ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے:

(1) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دَرس کی اجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اس کے بعد اِس طرح دُرود وسلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجد میں ہیں تو اسطرح اعتکاف کی نیّت کروایئے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پھر اسطرح کہیے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آکر دَرس کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنّت کا **درس** سنئے کہ لاپرواہی کیساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا

اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں ترغیب دِلائیے) یہ کہنے کے بعد

فیضانِ سنّت سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ

پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور درس و بیان کے آخر میں بِلا کمی و بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی

جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتماع کا اعلان اس طرح کیجئے مثلاً بابُ المدینہ

کراچی والے کہیں) ہر جُمعرات کو فیضانِ مدینہ مَحَلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی

میں مغرِب کی نَماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت کیلئے** کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخر میں خشوع وخضوع (یعنی بدن کی عاجزی وانکساری اوردل ودماغ کی حاضری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلاکمی وبیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ،

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! **بطفیلِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! درس کی غلطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اورماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اوراپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا **مُخلِص** عاشِق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی انعامات پرعمل کرنے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کوبھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جامقدّمہ بازیوں اورطرح طرح کی پریشانیوں

سے نَجات عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گُنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے مدنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

جس کسی نے بھی دُعا کے واسطے یا رب کہا
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

شِعر کے بعد یہ آیتِ دُرود اور دُعا کی اختتامی آیات پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۶)

(پ ۲۲ الاحزاب: ۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھیے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ

(پ ۲۳ الصّٰفّٰت: ۱۸۰ تا ۱۸۲)

درس کی کمائی پانے کے لیے (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ** کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔

تمہیں اے مُبلِّغ یہ میری دعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دُعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو دَرس ایک گھر میں، دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے درسِ فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی

ماخذ و مراجع بیاناتِ عطّاریہ (حصہ سوم)

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ/سال اشاعت
1	قران پاک	کلام الٰہی عزوجل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
2	ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
3	تفسیر طبری	علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
4	تفسیر قرطبی	علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
5	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
6	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
7	نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
8	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
9	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
10	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
11	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الجیل بیروت
12	سنن ابو داود	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
13	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
14	الموطا	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
15	سنن کبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
16	سنن دارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۴۰۷ھ

17	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
18	المستدرک	امام محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
19	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
20	مسند ابی یعلی	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
21	مسند الفردوس	علامہ شیرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
22	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
23	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
24	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
25	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
26	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الاولیاء ملتان
27	کتاب الصمت	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
28	کتاب المنامات	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
29	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
30	الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
31	مجمع الزوائد	امام حافظ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
32	کنز العمال	علامہ علاؤالدین علی متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
33	المصنف	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
34	الترغیب والترہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ

35	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
36	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
37	عمدۃ القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
38	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
39	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۹۱۳ء
40	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
41	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
42	ہدایہ	علامہ علی بن ابی بکر مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
43	تبیین الحقائق	علامہ عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
44	فتاوی تاتارخانیہ	علامہ عالم بن علاء انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۶ھ
45	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
46	درمختار	علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
47	حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	علامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
48	رد المحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
49	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
50	الملفوظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
51	الملفوظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور
52	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ

نمبر	کتاب	مصنف	مطبوعہ
53	الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
54	الشفا	علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
55	شرح الشفا	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
56	تاریخ دمشق	علامہ ابو القاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
57	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
58	المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
59	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
60	المواھب اللدنیہ	شیخ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
61	شرح الزرقانی علی المواھب	علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
62	السیرۃ النبویہ	علامہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
63	الروض الانف	علامہ ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
64	الطبقات الکبریٰ	علامہ محمد بن سعد المعروف ابن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
65	طبقات الشافعیہ الکبریٰ	علامہ تاج الدین عبد الوہاب بن علی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ہجر للطباعہ والنشر والتوزیع ۱۴۱۳ھ
66	الطبقات الکبریٰ	علامہ زین الدین محمد بن عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار صادر بیروت ۱۹۹۹ء
67	شواہد النبوۃ	مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ الحقیقیہ استانبول ترکی
68	الریاض النضرۃ	علامہ ابو جعفر احمد الشہیر محب طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
69	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ
70	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ

71	البدور السافرة	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ١٤٢٥ھ
72	قرۃ العیون	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٦ھ
73	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ١٤٢٣ھ
74	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار البشائر بیروت
75	العظمۃ	امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٣ھ
76	الدرر الکامنۃ	علامہ احمد بن علی الشہیر ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
77	صید الخاطر	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ١٤٢٣ھ
78	جواہر البحار	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ١٤٢٢ھ
79	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار صادر بیروت ٢٠٠٠ء
80	لباب الاحیاء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ دار البیروتی دمشق ١٤٢٣ھ
81	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
82	اتحاف السادۃ	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
83	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
84	روض الریاحین	عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
85	بحر الدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ دار الفجر دمشق ١٤٢٣ھ
86	عیون الحکایات	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
87	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المعرفۃ بیروت ١٤١٩ھ
88	الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار مکتبۃ الحیاۃ للطباعۃ والنشر ١٩٨٥ء

نمبر	کتاب	مصنف	مطبوعہ
89	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
90	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
91	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
92	الغنیۃ لطالب طریق الحق	شیخ عبد القادر بن ابی صالح جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
93	تذکرۃ الحفاظ	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
94	جامع کرامات اولیاء	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۲ھ
95	حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
96	مثنوی (مترجم)	حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۵ھ
97	کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
98	تحفہ اثنا عشریہ	حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
99	اخلاق الصالحین	علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۸ھ
100	سوانح کربلا	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
101	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۷ھ
102	رسالہ نور مع رسائل نعیمیہ	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
105	کرامات صحابہ	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
106	التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المنار
107	خطبات محرم	مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور 1989ء

ایک "غلط لفظ" بھی جہنّم میں جھونک سکتا ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کاارشادِ عبرت بُنیاد ہے: بندہ کبھی اللّٰہ تعالٰی کی خوشنودی کی بات کہتاہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بُلند کرتا ہے۔ اور کبھی اللّٰہ تعالٰی کی ناراضگی کی بات کرتاہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنّم میں گرتا ہے۔ (بُخاری ج٤ ص٢٤١ حدیث ٦٤٧٨) اورایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق ومغرِب کے درمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔ (مُسنَد اِمام احمد ج٣ ص٣١٩ حدیث ٨٩٣١)

بک بک کی کہیں لَت نہ جہنّم میں گرادے

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔فون: 051-5553765
- پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔فون: 055-4225653
- گلزار طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net